الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان

اولیائے حق و باطل

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

ضمیمة

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری

ترجمة

شیخ انصار زبیر محمدی

www.KitaboSunnat.com

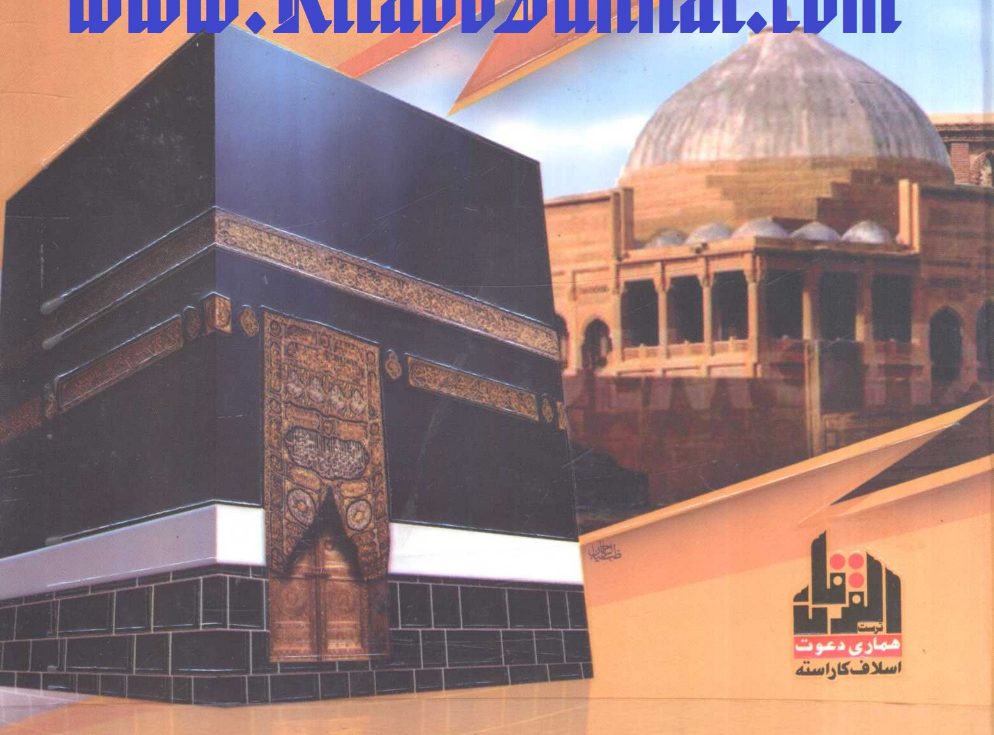

الفرقان ٹرسٹ
ہماری دعوت
اسلاف کا راستہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

الفرقان بین اولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان

اولیاء حق و باطل

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ علیہ

ترجمہ: مولانا صفی الرحمن مبارکپوری
جمع: شیخ انصار زبیر محمدی

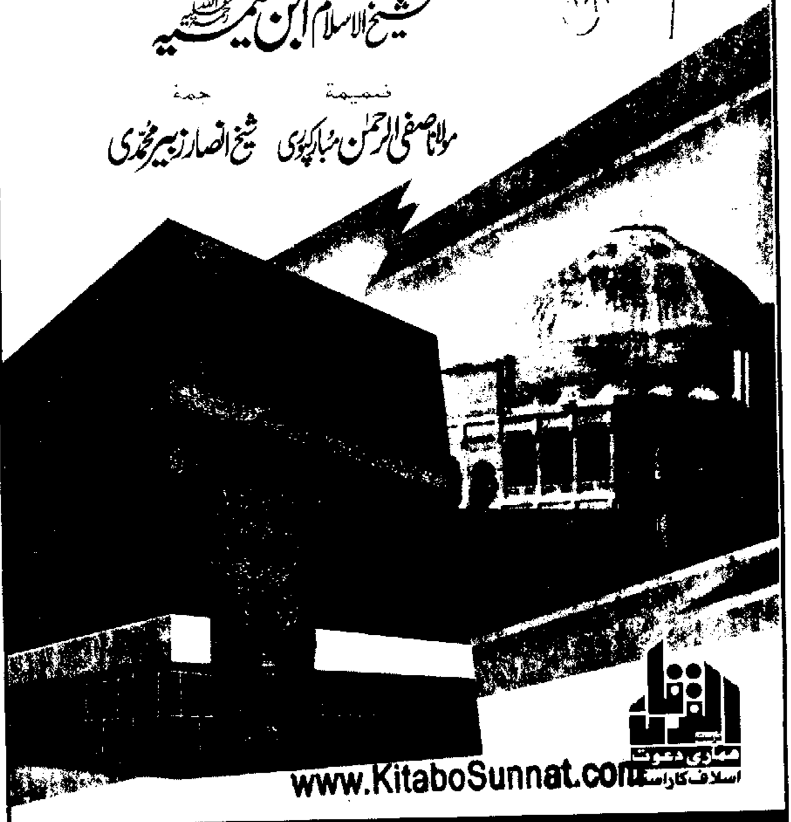

الفرقان ٹرسٹ، خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ، پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

الفرقان بين أولياء الرحمن وأولياء الشيطان

اولیائے حق و باطل

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری — شیخ انصار زبیر محمدی

سعودی عرب

دار العلوم النحيه للنشر والتوزيع

س ت: ١٠١٠٢٠٤٨٧٦

فرع: مركز الجامع التجارى شارع باخشب جده

معرض: ٠٢٦٣٣٦٦٤٠ — فاكس: ٠٢٦٨٧٤٥٥٧

المكتب الرئيسى الرياض، حي الفيصلة

هاتف: ٠١٢٤٢٣١٢٦

مكتبه دار الفرقان، الرياض

هاتف: ٠١-٤٣٥٨٦٤٦، ٠٥٦٣٠٦٤٧٣٦، ٠٥٠٧٤١٩٩٢١

مكتبه بيت السلام، الرياض

هاتف: ٠١-٤٤٦٠١٢٩، ٠٥٠٥٤٤٠١٤٧، ٠٥٠٢٠٣٣٢٦٠

پاکستان

مکتبہ الکتاب: حق سٹریٹ، اردو بازار لاہور فون: 0321-4210145

ڈیلرز

اسلامی اکیڈمی: الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

کتاب سرائے: الحمد مارکیٹ، اردو بازار لاہور فون: 042-37320318

نعمانی کتب خانہ: حق سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون: 042-37321865

مکتبہ اسلامیہ: غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور فون: 042-37244973

دار الکتب السلفیہ: اقرا سینٹر، غزنی سٹریٹ اُردو بازار، لاہور۔ فون: 042-37361505

مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون: 0321-4460487

ملنے کے پتے

- دار النور: 0321-5336844 ■ المسعود اسلامک بکس: 051-32261356
- تجلیات طیبہ 051-35535168 ■ الحرم (اسلامک بکس) 0300-322-4814274
- فضلی بکس: 021-32212991 ■ علمی کتاب گھر: 021-32628939
- مکتبہ رحمانیہ: 052-34591911
- مکتبہ اسلامیہ: 041-32631204 ■ مکتبہ اہل حدیث: 041-32629292

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر ---------- 9
- تاثرات ---------- 11
- تقدیم ---------- 13
- عرض مترجم ---------- 16
  - کتاب کے موضوعات ---------- 16
  - کتاب الفرقان ...... کا اجمالی تعارف ---------- 17
  - خوارق عادت ---------- 18
  - انسانوں کے ساتھ جنوں کے حالات ---------- 19
  - الفرقان کے مخطوطے اور ترجمے ---------- 20
  - اس کتاب کے ترجمے ---------- 21
  - کچھ اس ترجمہ کے بارے میں ---------- 22
  - الفرقان کا بنیادی موضوع ---------- 23
  - شکر و سپاس ---------- 24
- مقدمة المحقق ---------- 26
- امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مختصر تعارف ---------- 29
  - ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی شخصیت ---------- 30
  - ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا دور ---------- 31
  - بیماری، وفات اور جنازہ ---------- 32
- خطبة الکتاب ---------- 35

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ اللہ کے اولیاء اور شیطان کے اولیاء میں فرق ---------- 37

پہلی فصل ...... اولیاء اللہ کے اوصاف ---------- 45

❀ ولایت اور ولی کا لغوی و اصطلاحی مفہوم ---------- 47

❀ افضل ترین اللہ کے ولی؟ ---------- 48

❀ کفار و مشرکین کا دعویٰ اور اس کی تردید ---------- 53

❀ اصحاب صفہ کے متعلق غلط فہمیاں ---------- 56

❀ انصار اور بعض اکابر مہاجرین اصحاب صفہ میں نہ تھے ---------- 59

❀ اولیاء، اقطاب اور ابدال کے سلسلہ میں وارد تمام حدیثیں صحیح نہیں ہیں ---------- 59

❀ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے ---------- 63

❀ جو شخص اللہ کا ذکر نہ کرے وہ شیطان کا ولی ہے ---------- 67

❀ ذکر رحمٰن کا مفہوم ---------- 69

دوسری فصل ...... منافقین کی نشانیاں اور چند جاہلی اعمال ---------- 71

❀ ایمان و نفاق شخص واحد میں ---------- 71

تیسری فصل ...... اولیاء اللہ کے طبقے ---------- 76

❀ ابرار ---------- 83

❀ مقربین ---------- 83

❀ انبیاء کی تقسیم اولیاء کے طرز پر ---------- 84

چوتھی فصل ...... امت محمدیہ کی قسمیں اور معتزلہ و مرجئہ کا ردّ ---------- 88

❀ کوئی موحد جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا ---------- 90

پانچویں فصل ...... ایمان اور کفر کی حقیقت اور مومنین کی ایک دوسرے پر فوقیت ---------- 93

چھٹی فصل ...... ایمان مجمل بھی اور مفصل بھی ---------- 96

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل ...... ایمان اور تقویٰ ولایت الٰہی کی شرط ہے ---------- 102
آٹھویں فصل ...... جائز امور میں اللہ کے ولی دوسروں سے ممتاز نہیں - 106
❁ صوفی کی وجہ تسمیہ ---------- 107
❁ فضیلت و برتری کا معیار تقویٰ ہے حسب نسب نہیں ---------- 108
❁ فقر کا شرعی مفہوم ---------- 109
❁ مہاجرین کی صفت ---------- 111
❁ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند وصیتیں ---------- 114
نویں فصل ...... معصوم ہونا ولایت کے لیے شرط نہیں ہے ---------- 119
❁ الہام کی صحت کا معیار ---------- 122
❁ ولی کو سمجھنے میں لوگوں کی قسمیں ---------- 122
❁ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل میں چند احادیث ---------- 123
❁ صدیق کا مرتبہ محدث سے اونچا ہے ---------- 127
❁ انبیاء کی اطاعت واجب ہے اولیاء کی نہیں ---------- 128
❁ کتاب وسنت میں کسی چیز کا ثبوت نہ ہو تو وہ باطل ہے ---------- 134
❁ رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت ---------- 136
❁ شیطان والوں کی پہچان ---------- 140
دسویں فصل ...... حقیقت اور شریعت ---------- 147
گیارھویں فصل ...... انبیاء علیہم السلام کی افضلیت اور خوش بختوں کے مراتب 153
❁ سابقین اولین میں سے خلفاء اربعہ افضل ہیں ---------- 156
❁ اولیاء کو انبیاء سے افضل کہنا صریح گمراہی ہے ---------- 156
❁ ولایت الٰہی رسولوں کی اتباع پر موقوف ہے ---------- 159
❁ ملحد اتحادی صوفیاء کا تعلق فلسفہ سے ---------- 160

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- نبوت کی فلسفیانہ تشریح ---------- 163
- لفظ عقل مسلمانوں اور یونانیوں کی زبان میں ---------- 166
- فرشتے صوفیوں کی نظر میں ---------- 167
- اللہ تعالیٰ سے براہ راست علم سیکھنے کا مدعی گمراہ ہے ---------- 168
- قرآن وسنت میں جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کے اوصاف ---------- 170
- ابن عربی اور جنید رحمہ اللہ ---------- 179
- فلاسفہ صوفیوں کی باغیانہ جسارت ---------- 180
- معصیت کی صحیح تعریف ---------- 184
- معیت کا تقاضا حلول اور اتحاد نہیں ہے ---------- 192

بارھویں فصل ...... دینی اور تکوینی حقائق کا مسئلہ ---------- 196
- قضاء وقدر کی حجت پیش کرنا مشرکین کا طریقہ ہے ---------- 206
- قضاۃ (جج) کی تین قسمیں ---------- 215
- خضر علیہ السلام کے ساتھ قصہ موسیٰ کی حجت پیش کرنا غلط ہے ---------- 217
- ائمہ کی تقلید نہ واجب ہے نہ حرام ---------- 218

تیرھویں فصل ...... تشریعی اور تکوینی قوانین کا فرق ---------- 219
- تکوینی ارادہ ---------- 219
- دینی ارادہ (تشریعی امر) ---------- 219
- امر تکوینی اور اَمر دینی ---------- 222
- اذن تکوینی اور اذن دینی ---------- 223
- قضاء دینی اور قضاء تکوینی کی بات ---------- 224
- تکوینی اور دینی بعثت ---------- 227
- ارسال ---------- 228

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- تکوینی اور دینی کلمات ---------- 229
- کلمات دینیہ ---------- 231
- اتباع سنت ہی حق و باطل کا میزان ہے ---------- 231
- رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور ائمہ کرام کی کرامات کا مقصد ---------- 239
- کرامات صحابہ رضی اللہ عنہم ---------- 241
- کراماتِ تابعین رحمہم اللہ ---------- 244
- حالات ایمانی کے برعکس شیطانی حالات والے ---------- 250
- کرامات اولیاء اور مشابہ احوال شیطانی میں فرق؟ ---------- 255
- قبروں کی تعظیم مشرکین اور اہل بدعت کا طریقہ ہے ---------- 258
- شیطانی مکروفریب کی چند مثالیں ---------- 262
- الگ ہو کر غاروں اور جنگلوں میں قیام کرنا بدعت ہے ---------- 263
- خوارق عادت کے باب میں لوگوں کی قسمیں ---------- 265
- احوال شیطانی کے مقویات ---------- 266
- تلاوت قرآن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ---------- 267
- خارق عادت کی قسمیں ---------- 271
- کرامت کی بنیاد ایمان اور تقویٰ ہے ---------- 274

چودھویں فصل...... تمام جن وانس کے لیے نبی کریم ﷺ کی رسالت عامہ ---------- 277

- جنوں کا سماع ---------- 282
- انسانوں کے ساتھ جنوں کے حالات ---------- 284
- شیطانی مکر اپنے دوستوں کے ساتھ ان کے درجہ کے لحاظ سے ہوتا ہے ---------- 284
- شیطان معبودان باطلہ کی شکل میں ---------- 285

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی تحقیق میں درج ذیل مراجع ومصادر سے استفادہ کیا گیا ہے -------- 288

ضمیمہ......اہل تصوف کی کارستانیاں (ازمولانا صفی الرحمن مبارکپوری رحمہ اللہ) ---- 296

مقدمہ -- 297

پہلا باب......صوفیانہ افکار کے اہم ترین خطرات ---------------------- 299

۱۔ مسلمانوں کو قرآن وحدیث سے پھیرنا ---------------------------- 299

۲۔ تصوف قرآن وحدیث کے لیے باطنی تاویل کا دروازہ کھولنا ------------- 303

۳۔ اسلامی عقیدے کی بربادی ---------------------------------- 313

۴۔ فسق وفجور اور اباحیت کی دعوت ------------------------------ 317

صوفیا اور گانے کی حلت ------------------------------------- 322

دوسرا باب......اہل تصوف سے کس طرح بحث کی جائے؟ ---------- 330

بحث ومباحثہ کے لیے قواعد ---------------------------------- 331

۱۔ اسلام اور تصوف کے درمیان بنیادی فرق --------------------------- 332

۲۔ صوفی عقیدے کے تفصیلی خدوخال ------------------------------ 333

⊙ صوفی شریعت -- 336

⊙ عبادت -- 336

⊙ حلال وحرام -- 336

⊙ حکومت وسلطنت اور سیاست ------------------------------- 337

⊙ تربیت -- 337

۳۔ صوفی سے بحث کا نقطہ آغاز -------------------------------- 337

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور سنت مطہرہ کے ذریعے مسلمانوں کی آسانی کے لیے جگہ جگہ وضاحت کر دی کہ انسانوں میں اللہ کے دوست بھی ہیں اور شیطان کے دوست بھی۔ اللہ کے دوستوں اور شیطان کے دوستوں میں فرق و امتیاز کو قرآن مجید میں کئی مقامات پر بیان کر دیا گیا ہے تاکہ مسلمان ان کی چالوں کو سمجھ سکیں۔

یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ لوگوں کے اندر اللہ کے اولیاء بھی ہیں اور شیطان کے دوست بھی، اس واسطے ہمارے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے ان دونوں میں فرق ظاہر کیا ہے اسی طرح ان میں امتیاز قائم کیا جائے۔

صحیح بخاری وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اس نے مجھ سے جنگ ٹھان لی، یا میں نے اس سے اعلان جنگ کر دیا۔ اور میرا بندہ فرائض ادا کرنے سے جس قدر میرے قریب ہوتا ہے اتنا کسی اور ذریعے سے نہیں ہوتا اور میرا بندہ (فرائض کے بعد) نفل عبادتوں کے ذریعے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب اس کی محبت میرے اندر پیدا ہو جاتی ہے تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر وہ میرے ذریعے سنتا ہے، میرے ذریعے پکڑتا ہے، میرے ذریعے چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں، اگر وہ (دشمن یا شیطان سے) میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور پناہ دیتا ہوں، اور مجھ کو کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا اس بندۂ مومن کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے (جسمانی تکلیف کے بعد) موت ناپسند ہوتی ہے، مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا، مگر حقیقت یہ ہے کہ موت سے اسے رستگاری نہیں ہے۔''

شیطان کے دوست، اللہ کے باغی و دشمن آج ہمارے اندر بظاہر مختلف خوش نما شکلوں میں ہمارے اردگرد چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے اپنے بہروپ میں خودساختہ تقویٰ و نیکی کا ایسا زبردست دھوکا دیا ہوتا ہے کہ دیکھنے والا ان کی ظاہری شکل وصورت اور انداز دیکھ کر یہی سمجھتا ہے کہ یہ کوئی اللہ کا ولی ہے اور اس کی مجلس اختیار کر لیتا ہے اور پھر اس کے چنگل میں پھنس کر اس کے بے دام غلام بن کر رہ جاتا ہے۔ بہت جلد عقیدہ توحید کی دولت لٹا کر باقاعدہ اولیاء الشیطان کے گروہ میں شامل ہو چکا ہوتا ہے۔

آج ایسے ہی لوگ جو کہ شیطان کے دوست، ایجنٹ اور آلہ کار ہیں آپ کو اپنے اردگرد بہت زیادہ ملیں گے۔ افسوس صد افسوس یہ کہ اُمت محمدیہ کے عقل مند افراد بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کو پرکھنے کی بجائے ان کو ولی سمجھ لیتے ہیں۔ عامۃ الناس کا چھوڑیں وہ تو ان کو اپنا سب کچھ بلکہ بھگوان، دیوتا، خدا سب کچھ بنا لیتے ہیں۔

یہ کتاب بھی ہم اسی لیے آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دوستوں اور شیطان کے دوستوں میں پہچان کر سکیں۔ آج ہمارے ہاں مذہب اور تصوف کے نام پر کتنے ہی اولیاء الشیطان ہیں جو دن رات اُمت محمدیہ کے عقیدوں کو برباد کر کے عقیدہ توحید کی دولت لوٹ رہے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کی نشان دہی کرنا قرآن کی روشنی میں اللہ کے دوستوں کی علامتیں اور نشانیاں جان کر ان جیسے بننے کی کوشش کرنا ہمارا مقصد ہے۔

آپ کا بھائی

ابو ساریہ عبدالجلیل

ریاض، سعودی عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاثرات

فضیلۃ الشیخ مولانا مختار احمد صاحب ندوی حفظہ اللہ

مدیر الجامعۃ المحمدیۃ منصورہ وسابق امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

ہمارے عزیز مولانا انصار زبیر محمدی سلمہ اللہ نے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی معروف اور معرکۃ الآراء کتاب "**الفرقان بین أولیاء الرحمن و اولیاء الشیطان**" کا "اولیاء حق و باطل" کے نام سے سلیس اور آسان ترجمہ کیا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ آں عزیز نے اس جامع اور اہم کتاب کے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی یہ کتاب حق و باطل کے معرکے میں حق کی دلیل و حجت کا کام دیتی ہے، اس کتاب کا اصل موضوع اولیاء الرحمٰن کے حقیقی اوصاف، ان کے درجات، ان کی محبت اور اتباع کا مدلل بیان ہے، ساتھ ہی جھوٹے مکار صوفیوں اور نام نہاد ولیوں کے کذب وافترا کا پردہ فاش کیا ہے اور اولیاء و اقطاب اور ابدال کے بارے میں منکر اور موضوع احادیث کا دلائل کے ساتھ ابطال کیا ہے۔

ولایت اور تصوف کا حقیقی شرعی مفہوم نہایت دلنشین انداز میں کتاب وسنت کے دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے اور اس غلط فہمی کا ازالہ کیا ہے کہ ائمہ مجتہدین و محدثین کرام اور سلف صالح کی جماعت نے صوفیاء اور اولیاء کا بالکل انکار کیا ہے، ایسا ہرگز نہیں بلکہ اسلامی تاریخ میں مصلحین امت کی جو جماعت ابتداء سے مشہور ہے جیسے صحابہ کرام، تابعین و تبع تابعین، محدثین، مجددین امت سب کے سب اللہ کے ولی بندے تھے، علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اس اہم کتاب میں انہیں ربانی، روحانی، اللہ کے دوست اور ولی بندوں میں شامل فرما کر ان کی اتباع کی دعوت دی ہے اور فضیل بن عیاض، حسن بصری، امام احمد بن حنبل، امام بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محدثین ومجددین کی جماعت کو امت محمدیہ کے محسنین اور مصلحین میں شامل فرما کر ان کی ذات سے عقیدت اور محبت کا اظہار فرمایا ہے، لیکن اس کے ساتھ اولیاء، فرشتوں اور اہل حق کے ساتھ من گھڑت باتوں کے انتساب کو باطل قرار دیا ہے، اور امت میں مشہور نام نہاد صوفیاء مثلا ابن عربی اور ان کے متبعین کی قلعی اچھی طرح کھولی ہے، خصوصا ان پیروں اور فقیروں کو جو غاروں اور جنگلوں میں رہنے کو تصوف اور احسان سمجھتے تھے ان کی خرق عادت باتوں کو جھوٹی اور باطل قرار دیا ہے، پھر کتاب وسنت کے دلائل سے حقیقی کرامات کی جن کی بنیاد ایمان اور تقویٰ پر تھی تائید فرمائی ہے، ساتھ ہی یہ بھی ثابت کیا ہے کہ جنوں اور انسانوں سب کے لیے نبی کریم ﷺ کی نبوت عام تھی اور آپ پر ایمان لائے بغیر کسی کا نہ ایمان کامل ہوگا اور نہ وہ عنداللہ مغفرت کے مستحق ہوں گے۔

اس طرح یہ کتاب حق وباطل کے درمیان مضبوط حد فاصل کا کام دیتی ہے، امت اسلامیہ میں اس کتاب کو قبول عام حاصل ہوا اور علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی یادگار کتابوں میں اس کا شمار ہوا۔

ہمارے عزیز مولانا انصار زبیر محمدی جنہوں نے جامعہ محمدیہ مالیگاؤں سے اپنی تعلیم مکمل کر کے سعودی عرب کے بعض اہم مقامات پر تبلیغ ودعوت کے کام میں مصروف رہے، (فی الحال الجبیل دعوۃ سنٹر میں دعوتی خدمات انجام دے رہے ہیں) انہوں نے اس کتاب کا نہایت سلیس ترجمہ کر کے عوام کی اصلاح کا بڑا سامان مہیا کر دیا ہے، اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مختار احمد ندوی

رئیس جامعہ محمدیہ مالیگاؤں ہند

٤۔ اکتوبر ٢٠٠٢ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

فضیلۃ الشیخ دکتور فضل الرحمٰن مدنی حفظہ اللہ

شیخ الجامعۃ المحمدیہ مالیگاؤں رکن فقہ اکیڈمی رابطہ عالم اسلامی مکۃ المکرمۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَبَعْدُ!

امام ربانی شیخ الاسلام تقی الدین ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ الحرانی (۶۶۱ ـ ۷۲۸) کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں، آپ کا شمار ان مجددین و مصلحین میں ہوتا ہے جن کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا .)) ❶

بلا شک وشبہ آپ اس طائفہ منصورہ میں سے ہیں جس کے بارے میں آپ ﷺ کی پیشین گوئی ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى الْحَقِّ .)) ❷

کیوں کہ آپ نے ایک ایسے دور میں آنکھیں کھولیں جس میں ہر طرف سے اسلام اور مسلمانوں پر حملے ہو رہے تھے، ایک طرف اگر صلیبیوں نے مسلم ممالک پر بزن بول دیا تھا تو دوسری طرف تاتاریوں کا لشکر جرار طوفان بلاخیز کی طرح بلاد اسلامیہ پر حملہ کرتا اور تباہی و بربادی، قتل وخوں ریزی اور ظلم و بربریت کی ناقابل بیان داستانیں رقم کر رہا تھا، فاطمیوں کی

---

❶ رواه الحاكم في المستدرك ٤/٥٢٢ ، وصححه الألباني ، اسناده في الصحيحة(رقم : ٥٩٩)

❷ رواه البخاري ٦/٦٣٢ ، ومسلم رقم ١٠٣٧ واللفظ له.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیانت اور یہودیوں سے ساز باز کا فتنہ الگ تھا، مزید برآں امراء وسلاطین کا بگاڑ، اسلام سے دوری، مسلم ممالک کے داخلی اختلافات، تقلید جامد، تعصب مذہبی، الحاد وزندقہ، فلسفہ وتصوف اور شعبدہ بازی کے فتنے اسلام اور مسلمانوں دونوں کی مٹی پلید کر رہے تھے۔

غرضیکہ اسلام اور مسلمانوں کو داخلی اور خارجی دونوں سطح پر زبردست خطرات کا سامنا تھا، ایسے دور میں اللہ جل شانہ نے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو پیدا فرمایا، جو سیف وسنان اور حجت و برہان دونوں کے ماہر اور میدان علم ومیدان جنگ دونوں کے شہسوار تھے۔ نصوص کتاب وسنت کے استحضار، اقوال صحابہ وتابعین ودیگر علماء امت کی معرفت وحفظ، مسائل کے استنباط و استخراج، امر بالمعروف والنہی عن المنکر، افہام وتفہیم اور مناقشہ ومناظرہ میں انہیں بڑا کمال حاصل تھا۔ تقریر کے ساتھ تحریر اور خطابت وتدریس کے ساتھ تصنیف وتالیف کی بھی اللہ نے انہیں بڑی اعلیٰ صلاحیت اور بہت عمدہ ذوق عطا فرمایا تھا۔

عقیدہ، تفسیر، حدیث، اُصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، ادیان ومذاہب، تاریخ وسیرت، منطق وفلسفہ، ادب وبلاغت، غرضیکہ ہر فن کے وہ بحر ذخار تھے۔

انہوں نے اگر ایک طرف میدان کارزار میں دشمنوں سے جہاد کیا تو دوسری طرف یہود ونصاریٰ، فلاسفہ ومناطقہ، شیعہ وروافض، زنادقہ وملاحدہ اور صوفیا اور دیگر مبتدعین کے باطل افکار ونظریات اور شکوک وشبہات کا بڑے ہی علمی انداز میں اور ناقابل تردید دلائل اور روشن شواہد کے ذریعہ انتہائی جرأت وبے باکی سے جواب دیا۔ آپ نے مختلف موضوعات پر ایسی کتابیں، رسالے، مقالات اور فتاوے تحریر فرمائے جن کی علمی قوت، اہمیت اور افادیت آج بھی مسلم ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تحریر کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہمیشہ کتاب وسنت، اجماع وقیاس اور اقوال صحابہ کے دلائل سے مزین ہوتی ہے، اس میں عقلی ونقلی دلائل کی ایسی قوت، حق و صداقت کی ایسی پرزور تائید اور باطل کا ایسا دنداں شکن جواب اور تردید ہوتی ہے کہ حق وباطل واضح ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی انہیں بیش قیمت علمی کتابوں میں سے ایک مشہور کتاب " **الفرقان بین أولیاء الرحمن واولیاء الشیطان** " ہے، جس میں انہوں نے "ولایت" کے مفہوم ومقام، حقیقی اولیاء کے تعارف اور ان کے اوصاف کے تفصیلی بیان کے ساتھ، ولایت کے مدعیان باطل، اولیاء الشیطان کی دسیسہ کاریوں اور بے بنیاد خارق عادت وواقعات اور شیطانی احوال کی خوب نقاب کشائی کی ہے، نیز اس میں جادوگروں اور سفلی کام کرنے والوں کے جھوٹے دعوؤں اور علم ترقی کی آڑ میں روحوں کی حاضری کا ڈھونگ رچانے والوں کی بھی تردید کی ہے۔

ولایت اور اولیاء اللہ کی آڑ میں شرک وکفر، بدعت وضلالت اور اوہام وخرافات کی گرم بازاری، جیسے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے دور میں تھی، آج بھی ہے، بلکہ اس کی فتنہ سامانیاں آج کچھ زیادہ ہی ہیں، اس واسطے ضرورت تھی کہ اس قیمتی کتاب کو مختلف زبانوں میں نشر کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے، عربی میں اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، اور دکتور عبدالرحمٰن بن عبدالکریم یحییٰ نے چھ قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر اس کی تصحیح وتحقیق کی ہے، اور احادیث کی تخریج کے ساتھ اسے اپنے قیمتی حواشی اور تعلیقات سے بھی مزین کیا ہے۔

برادر عزیز انصار زبیر محمدی نے موضوع اور کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اسے اُردو کا جامہ پہنایا ہے۔ میں نے اُردو ترجمہ کو جستہ جستہ پڑھا اور اصل سے ملایا ہے، الحمد للہ انصار زبیر صاحب اس کی ترجمانی میں کافی کامیاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اُردو داں طبقہ کو اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دکتور فضل الرحمٰن بن دین محمد المدنی
الجامعة المحمدية۔ منصوره۔ ماليگاؤں
ضلع ناسك۔ مهاراشٹر۔ الهند۔ ٤٢٣٢٠٣
١١/ ١٠/ ٢٠٠٠م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مترجم

إن الحمد لله نحمده و نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد ألا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده و رسوله أما بعد:

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ﴾ (آل عمران: ۱۰۲)

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾

(النساء: ۱)

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ (الأحزاب: ۷۰۔ ۷۱)

"**الفرقان بين أولياء الرحمن واولياء الشيطان**" آٹھویں صدی ہجری کے امام ومجدد، شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ایک جامع اور وقیع تالیف ہے، جس کا موضوع عقیدہ ہے۔

کتاب کے موضوعات:

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی یہ کتاب قرآن وسنت کی روشنی میں جھوٹی کرامات، جعلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہامات، دجل وفریب اور جادوگری کے نام پر کرامت کا دعویٰ کرنے والے شیطانی اولیاء کی اصل حقیقت بے نقاب کرتی ہے اور یہ وضاحت کرتی ہے کہ کرامت کا اصل معیار ولایت الٰہی ہے اور ولایت الٰہی کا معیار تقویٰ ہے۔

چونکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے دور میں اس قسم کی چیزیں بکثرت وقوع پذیر تھیں، جھوٹی ولایت اور جعلی کرامتوں کا رواج عام تھا، اس لیے آپ نے خالص کتاب وسنت کی روشنی میں اس موضوع پر قلم اٹھا کر امت مسلمہ کی صحیح رہنمائی فرمائی۔

اس دور میں بھی ہمارے درمیان ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو عوام کے دلوں کی باتیں جانے کا دعویٰ کرتا ہے، پیری ومریدی کے نام پر لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتا ہے، دجل وفریب کو اپنی کرامت شمار کرتا ہے اور بھولے بھالے عوام کو دین اسلام کی حقیقی تعلیمات سے دور رکھتا ہے۔ اس واسطے اس دور میں بھی اس کتاب کی اہمیت ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے عہد سے کسی طرح کم نہیں۔

کتاب الفرقان......کا اجمالی تعارف:

کتاب کا محقق نسخہ چودہ فصلوں پر مشتمل ہے، کتاب کا بنیادی موضوع اس کے نام سے ظاہر ہے، اس میں یہ موضوع تفصیل سے چھیڑا گیا ہے، کہ اولیاء رحمان اور اولیاء شیطان میں کیسے فرق کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتاب تین بڑے اہم مباحث پر مشتمل ہے ،ولایت، خوارق عادت اور جن وانس کے تعلقات۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ولایت کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ولایت کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ولایت رحمانی ۲۔ ولایت شیطانی۔

اللہ تعالیٰ کی ولایت ایمان وتقویٰ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہوتی ہے اور اولیاء اللہ کا اعتبار ان کے حالات وکردار اور کتاب وسنت میں وارد ان کے اوصاف سے ہوتا ہے، انہیں ایمان وقرآن کے نور سے، ایمان کے باطنی حقائق اور اسلام کے ظاہری شرائع سے پہچانا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افضل ترین اولیاء اللہ انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور انبیاء میں رسول افضل ہیں ، اور رسولوں میں اولوالعزم رسول سب سے افضل ہیں اور اولوالعزم رسولوں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل ترین ہیں۔

ایمان وتقویٰ کے لحاظ سے اولیاء کے مختلف درجے ہیں ، جس کا ایمان وتقویٰ جتنا زیادہ مضبوط ہوگا ، وہ اتنا ہی بڑا ولی شمار ہوگا۔ اس کے بعد اولیاء کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱۔ سابقین مقربین ۲۔ اصحاب یمین مقتصدین۔

اس کے بعد ہر قسم کی الگ الگ تعریف کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ کسان ، تاجر ، مجاہد اور قاریٔ قرآن سب اللہ کے ولی ہو سکتے ہیں ، اور اولیاء اللہ کا کوئی مخصوص لباس نہیں ہوتا بلکہ وہ مخلوق کے اندر چھپے رہتے ہیں۔ اولیاء اللہ معصوم نہیں ہوتے ، کسی کو ولی تسلیم کرنے کے لیے اس کے اعمال وافعال کو کتاب وسنت پر پیش کیا جائے گا ، جو موافق ہوگا سے قبول کیا جائے گا اور جو مخالف ٹھہرے گا اسے رد کر دیا جائے گا۔

البتہ شیطان کی ولایت فسق وکفر اور شرکیہ کاموں پر اس کی اطاعت اور ہر اس حکم کی نافرمانی سے حاصل ہوتی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں۔ شیطانی اولیاء کی پہچان یہ ہے کہ وہ ناپاک اور گندے رہتے ہیں ، مخلوقات سے فریاد طلب کرتے ہیں ، کبھی جنوں سے تو کبھی شیطانوں سے ، قرآن سننا ناپسند کرتے ہیں مگر گانے اور قوالی سے خوش ہوتے ہیں وغیرہ۔

اسی طرح جن کا ایمان وعبادت صحیح نہ ہو وہ ولی نہیں ہو سکتے ، جیسے بچے اور دیوانے۔ اس لیے ایمان وتقویٰ ولایت کے لیے شرط ہے۔

خوارق عادت:

لوگ جس چیز کے عادی ہوں اس کے مخالف کوئی واقعہ ہو تو اسے خوارق عادت کہتے ہیں۔ اس کی مختلف قسمیں ہیں ، انہیں میں سے معجزات اور کرامات اور احوال شیطانی اور اس کے مشتبہ حالات بھی اسی میں شامل ہیں۔

کبھی کبھی اولیاء اللہ اور اولیاء شیطان کے خوارق عادت امور بعض لوگوں پر مشتبہ ہو جاتے ہیں ، حالانکہ اللہ کے ولیوں کی کرامتیں ان کے زہد وتقویٰ اور اتباع سنت کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور اللہ کے پسندیدہ اولیا کی کرامتیں مقصد کے لحاظ سے معجزات نبوی ﷺ کا ایک حصہ ہیں جن کا مقصد حجت کا قیام یا لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

یہ بھی واضح رہے کہ کرامت کمال ولایت کی دلیل نہیں ہے بلکہ کرامت کا صادر ہونا حسب ضرورت ہوتا ہے کہ ایک ایمان کا کمزور مسلمان اس کرامت کا محتاج ہوتا ہے، جب کہ کتنے ایسے کامل اولیاء اللہ ہیں جو ان سے بے نیاز ہوتے ہیں، اسی واسطے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مقابلہ میں تابعین رحمۃ اللہ علیہم سے زیادہ کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ کرامت کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اسے فخریہ بیان کیا جائے، بلکہ بہت سے نیک لوگ تو ایسے ہیں جو اسے ناپسند کرتے ہیں، اور جب کبھی ان سے کرامت کا ظہور ہوتا ہے تو اس کے زوال کی دعا کرتے ہیں۔

رہے احوال شیطانی تو اس کی پہچان فسق و فجور، نافرمانی اور رسول ﷺ کی مخالفت ہے، پس جو شخص شیطان کا جتنا بڑا مطیع ہوگا اس کی شیطانی کرامت اسی لحاظ سے تعجب خیز ہوگی۔

گانے بجانے اور رقص و سرود کے وقت شیطانی احوال زور پکڑتے ہیں، جب کہ توحید و ذکر الٰہی، تلاوت قرآن اور خصوصاً آیۃ الکرسی کی تلاوت کے وقت یہ احوال کمزور اور سرد پڑ جاتے ہیں، مقامات شرک و بدعت پر شیطانی کرامتوں کا ظہور بہ کثرت ہوتا ہے۔

انسانوں کے ساتھ جنوں کے حالات:

انسانوں کے ساتھ جنوں کی عموماً تین حالتیں ہوتی ہیں:

۱۔ پہلی حالت:...... جس میں آدمی جنوں کو صرف انہیں باتوں کا حکم دیتا ہے جن کا حکم اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دیا ہے، صرف اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت کرنا، اس کے رسول کی اطاعت کرنا وغیرہ۔ تو ایسا شخص افضل ترین اولیاء اللہ میں سے ہے، اس بارے میں وہ اللہ کے رسول ﷺ کا خلیفہ سمجھا جائے گا۔

۲۔ دوسری صورت:...... اس میں انسان جنوں کو مباح (جائز) امور میں استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے، اور انہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہے، جو اس پر واجب ہیں، اور ان باتوں سے منع کرتا ہے جو ان پر حرام ہیں۔ تو یہ شخص اگر اولیاء اللہ میں سے ہوگا تو اس کا شمار عام اولیاء اللہ میں سے ہوگا۔

۳۔ **تیسری حالت:** ......اس میں انسان جنوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کے کاموں یعنی شرک، کفر، فسق یا کسی معصوم اور بے گناہ کو قتل کرنے میں یا کسی برے کام کے لیے استعمال کرتا ہے۔ ایسی صورت میں اس کا حکم اس کام کی نوعیت کے مطابق ہوگا، یعنی اگر ان سے شرک وکفر طلب کیا گیا تو کفر ہوگا اور اگر فسق کا کام طلب کیا گیا تو فسق ہوگا۔

یہ اس کتاب کی اجمالی بحثیں ہیں، جنہیں مولف حفظہ اللہ نے چودہ فصلوں میں مفصل اور مدلل بیان کیا ہے، جنہیں آپ کتاب کے اندر پائیں گے۔

(نوٹ: کتاب کا یہ اختصار ڈاکٹر عبدالرحمٰن یحیٰ کے محقق نسخہ سے مستفاد ہے)

الفرقان کے مخطوطے اور ترجمے:

عمومی طور پر ہمیں اس کے چار محقق نسخوں سے واقفیت ہوسکی:

۱۔ الفرقان بین أولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان: تحقیق: شریف محمد ہزاع مصر مطبوع دار الصحابہ للتراث، ط ۱۔ ۱٤۱۰ھ۔ ۱۹۹۰م۔

۲۔ دوسرا نسخہ المکتب الاسلامی بیروت نے زہیر الشاویش کی تحقیق سے شائع کیا ہے۔

۳۔ تیسرا محقق نسخہ عبدالقادر الارناؤط کا ہے، جو ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵م میں مکتبہ دار البیان دمشق اور مکتبہ المؤید طائف دونوں کے اشتراک اور تعاون سے شائع ہوا ہے۔

۴۔ اس کتاب کا چوتھا نسخہ جو سب سے معتمد ہے، وہ دار الفضیلۃ ریاض سے ۱۴۱۹ھ میں شائع ہوا ہے، یہ ایڈیشن ڈاکٹر عبدالرحمٰن الیحیٰ کی تحقیق پر مشتمل ہے، جو در اصل ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے، جسے انہوں نے جامعۃ الامام میں پیش کر کے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عبدالرحمٰن نے اپنی تحقیق میں الفرقان کے چھ قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے:

۱۔ پہلا مخطوطہ ریاض سعودی عرب کے مکتبہ عامہ کا ہے، عبداللہ بن عتیق کے ہاتھوں کا لکھا ہوا ہے، اس کا سنہ کتابت ۱۰۶۶ھ اور صفحات کی کل تعداد ۵۴ ہے۔

۲۔ دوسرا مخطوطہ جامعۃ الامام ملک سعود ریاض کی لائبریری کا ہے، ۳۳ اوراق پر مشتمل محمد بن الحاجی ۱۱۱۴ھ کا لکھا ہوا ہے۔

۳۔ تیسرا مخطوطہ بھی ریاض کے مکتبہ عامہ کا ہے جو ۳۹ صفحات پر مشتمل ہے، اس کے پہلے اور آخری ورق کی عبارت درج ہے، یہ نسخہ تحقیق شدہ ہے۔

۴۔ چوتھا مخطوطہ بھی ریاض سعودی عرب کی جنرل لائبریری کا ہے۔ یہ مخطوطہ عبداللہ بن مبارک ابوعقیل کے قلم سے ۱۲۹۰ھ کا تحریر کردہ ہے، اور (۷۹) صفحات پر مشتمل ہے، مگر اس میں غلطیاں زیادہ ہیں۔

۵۔ اس کتاب کا پانچواں مخطوطہ (۴۶) اوراق پر مشتمل مکتبہ عامہ ریاض میں ہے، جسے عبدالعزیز بن ناصر بن راشد بن ترکی نے تیرہویں صدی ہجری میں تحریر کیا تھا، اس کے بعض حواشی پر تصحیح و تعلیق بھی ہے۔

۶۔ چھٹا مخطوطہ جامعہ ازہر مصر کی لائبریری میں (۴۹) اوراق پر مشتمل ہے، جسے ۹۰۹ھ میں احمد بن عبداللطیف بن محمد بن خطاب نے عام خط میں تحریر کیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالکریم الیحیٰ نے ان تمام مخطوطات و تحقیقات کو سامنے رکھ کر یہ تحقیقی کارنامہ انجام دیا ہے، جس پر انہیں جامعۃ الامام سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی ہے، اپنے محقق نسخہ میں انہوں نے تمام مخطوطات کے ابتدائی یا آخری صفحات کا فوٹو شائع کیا ہے۔ ان کے اس محقق نسخہ کا پہلا ایڈیشن ۱۴۲۰ھ میں ریاض سے شائع ہوا ہے۔

اس کتاب کے ترجمے:

ہمیں اس کتاب کا صرف ایک ترجمہ نظر آیا، جو المکتبۃ السلفیہ لاہور سے شائع ہوا ہے، جس کا ترجمہ مولانا غلام ربانی مرحوم نے کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اس ترجمہ میں نصوص کو یکسر حذف کر دیا گیا ہے۔
۲۔ بعض آیات بھی مکمل درج نہیں کی گئی ہیں۔
۳۔ ترجمہ کی زبان بھی انتہائی قدیم ہے۔
۴۔ احادیث کے نصوص درج کرنے کے بجائے بیشتر مقامات پر صرف ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے، اور اس میں بھی حد درجہ اختصار سے کام لیا گیا ہے۔
۵۔ حوالہ جات کا قطعا اہتمام نہیں کیا گیا ہے، بلکہ ان محقق نسخوں سے اس کا تقابل کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ترجمہ کسی ایسے قدیم نسخہ سے کیا گیا ہے جو غلطیوں سے پر رہا ہو گا، البتہ آج سے بیس تیس برس پہلے کے حالات میں اس ترجمہ کو وقت کی ایک اہم ضرورت سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اب چونکہ تحقیق وریسرچ کا دور ہے، اس لیے مناسب ہے کہ ملت کے سامنے تحقیق شدہ باتیں پیش کی جائیں، اور اسلاف کے کارناموں کی قدر کی جائے۔

جب کتاب اپنی اشاعت کے آخری مرحلہ میں تھی تو اس کا ایک اور ترجمہ ہمارے محترم بھائی شیخ ابوالمکرّم عبدالجلیل رحمہ اللہ کے قلم سے منظر عام پر آیا ہے، جو مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے۔

(۱۴۲۵ھ) ایام حج منیٰ میں شیخ ابوالمکرّم صاحب کی وفات کی اطلاع ملی، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اللہ سے دعا ہے کہ شیخ کی مغفرت فرمائے، ان کی خدمات کو قبول فرما کر جنت میں داخلہ عطا فرمائے اور جماعت کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

کچھ اس ترجمہ کے بارے میں:

۱۔ ہم نے اس ترجمہ میں مولف رحمہ اللہ کے کلام کا اختصار کرنے سے گریز کیا ہے۔
۲۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی عبارت کا مکمل ترجمہ پیش کیا ہے۔
۳۔ بوقت ضرورت ترجمہ کے بجائے ترجمانی سے کام لیا ہے۔
۴۔ احادیث کی مفصل تخریج کے اختصار میں ہم نے متفق علیہ احادیث پر اکتفا کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ بوقت ضرورت سنن ومسانید کی احادیث پر مولف ہی کی تحقیق سے کام لیا ہے۔

٦۔ قرآنی آیات کا ترجمہ مولانا محمد جوناگڑھی رحمہ اللہ کے ترجمہ قرآن مجید (مطبوعہ مجمع ملک فہد) اشرف الحواشی اور نواب وحید الزماں حیدر آبادی کے ترجمہ قرآن سے اخذ کیا ہے۔

الفرقان کا بنیادی موضوع:

زیر نظر کتاب الفرقان کا بنیادی اور اصل موضوع عقیدہ ہے، عقیدہ ہی اسلام کی اصل اور بنیاد ہے، صحیح اسلامی عقیدہ کے بغیر انسان کا سارا عمل ضائع و برباد ہو جاتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی بعثت کے وقت مشرکین کا حال یہ تھا کہ وہ حج کرتے اور صدقہ و خیرات دیتے تھے، مگر اپنے باطل معبودوں کی پرستش بھی کیا کرتے تھے، جب آپ ﷺ نے انہیں توحید کی دعوت دی تو انہوں نے جواب دیا کہ:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ﴾ (الزمر: ۳)

''ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) ہمیں اللہ سے قریب کر دیں گے۔''

یا ﴿هَٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِندَ اللَّهِ﴾ (یونس: ۱۸)

''یہ لوگ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

اس پر قرآن نے انہیں کافر و مشرک گردانا، اور ان کے اعمال کو رائیگاں قرار دیا، اس لیے کہ ان کے اعمال میں شرک کی آمیزش تھی، بلکہ کھلا ہوا شرک تھا۔ ٹھیک اسی طرح آج اولیاء واقطاب اور ابدال کے نام پر مسلمانوں میں ایسے عقائد رچ بس گئے ہیں، جو کفار مکہ اور مشرکین عرب کے عقائد کے مثل ہیں۔

اگر آپ کسی قبوری مسلمان سے پوچھیں کہ قبروں پر نذر و نیاز کیوں کرتے ہو؟ ان پر چادریں کیوں چڑھاتے ہو؟ یہ لوگ تو مردہ ہیں، بھلا یہ تمہاری حاجت روائی کیوں کر کر سکتے ہیں، یہ تو خود محتاج ہیں۔ تو وہ شخص وہی جواب دے گا، جو مشرکین دیتے تھے، کہ:

﴿مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَىٰ﴾ (الزمر: ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہ اولیاء کرام اللہ کے یہاں ہماری سفارش کریں گے، ہم تو ان کا وسیلہ اس لیے اختیار کرتے ہیں، کہ ہم جیسے گنہ گاران کے ذریعہ اللہ تک پہنچ جائیں، وغیرہ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اولیاء کرام کا درجہ اور مقام اونچا ہے، جو انہیں ان کے اچھے اعمال کی وجہ سے ملتا ہے، مگر کسی کے بلند درجہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے اللہ کا شریک اور ساجھی دار قرار دے کر اس سے مدد طلب کی جائے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾﴾ میں اس قسم کے تمام عقائد کی نفی کر دی ہے۔

آج کرامت وغیرہ کے نام پر مسلمانوں میں بہت ساری بدعقیدگیاں پھیلی ہوئی ہیں، جن کا ہم شب و روز مشاہدہ کرتے ہیں، اس قسم کے باطل نظریات اور غلط عقائد پر صحیح رہنمائی کے لیے ہم نے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی اس کتاب کو ترجمہ کے لیے منتخب کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں کو اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے، آمین اور کتاب کے مولف، محقق، مترجم، مصحح، ناشر اور جملہ معاونین کے حق میں اسے اجر و ثواب کا ذریعہ بنائے، اور ان کی نیکیاں قبول فرما کر جنت میں داخلہ آسان فرمائے، آمین۔

شکر و سپاس:

عقیدہ کے موضوع پر ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی اس کتاب کی اشاعت پر سب سے پہلے ہم اللہ رب العلمین کی بارگاہ میں شکریہ ادا کرتے ہیں، جس کی مدد اور توفیق سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔

کتاب کے محقق ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالکریم الیحی حفظہ اللہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنے محقق نسخے کے اُردو ترجمہ کی تحریری اجازت مرحمت فرمائی۔ اُردو کے معروف و مشہور ادیب، علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق تصنیف ''زاد المعاد'' کے مترجم مولانا عبدالمجید اصلاحی حفظہ اللہ کے شکرگزار ہیں جنہوں نے کتاب کا انتہائی دقت سے مراجعہ فرمایا۔ استاذ محترم ڈاکٹر فضل الرحمٰن مدنی حفظہ اللہ کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے طباعت سے قبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کا اصل سے تقابل کر کے مقدمہ تحریر فرمایا۔

فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَبَارَكَ فِيهِمْ وَنَفَعَ بِهِمُ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ إِنَّهُ وَلِيُّ ذَالِكَ وَالْقَادِرُ عَلَيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ أَجْمَعِيْنَ.

کتبہ

ابوعبدالرحمٰن انصار زبیر محمدی

یو پی۔ انڈیا

حال مقیم۔ الجبیل۔ سعودی عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمة المحقق

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِينُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَ أَشْهَدُ اَلَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، أَمَّا بَعْدُ!

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝﴾ (آل عمران : ١٠٢)

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝﴾

(النساء : ١)

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝﴾ (الأحزاب : ٧٠ ـ ٧١)

یہ کتاب "**الفرقان بین أولیاء الرحمن وأولیاء الشیطان**" شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی تالیف ہے، اس کا شماران قیمتی کتابوں میں سے ہے جونسلا بعد نسل ہم تک پہنچی ہیں، اس کے اوصاف حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ولایت الٰہی کے مفہوم ومدعا کے جتنے سرحدی مقامات ہیں، ان میں سے ایک مقام کی یہ حفاظت کرتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ولایت کے مدعیان باطل، فسوں کار اور انہیں جیسے دیگر حضرات جن شیطانی احوال اور بے بنیاد خارق عادات واقعات کے دعویدار ہیں، انہیں باطل قرار دیتی ہے۔

۳۔ دور حاضر کے روحانی حضرات یا وہ حضرات جو روحوں کو حاضر کر لینے کا کمال پیش کرتے ہیں، ان روحوں کو جو سائنس اور علمی ارتقاء کے پس پردہ پوشیدہ رہتی ہیں اور پھر اس سائنس اور علمی ارتقاء کو قدر دانی اور احترام کا رنگ دے دیا جاتا ہے، یہ لوگ جن باتوں کا دعویٰ کرتے ہیں یہ ان کا پردہ چاک کرتی ہے۔

الغرض یہ کتاب بہترین انداز سے مذکورہ حضرات کی قلعی کھولتی ہے اور ان کے اور اللہ کے سچے اصحاب ایمان کے حالات کے درمیان فرق و امتیاز پیش کرتی ہے، یہ اپنے موضوع پر ایک نادر کتاب ہے گو یکتا نہیں ہے۔

اب تک یہ کتاب متعدد بار چھپ چکی ہے، تاہم اسے مکمل اہتمام حاصل نہیں ہوا، چنانچہ اس کے الفاظ کی تصحیح کی گئی اور نہ ہی قارئین کی ضرورت کے پیش نظر اس کے نصوص اور عبارتوں کی توثیق کی گئی، جیسا کہ آپ کو اس کتاب کے تحقیق حواشی سے اندازہ ہوگا۔

نام کے اعتبار سے یہ کتاب مولف ہی کی ایک دوسری کتاب سے ملتی جلتی ہے، جس کا نام "الفرق بين الحق والباطل" یا "الفرقان بين الحق والباطل" ہے، جس کی وجہ سے یہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں، جب کہ امر واقعہ یہ ہے کہ دونوں مختلف موضوعات پر مشتمل الگ الگ کتابوں کے نام ہیں۔

"الفرقان بين الحق والباطل" میں اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات پر گفتگو کی گئی ہے، جبکہ زیر نظر کتاب جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہو رہا ہے ولایت کے موضوع پر گفتگو کرتی ہے، اور اولیاء اللہ اور اعداء اللہ کے درمیان فرق کرتی ہے، یہ کتاب سلوک و تصوف کے موضوع پر ہے، جب کہ دوسری کتاب توحید کے بیان میں ہے۔

اللہ کی توفیق و تائید پر اس کا ثنا خواں و شکر گذار ہوں کہ اس نے میرے لیے اس کتاب کی تحقیق کے مراحل آسان فرمائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس کتاب کی تصحیح وتوثیق اور اسے پیش کرنے کی حتی المقدور سعی وکاوش کی ہے، اس میں جس حدتک کامیابی مجھے ملی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا خواں ہوں، اور جو غلطی یا کمی سرزد ہوگئی ہے وہ اجتہاد کے بعد ہی ہوئی ہے، راہ صوب جاتی رہی تو کیا اجر وثواب تو ان شاء اللہ ملے گا ہی۔ کوتاہی تو انسان کی فطرت میں داخل ہے، تاہم مسلمان مسلمان کا آئینہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو ہمارے عیوب کی نشان دہی کردے۔ آمین۔

دکتور/عبد الرحمٰن بن عبد الکریم یحییٰ
پوسٹ بکس: (21538)۔ الریاض: (11485)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مختصر تعارف

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی عبقری شخصیت کا تعارف چند سطروں میں بیان کرنا دریا کو کوزے میں بند کرنا ہے، مگر "مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ جُلُّهُ" کے پیش نظر مختصر تذکرہ حسب ذیل ہے:

تراجم کی کتابوں میں ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا نام ونسب یوں بیان کیا جاتا ہے:

ابوالعباس أحمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن محمد بن الخضر بن محمد بن الخضر بن علی بن عبد اللہ بن الحرانی الدمشقی۔

''تیمیہ'' شیخ الاسلام کی ایک دُور کی دادی ...... الخضر بن محمد کی دادی ...... کا نام ہے۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اسی مناسبت سے مشہور ہے۔ ان کے دادا ''عبدالسلام'' بھی ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی نسبت سے معروف ہیں، جنہیں ''جد'' یعنی دادا کہہ کر ممتاز کیا جاتا ہے۔ امام شوکانی نے انہیں کی کتاب "منتقی الاخبار من أحادیث سید الاخیار" کی شرح "نیل الاوطار" کے نام سے لکھی ہے، جو تمام مسلمانوں میں بے حد مقبول ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا سال ولادت ۶۶۱ھ اور سال وفات ۷۲۸ھ ہے، اس طرح انہوں نے کل (۶۷) سال کی عمر پائی۔

یہ بہت طویل عمر نہیں ہے، لیکن شیخ الاسلام نے اس مدت میں جو علم اور اصلاحی کارنامے انجام دیئے، اور جس طرح ان کا ذکر خیر اور ان کی عمدہ تاثیر باقی بلکہ روز افزوں ہے، اس کے پیش نظر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کے کارناموں نے ان کو عمر جاوداں عطا کردی ہے۔ جب تک دنیا باقی رہے گی اس وقت تک ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو یاد کیا جاتا رہے گا، اور لوگ ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت و مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جولوگ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کو پڑھے بغیر ان کی شخصیت اور کارناموں پر حکم لگاتے ہیں ہم ان کی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے، لیکن جن لوگوں نے ان کو کسی نہ کسی حد تک پڑھا ہے، وہ جانتے ہیں کہ ان کا شمار ''نابغۂ روزگار شخصیات'' میں تھا، لیکن ایسی شخصیتیں جن کی مثال کم ملتی ہے اور جن کی علمی وفنی تحقیقات سب کے لیے نمونہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے علم وفضل، دین وسیاست اور شعروادب غرض جس جانب بھی رخ کیا اپنی دھاک بٹھادی، اور اپنا لوہا منوالیا، انہوں نے حجرہ درس میں بیٹھ کر صرف زبان وقلم ہی سے اسلام کی خدمت نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو موقع فراہم کیا تو انہوں نے سیف وسنان سے بھی اسلام کی خدمت کی اور تاتاریوں کے حملوں کو روکنے میں برابر آگے رہے۔

موصوف کو اللہ تعالیٰ نے ساتویں وآٹھویں صدی ہجری کے پر آشوب دور میں شاید اس لیے پیدا کیا کہ وہ دلائل کی قوت سے تنہا باطل کو زیر کریں تاکہ حق سربلند وفیروزمند ہو جائے، اور یقیناً یہی ہوا۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فلاسفہ، مناطقہ، باطنیہ، صوفیاء، اسماعیلیہ، روافض اور ملاحدہ ہر ایک کا بہترین رد کیا، اور آج تک ان کی تحریروں کی قوت وتابانی باقی ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی شخصیت:

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا شمار اسلام کی ان عظیم ونادر شخصیات میں ہوتا ہے جن کی عظیم قلمی خدمات اور فکری وعملی کمالات کی وجہ سے آج تک لوگ انہیں خراج عقیدت پیش کرتے آئے ہیں۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسلام کے پیغام اور دعوت کو سمجھا اور اس کی اشاعت ودفاع کے لیے ہر طرح کی قربانی پیش کی اور یہ ثابت کردیا کہ مومن کی عزیمت اور جذبہ خلوص کے سامنے بڑی سے بڑی رکاوٹ بھی بے اثر ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنے عہد کے مجدد تھے اور اسلام میں مجدد کا ظہور اس وقت ہوتا ہے جب معاشرہ میں فواحشات ومنکرات اور علمی ومذہبی فساد کا زور ہوتا ہے۔ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے عہد میں خرابیاں متنوع تھیں، شیخ حامد الفقی نے ایک بڑی خرابی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس عہد میں مسلمان اللہ کے ذکر سے غافل اور دنیا پرستی میں غرق تھے، ظاہری شان وشوکت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال و مطاع کی کثرت ان کا مطمح نظر تھا، اسی کے لیے وہ تگ و دو کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ مال و دولت اور خدم وحشم کی کثرت ہو تا کہ ظاہری طور پر دوسروں کو مرعوب کر سکیں، لیکن اسلام کی تعلیمات پر عمل کا ان میں کوئی جذبہ نہ تھا۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا دور:

ایک مقام پر شیخ حامد الفقی نے لکھا ہے کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے عہد میں یونانی، ہندی اور ایرانی فلسفہ کے بادل چھائے ہوئے تھے، تقلید و ہوا پرستی کا یہ حال تھا کہ علماء مشائخ کو ربوبیت کا مقام حاصل تھا، حکام ظلم و جور کے عادی تھے، اوہام و خرافات اور شرک و بدعات کا ہر طرف غلبہ تھا، اور صوفیاء کے غیر شرعی طریقوں سے لوگ مانوس تھے، اور ان تمام خرابیوں کی اصل وجہ یہ تھی کہ مسلمان کتاب و سنت سے بیگانہ تھے۔ علماء خوب اچھی طرح یہ بات معلوم تھی کہ اسلام کا تقاضا کیا ہے، لیکن مفاد پرستی اور لذت کوشی کا ایسا غلبہ تھا کہ وہ اسلام کی صحیح ترجمانی سے قاصر تھے، قرآن وحدیث کو تبرک و تلاوت تک محدود کر دیا تھا، اس کی آیات میں لوگ کوئی پیغام عمل نہیں دیکھ پاتے تھے، اسی طرح کائنات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت اور جلال و جبروت کے مظاہر بھی ان کی آنکھوں سے اوجھل تھے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے توحید ربوبیت اور توحید الوہیت میں پختگی کے لیے ان کے سامنے غور وفکر کی دعوت پیش کی، یعنی کتاب و سنت میں غور وفکر کے ساتھ کائنات پر بھی غور کریں اور دیکھیں کہ شرک کی تردید کے عقلی و نقلی دلائل کتنی کثرت سے موجود ہیں۔ [1]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے پوری عمر حوادث و مصائب کا انتہائی عزیمت و ہمت اور دلیری سے مقابلہ کیا، زہد و تقویٰ کا عالم یہ تھا کہ فجر کی نماز کے بعد تقریباً نصف دن تک ذکر و فکر میں مشغول رہتے، اور فرماتے کہ ''یہ میرا صبح کا ناشتہ ہے، یہ نہ ہو تو میری قوت زائل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔'' اور اس کے بعد کبھی افتاء کا کام کرتے اور پھر خدمت خلق کے کاموں میں مصروف ہو جاتے۔ ظہر کی نماز باجماعت پڑھ کر اسی قسم کے امور میں مصروف رہتے،

[1] راہ حق کے تقاضے ص ۱۴، ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری کی تحریر سے ایک اقتباس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز مغرب کے بعد طلبہ کو درس دیتے، پھر عشاء کے بعد کافی رات گئے تک علمی کاموں میں منہمک رہتے، تاہم تصنیف میں سرعت کا یہ حال تھا کہ بسا اوقات ایک دن میں پوری جلد لکھ ڈالتے تھے، "رسالة الحموية" ظہر وعصر کے مابین ایک ہی نشست میں لکھ دیا تھا۔ ❶

بیماری، وفات اور جنازہ:

ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تو قید و بند کی مصیبتیں بارہا جھیلیں۔ وفات کے آخری ایام بھی قید ہی میں گزارے اور قید ہی میں وفات پائی، زندگی کے آخری پانچ ماہ قید میں رہے، جن میں بیس دن کے قریب مرض الموت کے تھے۔ امام صاحب کے بھائی زین الدین عبدالرحمٰن کا کہنا ہے کہ پانچ ماہ کی مدت میں ہم دونوں نے (۸۰) قرآن مجید (بطور دور) ختم کئے، تین پارے روزانہ کا معمول تھا، ۸۱ ویں مرتبہ شروع کر کے سورۃ القمر ﴿كُلُّ صَغِيرٍ وَّكَبِيرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝٥٣ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝٥٤﴾ (القمر: ۵۳۔ ۵۴) پر پہنچے تھے کہ راہی بہ آخرت ہو گئے، کم وبیش بیس دن بیمار رہ کر ۲۰/ ذوالقعدۃ ۷۲۸ھ سوموار کی رات سحری کے وقت انتقال ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس ناگہانی خبر سے کہرام مچ گیا، سارے شہر میں صف ماتم بچھ گئی، بازار بند ہو گئے، ہوٹلوں میں کھانا تک اس دن نہیں پکا، مدرسوں میں عام چھٹی ہو گئی، مضافات شہر سے کثیر تعداد میں لوگ قلعہ کے پاس جمع ہو گئے، علماء، وزراء، عوام واقارب کا امنڈتا سیلاب جنازہ میں شریک ہوا۔ جنازہ پر تقریباً دولاکھ حاضری کا اندازہ کیا گیا، پندرہ ہزار عورتوں کا تخمینہ اس کے علاوہ ہے۔ دمشق کی تاریخ میں اس قسم کے جنازہ کی مثال نہیں ملتی، بلکہ امام احمد بن حنبل کے بعد کسی جنازہ پر اتنی حاضری کبھی نہیں ہوئی، (امام احمد بن حنبل کے جنازہ میں شرکاء کی تعداد دس لاکھ کے قریب تھی، اور اس صدی میں علامہ شیخ ابن باز کے جنازہ میں بھی دس سے پندرہ لاکھ لوگوں نے شرکت کی۔)

دفن کے بعد بھی اطراف واکناف کے لوگ قبر پر آ کر نماز جنازہ پڑھتے رہے، سارے

❶ حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ص ۱۶۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم اسلام کی مساجد میں امام صاحب کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ مصر، دمشق، مدینہ منورہ، عراق، یمن، تبریز، بصرہ اور چین وغیرہ بکثرت ممالک میں غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جمعہ کے دن ان الفاظ میں آپ کی نماز جنازہ کا اعلان کیا گیا: ((اَلصَّلَاةُ عَلٰی تَرْجُمَانَ الْقُرْآن.)) ترجمان قرآن کی (غائبانہ) نماز جنازہ ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی وفات کے ساٹھ برس بعد ابن بطوطہ نے چین کا سفر کیا تھا، جہاں اسے موجودہ شہر بیجنگ کے قریب عرب قبائل اور مسلمان تاجروں کی ایک بڑی تعداد ملی۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے بقول انہیں لوگوں نے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہوگی۔

امام صاحب کی وفات جیل میں ہوئی، جہاں ابتدائے کار میں آپ کے شایان شان برتاؤ کیا گیا، لیکن آخری دنوں میں ظلم وتشدد کی انتہا ہوگئی۔ تحقیق ومطالعہ، تسوید وتحریر اور حد یہ ہے کہ فکر وتعقل تک پر پابندی عائد کردی گئی، گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے یہ مقدر کر رکھا تھا کہ آپ کی زندگی بھی جہاد کے میدان میں گزرے اور موت بھی جہاد کے میدان میں واقع ہو۔ اس عالم دین نے جہاد کا حق ادا کردیا، اور اپنی زبان سے جہاد کے شرائط پورے کیے۔ اس نے اپنے قلم سے جہاد کا فریضہ ادا کیا، جب اس کی زبان بند کی گئی تو اشہب قلم چل پڑا، اس کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ آوازۂ حق بن کر لوگوں کے کانوں تک پہنچے، جن سے حق کے مخالفوں کا زور ٹوٹا، اور دین کے حامیوں کی نصرت ہوئی۔ پھر جب اس کے قلم پر بھی پابندی عائد کردی گئی تو اس نے دنیا میں رہنا گوارہ نہیں کیا اور اپنے رب سے جاملا۔

غرضیکہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے کردار وسیرت کی بلندی تک نگاہ کا پہنچنا مشکل ہے، پھر چند سطروں میں آپ کے کارناموں کو کیسے گنوایا جاسکتا ہے، یہ چند اقتباسات محض ہم نے اس لیے ذکر کردیئے کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی شخصیت کو پڑھنے اور جاننے کی تڑپ رکھنے والے اصل کتابوں کی طرف رجوع کرکے اپنی پیاس بجھاسکیں۔ [1]

---

[1] ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی وفات کے ساٹھ ستر برس بعد ابن بطوطہ نے چین کا سفر کیا تھا، جہاں اسے موجودہ شہر بیجنگ کے قریب عرب قبائل اور مسلمان تاجروں کی ایک بڑی جماعت ملی، مولانا آزاد کے بقول انہیں لوگوں ⇐⇐⇐

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام الہند، ابن تیمیۃ الہند مولانا ابوالکلام آزاد کے ایک اقتباس کے ساتھ ہم اپنی یہ گفتگو ختم کرتے ہیں:

"آج کل مسلمانوں میں جس فتنہ عقائد نے سر اٹھایا ہے، اور بحکم "بَلْ قَالُوْا مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ." وہ تمام فتنے اکٹھا ہو کر پلٹ آئے ہیں، جو عقائد اسلامیہ کے مختلف دوروں میں فرداً فرداً ظاہر ہوئے تھے، اس لحاظ سے آج معارف ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی اور چیز مطلوب و مقصود وقت نہیں۔" ❶

ابو عبدالرحمٰن

انصار زبیر محمدی

⇦⇦⇦ نے ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی ہوگی۔ حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ۔"
ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے حالات جاننے کے لئے "حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ" محمد ابوزہرہ مصری، ترجمہ: رئیس احمد جعفری، التاج المکلل، صدیق حسن خان۔ از ۴۲۹ تا ۴۳۹۔ البدایة والنهایة ۱۴/۴۵۲، تاریخ الاسلام، العقود الدریة فی مناقب ابن تیمیة، شیخ الاسلام ابن تیمیة للحافظ عمر بن علی البزار، الاعلام للزرکلی، الجامع لسیرة شیخ الاسلام ابن تیمیة خلا سبعة قرون عزیر شمس و محمد علی عمران وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

❶ تذکرة، مولانا ابوالکلام آزاد ص ۱۵۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبة الكتاب

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَلَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، أَمَّا بَعْدُ! ❶

تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں، اور اسی سے ہدایت اور مغفرت کے طالب ہیں۔ ہم اپنے دلوں کی بدی اور اعمال بد سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ، اور جسے گمراہ کردے اسے کوئی راہ راست پر لانے والا نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ، تا کہ اس دین کو تمام مذاہب پر غالب کرے اور اس دین کی صداقت کے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو قرب قیامت انعامات الٰہی کی بشارت دینے اور عذاب الٰہی سے ڈرانے والا ، اللہ کے حکم سے اللہ کے دین کا داعی اور ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

اس ذات پاک کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو غلط راستے سے بچا کر صحیح راستہ پر رواں دواں کیا ، اندھے پن سے نکال کر انہیں دیدۂ بینا عطا کیا۔ ضلالت وگمراہی کی دلدل سے نکال

---

❶ یہ خطبہ "خطبہ حاجہ" کے نام سے مشہور ہے، جسے صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے، مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: مسلم: الجمعة ، باب تخفيف الصلاة والخطبة (٨٦٨) مسند احمد: ١/٣٠٢، ٣٩٣، ٢٣٤، ابوداود: النكاح ، خطبة النكاح (٢١١٨) (٢١١٩) ترمذی: النكاح خطبة النكاح (١١٠٥) نسائی: النكاح ، ما يستحب من الكلام عند النكاح (٣٢٨٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر بھلائی کی طرف رہنمائی کی ، بے نور آنکھوں کو بینائی عطا کی ، بہروں کو سماعت سے نوازا ، اور دلوں کے بند دریچے وا کیے ، آپ ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل کو جدا جدا کیا ، مومن کون اور کافر کون ، حق کیا ہے اور باطل کیا ، ہدایت کیا ہے اور گمراہی کیا ، راستی کیا ہے اور بے راہی کیا ، جنتی کون ہیں اور بدبخت جہنمی کون ، اللہ کے دوست کون اور اس کے دشمن کون؟ آپ ﷺ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے سب کی وضاحت کردی۔

لہٰذا محمد عربی ﷺ جس کے حق میں گواہی دیں وہ اللہ کے دوستوں میں سے ہے ، تو یقیناً وہ اللہ کے دوستوں میں سے ہے ، اور جس کے متعلق نبی کریم ﷺ گواہی دے دیں کہ وہ اللہ کے دشمنوں میں ہے بلاشبہ اس کا شمار شیطان کے دوستوں میں سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے اولیاء

اور شیطان کے اولیاء میں فرق

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس اور اپنے رسول ﷺ کی سنت مطہرہ کے ذریعہ اس بات کی وضاحت کردی ہے کہ انسانوں میں اللہ کے دوست بھی ہیں اور شیطان کے بھی، چنانچہ ایک مقام پر اللہ کے دوستوں اور شیطان کے دوستوں میں فرق وامتیاز کرتے ہوئے فرمایا:

﴿أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٤﴾﴾

(یونس: ٦٢ـ ٦٤)

"سن لو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے، جو لوگ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی، اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی، یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔"

نیز ارشاد ہے:

﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٢٥٧﴾﴾ (البقرۃ: ٢٥٧)

"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے، (وہ انہیں کفر و شرک کے) اندھیروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکال کر (اسلام کی) روشنی کی طرف لے آتا ہے، اور جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے، ان کے دوست طاغوت ہیں، جو انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں، ایسے ہی لوگ جہنمی ہیں، جو ہمیشہ ہمیش اسی میں پڑے رہیں گے۔"

اور فرمایا:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ يُسَٰرِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰٓ أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ ۚ فَعَسَى ٱللَّهُ أَن يَأْتِىَ بِٱلْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِۦ فَيُصْبِحُوا۟ عَلَىٰ مَآ أَسَرُّوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ نَٰدِمِينَ ﴿٥٢﴾ وَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَهَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ أَقْسَمُوا۟ بِٱللَّهِ جَهْدَ أَيْمَٰنِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ۚ حَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فَأَصْبَحُوا۟ خَٰسِرِينَ ﴿٥٣﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَن يَرْتَدَّ مِنكُمْ عَن دِينِهِۦ فَسَوْفَ يَأْتِى ٱللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُۥٓ أَذِلَّةٍ عَلَى ٱلْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى ٱلْكَٰفِرِينَ يُجَٰهِدُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ ٱللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَآءُ ۚ وَٱللَّهُ وَٰسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٥٤﴾ إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ ٱللَّهُ وَرَسُولُهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱلَّذِينَ يُقِيمُونَ ٱلصَّلَوٰةَ وَيُؤْتُونَ ٱلزَّكَوٰةَ وَهُمْ رَٰكِعُونَ ﴿٥٥﴾ وَمَن يَتَوَلَّ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَإِنَّ حِزْبَ ٱللَّهِ هُمُ ٱلْغَٰلِبُونَ ﴿٥٦﴾ ﴾ (المائدہ ٥١ ـ ٥٦)

"اے ایمان والو! یہودیوں اور (نصاریٰ) عیسائیوں کو اپنا دوست نہ بناؤ، یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، اگر تم میں سے کسی نے ان کو دوست بنایا تو وہ بھی انہیں میں سے ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ آپ دیکھیں گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے وہ انہیں (یہود ونصاریٰ) میں دوڑ دھوپ کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھرتے ہیں، (انہیں دوست بنانے کے لیے) کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں کہ کسی مصیبت میں نہ پڑ جائیں، ممکن ہے کہ جلد ہی اللہ (مومنوں کو) فتح عطا کرے یا اپنی طرف سے کوئی بات ظاہر کرے، تو جو کچھ یہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں ان پر نادم ہو کر رہ جائیں۔ اور اہل ایمان یوں کہیں گے، کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی بڑی بھاری قسمیں اٹھا کر کہتے تھے کہ یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں، ایسے منافقوں کے اعمال برباد ہو گئے اور انہوں نے بالآخر نقصان ہی اٹھایا۔ اے ایمان والو! اگر تم میں سے کوئی اپنے دین سے پھرتا ہے (تو پھر جائے) عنقریب اللہ ایسے لوگ لے آئے گا، جن سے اللہ محبت رکھے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھیں، مومنوں کے حق میں نرم اور کافروں کے حق میں سخت ہوں، اللہ کی راہ میں جہاد کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوفزدہ نہ ہوں، یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہے دے، وہ بہت فراخی والا اور علیم (جاننے والا) ہے۔ ایمان والو! تمہارے دوست صرف اللہ، اس کا رسول اور ایمان لانے والے ہیں، جو صلاۃ قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکنے والے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کو، اس کے رسول کو اور مومنوں کو دوست بنا لے وہ (وہ یقین رکھے کہ) اللہ کی جماعت ہی غالب ہو کر رہے گی۔"

اسی لیے ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

﴿هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۭ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ﴿٤٤﴾﴾

(الكهف : ٤٤)

(اس سے ثابت ہوا کہ) "مکمل اختیار تو اللہ برحق ہی کو ہے، وہی اچھا ثواب دینے والا اور بہترین انجام دکھلانے والا ہے۔"

شیطان کے دوستوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٩٨﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَٰنٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ﴿٩٩﴾
إِنَّمَا سُلْطَٰنُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُم بِهِ مُشْرِكُونَ ﴿١٠٠﴾﴾

(النحل: ۹۸۔ ۱۰۰)

''پھر جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں، (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم پڑھ لیا کریں) اس لیے کہ ایمان والوں پر اور اللہ پر توکل کرنے والوں پر اس کا کوئی بس نہیں چلتا، اس کا بس تو صرف ان پر چلتا ہے جو اسے اپنا دوست بناتے ہیں، اور ان لوگوں پر جو لوگ اللہ کے ساتھ شریک بناتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا ﴿٧٦﴾﴾ (النساء: ۷٦)

''جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں، اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کی راہ میں، پس شیطان کے دوستوں سے خوب جنگ کرو، یقیناً شیطان کی چال کمزور ہوتی ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ۗ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ﴿٥٠﴾﴾ (الكهف: ۵۰)

''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے اسے سجدہ کیا، وہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی۔ کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی اولاد کو دوست بناتے ہو، حالانکہ وہ تمہارا دشمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، ظالموں کے لیے برا بدلہ ہے۔“

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ﴿١١٩﴾﴾ (النساء : ١١٩)

”اور جس شخص نے اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا دوست بنالیا وہ صریح گھاٹے میں رہے گا۔“

اور فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ﴿١٧٣﴾ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۗ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿١٧٤﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٥﴾﴾

(آل عمران : ١٧٣ ـ ١٧٥)

”وہ لوگ کہ جب ان سے لوگوں نے کہا کہ کافروں نے تمہارے مقابلہ کے لیے لشکر جمع کرلیا ہے، پس تم ان سے خوف کھاؤ، تو اس بات سے ان کا ایمان اور بھی زیادہ ہوگیا اور کہنے لگے کہ ہمارے لیے تو اللہ ہی کافی ہے اور وہ بڑا اچھا کارساز ہے۔ اس کے بعد یہ لوگ اللہ کا فضل اور اس کی نعمت حاصل کر کے واپس آئے، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور یہ لوگ اللہ کی رضا میں لگے رہے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے، یہ شیطان ہی تو ہے جو تمہیں اپنے دوستوں (کفار) سے ڈراتا ہے، لہٰذا اگر تم مومن ہو تو اس سے نہ ڈرو بلکہ صرف مجھ سے ڈرو۔“

اور فرمایا:

﴿اِنَّا جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَاِذَا فَعَلُوْا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ﴿٢٩﴾ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ ﴿٣٠﴾ ﴾ (الأعراف: ٢٧ـ ٣٠)

''ہم نے شیطانوں کو ان کا والی (دوست) بنایا ہے جو ایمان نہیں لاتے، اور جب وہ لوگ کوئی فحش کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباء واجداد کو اسی طریقہ پر پایا ہے، اور اللہ نے ہم کو اسی کا حکم دیا ہے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ کبھی بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ کے ذمہ ایسی باتیں لگاتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ کہہ دیجئے! میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر سجدہ (نماز) کے وقت اپنی توجہ اس کی طرف رکھو اور اس کی حاکمیت تسلیم کرتے ہوئے خالصتاً اسی کو پکارو، جیسے اس نے تمہیں پیدا کیا اسی طرح پھر پیدا کیے جاؤ گے۔ ایک فریق کو اس نے ہدایت کی اور دوسرے پر گمراہی واجب ہوگئی، کیونکہ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو اپنا سرپرست بنا لیا تھا، پھر وہ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت پر ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ﴾

(الانعام: ۱۲۱)

''بیشک یہ شیطان تو اپنے دوستوں کے دلوں میں شکوک اور شبہات ڈالتے رہتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑتے رہیں۔''

ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے کہا تھا:

﴿يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ (مريم: ٤٥)

''ابا جان! مجھے خطرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو سزا ملے گی (عذاب آئے گا) اور آپ شیطان کے ساتھی بن جائیں گے۔''

نیز ایک جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ۗ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ۗ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١﴾ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٢﴾ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿٣﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۗ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٥﴾﴾

(الممتحنة: ١ـ ٥)

''اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہو اور وہ جو حق، سچا کلام (قرآن) تمہارے پاس آیا ہے اس اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا انکار کرتے ہیں، وہ تو اتنے ظالم ہیں کہ پیغمبر کو اور خود تمہیں بھی صرف اس وجہ سے جلاوطن کرتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان رکھتے ہو، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلے ہو تو خفیہ طور پر انہیں دوستی کا نام و پیام بھیجتے ہو؟ حالانکہ جو کچھ چھپاتے ہو یا ظاہر کرتے ہو میں اسے خوب جانتا ہوں، اور تم میں سے جو بھی ایسا کام کرے تو سمجھ لو کہ وہ سیدھے راستہ سے بھٹک گیا۔ یہ کافر اگر کہیں تم پر قابو پا جائیں تو کھلم کھلا تمہارے دشمن ہو جائیں، اور ہاتھ اور زبان دونوں سے تمہارے ساتھ برائی کرنے میں کوتاہی نہ کریں، (دست درازی اور زبان درازی کرنے لگیں) ان کی اصلی تمنا یہ ہے کہ کاش تم بھی انہیں کی طرح کافر ہو جاؤ، قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں ہی تمہارے کچھ کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد ہی تمہارے کچھ کام آئے گی، اس دن اللہ تعالیٰ ہی تم میں حق و باطل کا فیصلہ کرے گا، اور جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔ (مسلمانو!) تمہارے لیے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب کہ انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں سے برملا کہا کہ ہم کو تم سے اور تمہارے ان معبودوں سے جن کی تم اللہ کے سوا پرستش کرتے ہو کچھ بھی سروکار نہیں، ہم تم لوگوں کے عقیدہ کو باطل مانتے ہیں، جب تک کہ تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لے آؤ۔ ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی پیدا ہو چکی، حتیٰ کی تم اللہ واحد پر ایمان لے آؤ، مگر ہاں! ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ سے اتنی بات بیشک کہی کہ میں تمہارے لیے ضرور مغفرت کی دعا کروں گا، اور اللہ کے سامنے تمہارے لیے مجھے کسی چیز کا اختیار بالکل نہیں ہے۔ اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسا کیا، اور تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیری طرف لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے مظالم کا تختہ مشق نہ بنا، اور ہمیں معاف فرما، بیشک تو ہی غالب اور حکمت والا ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل :

اولیاء اللہ کے اوصاف

یہ معلوم ہو جانے کے بعد کہ لوگوں کے اندر اللہ کے اولیاء بھی ہیں اور شیطان کے دوست بھی ہوتے ہیں، اس واسطے ہمارے لیے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ جس طرح اللہ اور اس کے رسول نے ان دونوں میں فرق ظاہر کیا ہے اسی طرح ان میں امتیاز قائم کیا جائے۔

پس اللہ کے دوست وہ ہیں مومن اور متقی ہوتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَكَانُوا۟ يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾﴾ (یونس: ٦٢۔ ٦٣)

''سن لو! جو لوگ اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، جو ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔''

صحیح بخاری وغیرہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اس نے مجھ سے جنگ ٹھان لی، یا میں نے اس سے اعلان جنگ کر دیا۔ اور میرا بندہ فرائض ادا کرنے سے جس قدر میرے قریب ہوتا ہے اتنا کسی اور ذریعہ سے نہیں ہوتا اور میرا بندہ (فرائض کے بعد) نفل عبادتوں کے ذریعہ مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب اس کی محبت میرے اندر پیدا ہو جاتی ہے تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں، جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ پھر وہ میرے ذریعہ سنتا ہے، میرے ذریعہ پکڑتا ہے، میرے ذریعہ چلتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں، اگر وہ (دشمن یا شیطان سے) میری پناہ مانگتا ہے تو میں ضرور پناہ دیتا ہوں، اور مجھ کو کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا جتنا اس بندۂ مومن کی روح قبض کرنے میں ہوتا ہے، اسے (جسمانی تکلیف کے بعد) موت ناپسند ہوتی ہے، مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا، مگر حقیقت یہ ہے کہ موت سے اسے رستگاری نہیں ہے۔'' ❶

اولیاء کے باب میں وارد تمام احادیث میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے، جس میں نبی کریم ﷺ نے بیان کیا ہے کہ جس نے اللہ کے دوست سے دشمنی کی اس نے اللہ تعالیٰ سے جنگ مول لی۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ:

((وَاِنِّیْ لَأَثَارُ لِأَوْلِیَائِیْ کَمَا یَثَارُ اللَّیْثُ الْحَرْبُ .)) ❷

''میں اپنے دوستوں کا بدلہ اس طرح لیتا ہوں جس طرح ایک غضب ناک شیر بدلہ لیا کرتا ہے۔''

یعنی جو شخص میرے دوستوں سے دشمنی کرتا ہے، اس سے میں ان کا بدلہ اس طرح لیتا ہوں جس طرح شیر خشمگیں اپنا بدلہ لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاوہ ہوتے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں، اس سے دوستی کرتے ہیں، وہ اس بات کو پسند کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، اور اس بات کو ناپسند کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، جس چیز سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اس سے وہ بھی راضی ہوتے ہیں اور جس چیز سے وہ ناراض ہوتا ہے اس سے وہ بھی ناراض ہوتے ہیں، وہ اسی بات حکم دیتے ہیں جس کا حکم اللہ دیتا ہے، اور اس بات سے منع کرتے ہیں جس سے اس نے منع کیا ہے، اسی کو دیتے ہیں جسے دینا اللہ کو پسند ہو اور اسے دینے سے بازرہتے ہیں جسے نہ دینا اسے پسند ہو، جیسا کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان مروی ہے:

((أَوْثَقُ عُرَی الْاِیْمَانِ الْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ .)) ❸

---

❶ بخاری: الرقاق، باب التواضع، رقم الحدیث (٦٥٠٢)

❷ امام بغوی نے ''شرح السنۃ'' (١٢٤٩) میں انس بن مالک سے روایت کی ہے اور ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری ٢٤/ ١٣٧ میں کہا ہے: اس کی سند میں ضعف ہے۔

❸ مسند احمد: ٤/ ٢٨٦، حسن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایمان کا سب سے مضبوط دستہ یہ ہے کہ اللہ کے باب میں محبت کی جائے اور اللہ کے باب میں عداوت کی جائے۔''

ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ .)) ❶

''جس نے اللہ کے لیے محبت کی، اللہ کے لیے بغض رکھا، اللہ ہی کے لیے دیا اور اللہ ہی کے لیے دینے سے انکار کیا تو یقیناً اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔''

ولایت اور ولی کا لغوی واصطلاحی مفہوم:

ولایت عداوت کی ضد ہے۔ ولایت اصل میں محبت اور قرب کو کہتے ہیں، جبکہ عداوت بغض اور دوری کو کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ولی کو ولی اس لیے کہا جاتا ہے کیوں کہ وہ جس کو دوست رکھتا ہے اس کی باتوں کی پیروی کرتا ہے، لیکن پہلا معنیٰ زیادہ صحیح ہے۔

ولی وہ ہوتا ہے جو قریب ہو، چنانچہ کہا گیا ہے کہ " هٰذَا يَلِي هٰذَا" یعنی یہ چیز اس چیز کے قریب ہے۔ اسی مفہوم سے متعلق نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا أَبْقَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ .)) ❷

''میراث پہلے اصحاب الفروض (حصہ داروں) کو دو، جو باقی بچے وہ اس مرد کے لیے ہے جو میت کا سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو (یعنی عصبہ)۔''

"رجل" کا لفظ مرد ہی کے لیے آتا ہے، لیکن نبی کریم ﷺ نے تاکید کے لیے لفظ

---

❶ ابوداود: السنة، الدليل علىٰ زيادة الايمان ونقصانه (٤٦٨١)۔ ترمذی: صفة القيامة (٢٦٤٢) مسند احمد: (٤٣٨/٣)۔ حسن۔

❷ بخاری: الفرائض، ميراث الولد من ابيه وامه، (٦٧٣٢) مسلم: الفرائض، الحقوا الفرائض بأهلها (١٦١٥)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر (مرد) کا اضافہ فرمایا تاکہ یہ بات کھل کر سامنے آجائے کہ یہ حکم مردوں کے لیے خاص ہے، اس میں مرد وعورت دونوں شریک نہیں، جیسا کہ زکاۃ کے بارے میں فرمایا:

((فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ.)) ❶

جب ولی اللہ کی محبت ورضا اور غصہ وناراضگی میں اسی کا تابع رہے جو بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہو اس کا حکم دے اور جو ناپسند ہو اس سے منع کرے تو اس ولی کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ﴾ (الممتحنة: ١)

''میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔''

پس جس نے اللہ کے دوستوں سے دشمنی کی گویا اس نے اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی اور جس نے اللہ سے دشمنی کی تو اس نے اللہ سے جنگ مول لی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا: جس نے میرے دوست سے دشمنی کی اس نے میرے خلاف اعلان جنگ کیا۔

افضل ترین اللہ کے ولی؟

اولیاء اللہ میں سب سے زیادہ فضیلت انبیاء کو حاصل ہے اور انبیاء میں سب سے زیادہ فضیلت انہیں حاصل ہے جو رسول ہوں اور رسولوں میں سب سے زیادہ فضیلت والے اولوالعزم رسول نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ﴾ (الشورى: ١٣)

''اس نے تمہارے لیے دین کا وہی طریقہ منتخب کیا ہے جس کا نوح کو حکم دیا اور

❶ ابو داود: الزکاة، زکاة السائمة، (١٥٦٧) ابن لبون کا لفظ خود مذکر ہے، تاہم تاکید کے لئے پھر ''ذکر'' کا اضافہ کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوہم نے آپ کی طرف وحی کی کہ ”دین کو قائم رکھو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔“

اور فرمایا:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۟ۙ لِّیَسْـَٔلَ الصّٰدِقِیْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ۟۸﴾

(الاحزاب : ۷۔ ۸)

”اور اے نبی! اس عہد کو یاد رکھو جو ہم نے سب نبیوں سے لیا اور آپ سے بھی اور نوح، ابراہیم، موسیٰ، اور عیسیٰ بن مریم (علیہم السلام) سے بھی۔ ان سب سے ہم نے پختہ عہد لیا تھا، تاکہ اللہ سچے لوگوں سے سچائی کے بارے میں سوال کرے اور کافروں کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

اولوالعزم رسولوں میں سب سے افضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جو خاتم النبیین اور امام المتقین ہیں اور اولادِ آدم کے سردار ہیں، قیامت کے دن جب انبیاء اکٹھے ہوں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ان کے امام ہوں گے، جب ان کا وفد بنے گا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ان کے خطیب ہوں گے۔ آپ اس مقام محمود کے حامل ہیں جس پر پہلی اور پچھلی امتیں رشک کریں گی۔

پرچم حمد کے حامل، حوض کوثر کے مالک، روز قیامت لوگوں کی شفاعت کرنے والے اور صاحب وسیلہ وفضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے افضل کتاب اور اپنے دین کی سب سے اعلیٰ وارفع شریعت دے کر مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو سب سے بہترین امت قرار دیا، جو عالم انسانیت کے لیے برپا کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اور آپ کی امت کے اندر وہ تمام فضائل جمع کردئے جن کی بدولت آپ پیشروؤں میں ممتاز اور منفرد ہوگئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پیدا تو سب سے آخر میں ہوئی لیکن (قیامت کے دن) سب امتوں سے پہلے اٹھائی جائے گی، چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان وارد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم آخر میں آنے والے ہیں، مگر قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، فرق صرف اس قدر ہے کہ انہیں کتاب ہم سے پہلے دی گئی اور ہمیں ان سے پیچھے دی گئی، یہ ان کا دن ہے جس میں ان کا اختلاف ہوگیا (یعنی جمعہ کا دن) اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ دن بتادیا، اب لوگ اس بات میں بھی ہم سے پیچھے ہیں، چنانچہ دوسرا دن یہود کا اور تیسرا دن نصاریٰ کا پڑتا ہے۔''❶

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ .))❷

''میں پہلا شخص ہوں گا جو پھٹنے کے بعد زمین سے برآمد ہوں گا۔''

ایک دوسری حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((آتِي بَابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُوْلُ أَنَا مُحَمَّدٌ ، فَيَقُوْلُ: بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ .))❹

''میں جنت کے دروازہ پر آکر دروازہ کھولنے کا مطالبہ کروں گا، محافظ کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا، محمد ہوں، وہ کہے گا، آپ ہی کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے فضائل بے شمار ہیں، اللہ تعالیٰ نے بعثت کے وقت ہی سے آپ کو اپنے دوستوں اور دشمنوں کے درمیان فرق و امتیاز کرنے والا بنایا ہے، اس لیے کوئی شخص اس وقت تک ولی نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو کچھ آپ لائے ہیں اس پر ایمان نہ لائے اور ظاہر و باطن میں آپ کی اتباع نہ کرے۔

❶ بخاری: الجمعة، باب فرض الجمعة : ۸۷٦۔ والانبیاء، باب ماذکرعن بنی اسرائیل : ۳٤۸٦۔ ومسلم: الجمعة، باب هداية هذه الأمة ليوم الجمعة(۸۵۵)

❷ ترمذی: المناقب، مناقب عمربن الخطاب رضی اللہ عنه (۳٦۹۲) ابوداود: السنة، التخيير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام (٤٦۷۳) مسلم: (۲۲۷۸)

❹ مسلم: الایمان، قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اناأول الناس يشفع في الجنة، (۱۹۷)۔ مسنداحمد: (۱۳٦/۳)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوشخص اللہ تعالیٰ کی محبت اور ولایت کا دعویٰ کرے اور نبی کریم ﷺ کی پیروی نہ کرے، وہ اللہ کے دوستوں میں داخل نہیں، بلکہ آپ کی مخالفت کرنے والا اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور شیطان کے دوستوں میں داخل ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

(آل عمران: ۳۱)

''کہہ دیجئے، اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔''

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے امتحان کے لیے مذکورہ آیت نازل فرمائی، جس میں اس نے بیان کر دیا کہ جوشخص رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرے گا، اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھے گا، اور جوشخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا مدعی ہو اور نبی کریم ﷺ کی اتباع نہ کرے تو وہ اولیاء اللہ میں سے نہیں ہے اگرچہ بہت سارے لوگ اپنے یا دوسروں کے بارے میں یہ تصور رکھتے ہیں کہ وہ اولیاء اللہ میں سے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ اللہ کے ولی نہیں ہوتے۔ یہود و نصاریٰ بھی تو دعویدار ہیں کہ وہ اللہ کے (ولی) دوست اور محبوب ہیں، اور یہ کہ ان کے سوا کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگا' بلکہ وہ اس بات کے بھی دعویدار ہیں کہ وہ اللہ کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے ان تمام دعووں کی قلعی کھولتے ہوئے بیان فرمایا:

﴿قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوبِكُمْ ۖ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۚ﴾

(المائدة: ۱۸)

''کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کے ایسے ہی پیارے ہو تو وہ تمہیں تمہارے گناہوں کے عوض عذاب کیوں دے گا؟ نہیں، بلکہ تم اس کی مخلوق میں سے ایک انسان ہو۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿١١١﴾ بَلَىٰ مَنْ
أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿١١٢﴾ ﴾ (البقرة: ١١١۔ ١١٢)

''اور یہودی کہتے ہیں کہ یہود کے سوا اور نصرانی کہتے ہیں کہ نصاریٰ کے سوا جنت میں کوئی جانہ پائے گا، یہ ان کے اپنے خیالی پلاؤ ہیں۔ اے پیغمبر! ان سے کہہ دیجیے کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو، بلکہ سچی بات تو یہ ہے کہ جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور وہ نیکوکار بھی ہے تو اس کے لیے اس کے پروردگار کے یہاں اس کا اجر موجود ہے، اور آخرت میں ایسے لوگوں پر نہ کسی قسم کا خوف طاری ہوگا، اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر واداس ہوں گے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفار و مشرکین کا دعویٰ اور اس کی تردید

مشرکین عرب کا یہ دعویٰ تھا کہ مکہ مکرمہ میں رہنے اور بیت اللہ کے پڑوسی ہونے کی وجہ سے ہم اللہ کا کنبہ (خاندان) ہیں، اور اس کی وجہ سے وہ دوسروں پر اپنی بڑائی جتایا کرتے تھے ،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿٦٦﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿٦٧﴾﴾ (المومنون: ٦٦ـ ٦٧)

''میری آیتیں تو تمہارے سامنے پڑھی جاتی تھیں، پھر بھی تم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے بھاگتے تھے، اکڑتے، اینٹھتے، اسے چھوڑ دیتے تھے، جیسے وہ کوئی افسانہ گو ہو۔''

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ۭ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ﴿٣٠﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ نَشَاۗءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ ۙ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣١﴾ وَاِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَاۗءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٣٢﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَمَا لَهُمْ اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوْٓا اَوْلِيَاۗءَهٗ ۭ اِنْ اَوْلِيَاۗؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾﴾ (الانفال: ٣٠ـ ٣٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور (اے نبی! وہ وقت یاد کرو) جب کافر آپ کے متعلق خفیہ تدبیریں سوچ رہے تھے، کہ آپ کو قید کر دیں یا مار ڈالیں، یا جلاوطن کر دیں، وہ بھی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ بھی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ ہی سب سے اچھی تدبیر کرنے والا ہے۔ اور جب کافروں پر ہماری یہ آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو کہتے تھے کہ ہم نے یہ کلام سن لیا اگر ہم چاہیں تو ہم بھی ایسا کلام بنا سکتے ہیں، یہ تو وہی پرانے قصے ہیں اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب کافروں نے کہا تھا: اے اللہ! اگر یہی (دین) حق ہے جو تو تیری طرف سے ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا دے، یا ہمیں کسی المناک عذاب سے دوچار کر دے، حالانکہ یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ انہیں عذاب دے اور آپ ان میں موجود ہوں، اور نہ ہی یہ مناسب تھا کہ اللہ ایسے لوگوں کو عذاب دے جو توبہ واستغفار کرتے ہوں۔ اور اللہ ان لوگوں کو کیوں عذاب نہ دے جو دوسروں کو مسجد حرام سے روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے متولی نہیں، اس کے متولی تو وہی ہو سکتے ہیں جو متقی ہوں، لیکن ان میں سے اکثر لوگ یہ حقیقت نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ نے یہاں صاف صاف بیان کر دیا ہے کہ مشرکین میرے دوست نہیں اور نہ ہی میرے گھر کے دوست ہیں، اپنے والے تو وہ ہیں جو متقی اور پرہیز گار ہیں۔

بخاری و مسلم میں عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برملا فرماتے ہوئے سنا ہے:

((إِنَّ آلَ فُلَانٍ لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ (يَعْنِي طَائِفَةً مِنْ أَقَارِبِهِ إِنَّمَا وَلِيَّ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ.)) ❶

''فلاں لوگ (آپ کے اعزہ واقارب کی ایک جماعت کی طرف اشارہ ہے)

❶ بخاری: الادب، تبل الرحم ببلالها، (٥٩٩٠)، مسلم: الایمان، موالاة المومنين مقاطعة غيرهم والبراءة منهم ٢١٥، مسند احمد: (٢٠٣/٤)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دوست نہیں ہیں، میرا دوست تو اللہ ہے، اور پھر مومنین میں وہ لوگ ہیں جو صالح اور نیکوکار ہیں۔''

نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مطابق ہے:

﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ ﴾ (التحريم: ٤)

''اللہ تعالیٰ، جبریل علیہ السلام اور صالح مومن (سب نبی کے) مددگار ہیں، اور فرشتے بھی ان کے مددگار ہیں۔''

نیک مومن سے مراد وہ ہے جس کا شمار اہل ایمان نیکوکاروں میں ہو، اور اس صفت کے لوگ وہ مومن اور متقی ہیں جو اللہ کے دوست ہوتے ہیں، ان لوگوں میں حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم اور وہ تمام لوگ داخل ہیں جنہوں نے حدیبیہ میں درخت کے نیچے بیعت رضوان کا شرف حاصل کیا تھا، یہ لوگ تعداد میں چودہ سو (۱۴۰۰) تھے، اور وہ سب جنتی ہیں، جیسا کہ صحیح حدیث میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے:

((لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ .)) ❶

''درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے کوئی بھی جہنم میں نہ جائے گا۔''

اسی طرح ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((إِنَّ أَوْلِيَائِيَ الْمُتَّقُوْنَ أَيْنَ كَانُوْا أَوْ حَيْثُ كَانُوْا .)) ❷

''میرے اولیاء متقی لوگ ہیں، جہاں کہیں بھی ہوں اور جس حیثیت میں بھی ہوں۔''

بعض کفار جس طرح اللہ کے ولی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، حالانکہ وہ اللہ کے ولی نہیں ہوتے بلکہ دشمن ہوتے ہیں، اسی طرح بعض منافقین بھی اسلام کا اظہار کرتے ہیں، بظاہر لا

---

❶ مسلم: فضائل الصحابة، فضائل اصحاب الشجرة (٢٤٩٦) ابوداود: (٤٦٥٣)۔

❷ مسند احمد: (٥/٢٣٥) سند صحیح ہے، ابوداود: الفتن ولملاحم، ذكر الفتن ودلائلها (٤٢٤٢)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلٰــہَ اِلَّا اللّٰــہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی شہادت دیتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں بلکہ جن وانس سبھی کے رسول ہیں، مگران کا عقیدہ اس کے خلاف ہوتا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کو اللہ کا رسول نہیں سمجھتے، بلکہ بادشاہوں کی طرح ایک بادشاہ سمجھتے ہیں، جس کی لوگ اطاعت کیا کرتے تھے اور وہ لوگوں پر اپنے فکروخیال کا سکہ جماتے تھے۔ یا یہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ رسول اللہ تو ہیں لیکن وہ امیوں کے رسول ہیں اہل کتاب کے نہیں، جیسا کہ اکثر یہود ونصاریٰ کا یہی تصور ہے۔ یا یوں عقیدہ رکھتے ہیں کہ محمد (ﷺ) عامۃ الناس کے رسول ہیں، باقی جولوگ اللہ کے خاص اولیاء ہیں، ان کے رسول نہیں ہیں، اللہ کے یہ خاص اولیاء آپ کی رسالت کے محتاج نہیں ہیں، ان کو اللہ کی طرف جانے کا جو راستہ معلوم ہے وہ راستہ نبی کریم ﷺ کے راستہ سے ایک الگ شے ہے، جیسا کہ خضر (علیہ السلام) کا راستہ اور تھا اور موسیٰ (علیہ السلام) کا راستہ اور تھا۔ یا ان حضرات کا یہ تصور ہے کہ اللہ کے خاص اولیاء اللہ تعالیٰ سے وہ تمام چیزیں بلاواسطہ حاصل کر لیتے ہیں جن کی انہیں ضرورت ہوتی ہے اور جن سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں، یا کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ظاہری احکام دے کر بھیجے گئے تھے، ظاہری احکام میں تو وہ ان سے اتفاق کرتے ہیں، بلکہ باطنی اسرار وحقائق کا علم نہ تو آپ کو دیا گیا تھا، نہ ہی آپ ان سے واقف تھے۔ یا یہ کہتے ہیں کہ وہ خاص اولیاء رسول اللہ ﷺ کی بہ نسبت ان حقائق سے زیادہ باخبر ہیں، یا اتنے ہی باخبر ہیں جتنا کہ رسول اللہ ﷺ باخبر تھے، مگر یہ خبر اور واقفیت انہیں دوسرے طریقہ سے حاصل ہوئی ہے، اس طریقہ سے نہیں جس طریقہ سے آپ کو حاصل ہوئی تھی۔

اصحاب صفہ کے متعلق غلط فہمیاں:

مذکورہ حضرات میں کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اہل صفہ رسول اللہ ﷺ سے بے نیاز تھے، آپ ﷺ کی بعثت ان کی جانب سرے سے ہوئی ہی نہ۔ اسی طرح کچھ حضرات یہ تصور رکھتے ہیں کہ باطنی طور پر اہل صفہ کو اللہ تعالیٰ نے وہ سب کچھ وحی کے ذریعہ بتا دیا تھا جو شب معراج آپ ﷺ پر بذریعہ وحی ظاہر کیا گیا تھا، اس لیے اہل صفہ آپ کے ہم رتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے۔ ان حضرات کو فرط جہالت سے اتنا بھی سمجھنے کی توفیق نہ ہوئی کہ واقعہ اسراء تو مکہ میں ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿سُبۡحَٰنَ ٱلَّذِيٓ أَسۡرَىٰ بِعَبۡدِهِۦ لَيۡلٗا مِّنَ ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡحَرَامِ إِلَى ٱلۡمَسۡجِدِ ٱلۡأَقۡصَا ٱلَّذِي بَٰرَكۡنَا حَوۡلَهُۥ﴾ (الاسراء: ۱)

''پاک ہے وہ ذات جس نے ایک رات اپنے بندے کو مسجد الحرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی، جس کے ماحول کو ہم نے برکت دے رکھی ہے۔''

صفہ مدینہ میں نبی کریم ﷺ کی مسجد میں شمال کی طرف تھا، اس میں وہ مسافر اترا کرتے تھے جن کا نہ تو کوئی گھر ہوتا تھا اور نہ ہی کوئی دوست جس کے یہاں وہ مہمان بن کر قیام کر سکیں۔

مومنین ہجرت کر کے نبی کریم ﷺ کے یہاں آیا کرتے تھے، چنانچہ کسی کو کوئی جگہ مل جاتی تو وہاں اتر جاتا مگر جس کے لیے کوئی جگہ میسر نہ ہوتی تو مسجد میں قیام کرتا حتیٰ کہ اسے کوئی جگہ ہاتھ آ جاتی تو پھر اس جگہ وہ منتقل ہو جاتا۔

اہل صفہ کوئی متعین لوگ نہ تھے جن کا قیام ہمیشہ صفہ ہی پر ہوتا، بلکہ وہ کم وبیش ہوتے رہتے تھے۔ ایک شخص کچھ مدت کے لیے وہاں قیام کرتا، پھر وہاں سے چلا جاتا۔ جو لوگ صفہ میں اترتے تھے، وہ منجملہ مسلمان ہوتے، علمی اور دینی اعتبار سے انہیں کوئی امتیاز حاصل نہ تھا، بلکہ ان کے اندر تو وہ لوگ بھی ہوتے جو بعد میں اسلام سے پھر گئے تھے اور نبی کریم ﷺ نے انہیں قتل کیا تھا، جیسے قبیلہ عرینہ کے لوگ جنہیں مدینہ کی آب و ہوا راس نہ آئی (اور بیمار پڑ گئے) تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دودھ والی اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں، جب وہ اس علاج سے صحت یاب ہو گئے تو چرواہے کو قتل کر بیٹھے اور ریوڑ کو ہانک لے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، چنانچہ وہ پکڑ کر لائے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے، ان کی آنکھوں میں لوہے کی گرم سلائیاں پھرائی گئیں اور انہیں حرہ (سیاہ پتھروں کی زمین) میں چھوڑ دیا گیا، وہ لوگ پانی طلب کرتے مگر پانی نہیں دیا جاتا۔ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قصہ صحیح بخاری و مسلم میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ❶

اسی حدیث میں وارد ہے کہ وہ صفہ میں اترے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ صفہ میں اس طرح کے لوگ بھی آتے تھے۔ خیار مسلمین میں سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی وہاں قیام پذیر تھے، صفہ میں اترنے والوں میں یہ سب سے افضل تھے، پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ ابو ہریرہ اور دوسرے صحابۂ کرام تشریف لائے۔

ابو عبدالرحمٰن سلمی نے ''اصحاب صفہ کی تاریخ'' مرتب کی ہے، جس سے اس موضوع پر تفصیلی روشنی پڑتی ہے۔

---

❶ بخاری: الحدود، من لم یسق المرتدون (٦٨٠٤) مسلم: القسامة، حکم المحاربین والمرتدین (١٦٧١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصار اور بعض اکابر مہاجرین اصحاب صفہ میں نہ تھے

اولیاء، اقطاب اور ابدال کے سلسلہ میں وارد تمام حدیثیں صحیح نہیں ہیں:

انصار اور حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور عبیدہ بن الجراح وغیرہم رضی اللہ عنہم جیسے اکابر مہاجرین اصحاب صفہ میں داخل نہ تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام صفہ میں اترا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: ''یہ سات اکابر اقطاب میں کا ایک ہے'' مگر اس حدیث کے جھوٹا ہونے پر اہل علم کا اتفاق ہے، اگر چہ ابونعیم نے اسے ''حلیۃ الأولیاء'' میں بیان کیا ہے۔

اسی طرح اولیاء ❶، ابدال ❷، نقباء ❸، نجباء، ❹ اوتاد ❺ اور اقطاب ❻ کی تعداد کے

---

❶ **اولیـــاء**: ولی لغت میں قریب کو اور شرع میں اللہ کا علم رکھنے والے پیہم اس کی اطاعت کرنے والے اور اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنے والے کو کہتے ہیں۔ صوفیاء کی اصطلاح میں ولی اسے کہتے ہیں جس کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہو، اسے معصیت سے محفوظ رکھا ہو اور اسے بے یار و مددگار نہ چھوڑا ہو، حتیٰ کہ کمال میں اسے رجاء کے درجہ تک پہنچا دیا ہو۔

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ ''مجموع فتاویٰ'' ۱۱/ ۶۲ میں فرماتے ہیں کہ ''ولی'' ولاء سے مشتق ہے، جو قرب کے معنیٰ میں ہے، جس طرح کہ ''عدو'' (دشمن) عدء سے مشتق ہے، جو دوری کے معنیٰ میں ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا ولی وہ ہے جو اللہ سے قربت اختیار کرے، اللہ کی پسندیدہ اور اس کو راضی کر دینے والی چیزوں میں اس کی موافقت کرے اور اس کے اوامر کی بجا آوری کے ذریعہ اس کی قربت اختیار کرنے کی کوشش کرے۔

دیکھئے: تهذيب اللغة، ۱۵/ ٤٤٧، فتح الباری، اصطلاحات الصوفية للسمرقندی ص ۲۰۔

❷ **الأبدال**: تبدیل سے ماخوذ ہے، جس کے معنیٰ تبدیلی کے ہیں۔ صوفیاء کی اصطلاح میں ابدال کی تعداد سات ہے، جو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں، اور اپنا ہم شکل ایک جسم وہاں چھوڑ دیتے ہیں، اس طرح کہ کسی کو ان کی گم شدگی (چلے جانے) کا پتہ نہ چلے، یہ حضرات ابراہیم علیہ السلام کے قالب میں ہیں، یہ صوفیاء کی ⇦⇦⇦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق نبی کریم ﷺ سے جتنی بھی صحیح حدیثیں روایت کی گئی ہیں، جن میں ان کی تعداد چار یا سات یا بارہ، یا چالیس یا ستر یا تین سو تیرہ بتائی گئی ہے، یا یہ کہ قطب ایک ہے، تو ان میں سے کوئی حدیث بھی نبی کریم ﷺ سے صحیح سند سے ثابت نہیں ہے، اور ان الفاظ میں ''ابدال''

⇦⇦⇦ اصطلاح ہے، جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے جیسا کہ مولف رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے۔
دیکھئے: تهذيب اللغة، ١٤/١٣٢، اصطلاحات الصوفية للسمرقندى ص ٨۔

❸ **نقیب**: امین اور کفیل کے معنیٰ میں ہے، صوفیاء کی اصطلاح میں نقباء وہ لوگ ہیں جو اسم باطن کے ذریعہ بروئے کار آئے ہیں، چنانچہ انہوں نے لوگوں کے باطنی امور میں جھانک کر دیکھا اور پھر دلوں کے سربستہ راز نکال لائے، رازوں پر جو پردے پڑے ہوئے ہیں وہ ان کی نگاہوں سے ہٹ چکے ہیں، ان کی تعداد تین سو ہے۔ صوفیاء کی اس اصطلاح کی کوئی اصل نہیں ہے، اس لئے کہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔
دیکھئے: تهذيب اللغة، ٩/٢٩٧، كتاب التعريفات للجرجانى ص ٢٦٦۔

❹ **نجیب**: اعلیٰ حسب نسب والے کو کہتے ہیں، جو بزرگی میں اپنے باپ کے ہم پلہ ہو۔ تهذيب اللغة ١١/١٢٥۔
صوفیاء کی اصطلاح میں نجباء کی تعداد چالیس ہے، جو مخلوق کا بوجھ اٹھانے میں مصروف ہیں، ایسا ان کی فطری رحمت وشفقت کی وجہ سے ہے، یہ دوسروں کے حق ہی میں تصرف کیا کرتے ہیں۔ دیکھئے: التعريفات للجرجانى، ص ١٢٥۔

صوفیاء کی یہ اصطلاح بے بنیاد ہے، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، نیز شریعت کے مخالف بھی ہے، اس لئے کہ شریعت تو خود اپنے اور دوسروں کی مصلحت میں بھاگ دوڑ کا حکم دیتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ﴾ (الفرقان: ٢٠) ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے، سب کے سب کھانا بھی کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

❺ **وتد**: لغت میں اس لکڑی کو کہتے ہیں جو دیوار یا زمین میں گاڑ دی گئی ہو اس کی جمع اوتاد ہے، کہا جاتا ہے "وتدته" اى اثبتته، یعنی کسی چیز کو جڑ دیا یا بٹھا دیا۔ لسان العرب: ٣/٤٤٤۔
صوفیاء کی اصطلاح میں اوتاد وہ چار لوگ ہیں جو دنیا کے چار گوشوں پر متعین ہیں، یعنی مشرق ومغرب، شمال وجنوب میں اللہ تعالیٰ انہیں کے ذریعہ ان سمتوں کی حفاظت فرماتا ہے، کیونکہ وہ لوگ اللہ رب العلمین کے محل نظر ہیں۔ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بے بنیاد بات ہے، جیسا کہ مولف نے بیان کیا ہے۔ اصطلاحات الصوفية للسمرقندى ص ٧۔

❻ **القطب**: لغت میں اس لوہے کو کہتے ہیں جس کے اردگرد چکی گھومتی ہے، "قطب القوم" قوم کے سردار کو کہتے ہیں۔ تهذيب اللغة: (٩/٤) صوفیاء کی اصطلاح میں: وہ اکیلا شخص ہے جو ہر زمانہ میں تمام عالم کے مقابل اللہ تعالیٰ کے زاویۂ نگاہ میں ہوتا ہے، یہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے قالب میں ہوتا ہے، مولف رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ التعريفات للجرجانى ص ١٨٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سوا کوئی لفظ سلف صالحین کی زبان پر نہیں آیا۔

ان کے متعلق یہ بھی مروی ہے کہ وہ چالیس آدمی ہیں اور وہ شام میں ہیں ، یہ حدیث مسند احمد میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو سنداً منقطع ہے ثابت نہیں ہے، حالانکہ یہ بات مسلم ہے کہ حضرت علی اور جو صحابہ ان کے ساتھی تھے وہ حضرت معاویہ اور ان کے شامی ساتھیوں سے افضل تھے، یہ تو نہیں ہوسکتا کہ تمام لوگوں میں جو افضل ہوں وہ حضرت علی کے لشکر میں نہ ہوں اور حضرت معاویہ کے لشکر میں ہوں۔

صحیحین میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَمْرُقُ مَارِقَةٌ مِّنَ الدِّيْنِ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَقْتُلُهُمْ أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ .)) ❶

"مسلمانوں کے اختلاف کے وقت دین سے ایک جماعت نکل جائے گی ، جسے حق سے قریب ترین جماعت قتل کرے گی۔"

اس حدیث میں دین سے نکلنے والے جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، وہ حروری خوارج تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مسلمانوں کے درمیان اختلاف پیدا ہوا تو یہ دین سے نکل گئے تھے، جس پر حضرت علی اور ان کے ساتھیوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔

پس یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حضرت علی اور ان کے ساتھی حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں کی بہ نسبت حق سے زیادہ قریب تھے، تو پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ابدال اعلیٰ کو چھوڑ کر ادنیٰ لشکر میں شامل ہوں؟ اسی طرح وہ حدیث جسے بعض لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب کسی شاعر نے یہ اشعار پڑھے:

لَقَدْ لَسَعَتْ حَيَّةُ الْهَوٰى كَبِدِيْ
فَلَا طَبِيْبَ لَهَا وَلَا رَاقِيْ

---

❶ مسلم: الزکاۃ، ذکر الخوارج وصفاتهم (١٠٦٥)۔ بخاری میں يقتلهم اولى الطائفتين کے الفاظ نہیں ہیں، دیکھئے: بخاری: المناقب، علامت النبوة فى الاسلام (٣٦١١)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا الْحَبِیْبُ الَّذِیْ شَغَفْتُ بِہٖ
فَعِنْدَہٗ رُقْیَتِیْ وَتِرْیَاقِیْ

''محبت کا سانپ میرے دل کو ڈس گیا ہے، اس کا علاج نہ طبیب سے ہو سکتا ہے نہ جھاڑ پھونک سے، ہاں اگر کسی سے اس کا علاج ممکن ہے تو وہ محبوب ہے جس پر میں شیدا ہوں، اسی کے پاس میرا جھاڑ پھونک اور اسی کے پاس میرے زہر کا تریاق ہے۔''

تو ان اشعار کو سن کر نبی کریم ﷺ پر وجد طاری ہو گیا، حتیٰ کہ آپ کے دوش مبارک سے چادر گر پڑی۔ علماء حدیث نے باتفاق اس واقعہ کو جھوٹا کہا ہے۔

اس سے بھی زیادہ جھوٹی بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے کپڑے پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور اس میں سے ایک ٹکڑا اٹھا کر جبریل علیہ السلام نے عرش پر لٹکا دیا۔ یہ اور اس طرح کی حدیثیں کہ مزاج شناس نبوت کے نزدیک ان کا جھوٹا ہونا بالکل ظاہر ہے۔

اسی طرح ایک روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہم باتیں کرتے تھے اور میں ان دونوں کے درمیان زنگی (حبشی) کی طرح ہوتا تھا۔''

محدثین کے نزدیک باتفاق یہ جھوٹی اور موضوع حدیث ہے۔

ہماری اس گفتگو کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص ظاہر میں رسالت عامہ کا اقرار کرے اور باطن میں اس کا عقیدہ اس کے برعکس ہو تو وہ منافق ہے، اور اگر وہ باطن میں نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا منکر ہونے کے باوجود اپنے یا اپنی طرح کے دوسرے آدمیوں کو اولیاء اللہ سمجھے تو اس کی وجہ یا تو دشمنی اور بغض و عناد ہے یا جہالت ہے، جیسا کہ بہت سارے یہود و نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ وہ اولیاء اللہ ہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، لیکن وہ کہتے ہیں کہ آپ اہل کتاب کی طرف نہیں لیکن دوسرے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں ہم پر ان کی اتباع لازم نہیں ہے، اس لیے کہ ہمارے یہاں ان سے پہلے رسول آ چکے ہیں، اس لیے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام کے تمام لوگ اپنے اور اپنی جماعت کے متعلق اولیاء اللہ ہونے کے مدعی ہوئے سب کے سب کافر ہیں، اولیاء اللہ تو وہ ہیں جن کی خوبیاں خود اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں بیان کر دی ہے:

﴿أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ الَّذِينَ ءَامَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾﴾ (یونس: ٦٢۔ ٦٣)

''سن لو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے، جو لوگ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔''

تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے:

ایمان کی ضروری شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور قیامت کے دن پر ایمان ہو۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیے گئے سارے رسول اور اس کی طرف سے نازل کردہ تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُولُوٓا ءَامَنَّا بِاللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَٰعِيلَ وَإِسْحَٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُۥ مُسْلِمُونَ ﴿١٣٦﴾ فَإِنْ ءَامَنُوا بِمِثْلِ مَآ ءَامَنتُم بِهِۦ فَقَدِ اهْتَدَوا ۖ وَّإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾﴾ (البقرة: ١٣٦، ١٣٧)

''مسلمانو! تم یہود و نصاریٰ کو یہ جواب دو کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں، اور قرآن پر اور جو ہم پر اترا اس پر، اور جو صحیفے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق و یعقوب اور اولاد (یعقوب علیہم السلام) پر اترے ان پر، اور موسیٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) کو جو کتاب ملی اس پر، اور جو دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب سے جو ملا اس پر، ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پیغمبروں میں سے کسی ایک میں بھی کسی طرح کا فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی ایک اللہ کے فرمانبردار ہیں، تو اگر تمہاری طرح یہ لوگ بھی انہیں چیزوں پر ایمان لے آئیں جن پر تم ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے ، اور اگر انحراف کریں تو سمجھو کہ وہ تمہاری ضد پر ہیں۔ تو اے پیغمبر ان کے شر سے اللہ کا حفظ و امان آپ کے لیے کافی ہوگا، اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔“

اور فرمایا:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۭ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۣ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۣ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ڭ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۪ وَاغْفِرْ لَنَا ۪ وَارْحَمْنَا ۪ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾ (البقرة: ٢٨٥ـ ٢٨٦)

”رسول پر جو کچھ ان کے رب کی طرف سے نازل ہوا، اس پر وہ خود بھی ایمان لائے اور سب مومن بھی ایمان لائے۔ یہ سب اللہ، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لائے۔ (کہتے ہیں) ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی میں بھی فرق نہیں کرتے ہیں، ہم نے احکام سنے اور اطاعت قبول کی۔ اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت چاہتے ہیں اور تیری طرف لوٹ جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا، جو اچھے کام کرے گا اسے اس کا اجر ملے گا اور جو برا کام کرے گا تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو جائے تو ہم پر گرفت نہ فرما، اے ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب! ہم پر اتنا بھاری بوجھ نہ ڈال جتنا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے ہمارے ربّ! جس بوجھ کو اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں وہ ہم پر نہ ڈال۔ ہم سے درگزر فرما، ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مولا ہے لٰہذا کافروں کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔"

اور اسی سورہ کے شروع میں فرمایا:

﴿ الٓمٓ ۝١ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝٢ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنفِقُونَ ۝٣ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝٤ أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّن رَّبِّهِمْ ۖ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝٥ ﴾ (البقرة: ١ ـ ٥)

"الٓمٓ یہ کتاب ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں ہے، اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، صلاۃ قائم کرتے ہیں، اور جو ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، نیز وہ آپ ﷺ کی طرف نازل شدہ (وحی) پر ایمان لاتے ہیں اور اس پر بھی جو آپ ﷺ سے پہلے اتاری گئی، اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں، ایسے ہی لوگ اپنے رب کی طرف سے (نازل شدہ) ہدایت پر ہیں اور ایسے ہی لوگ فلاح یاب ہیں۔"

پس ایمان کے لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انسانوں اور جنوں کی طرف بھیجا ہے، جو شخص آپ کی لائی ہوئی شریعت اور احکام پر ایمان نہ لائے وہ سرے سے مومن ہی نہیں ہے، چہ جائیکہ اللہ تعالیٰ کے متقی اور اولیاء میں سے ہو۔ اور جو شخص آپ کی لائی ہوئی شریعت کے بعض حصوں پر ایمان لائے اور بعض کا انکار کرے تو وہ بھی کافر ہے، مومن نہیں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ﴿١٥٠﴾ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ﴿١٥١﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٥٢﴾﴾ (النساء: ١٥٠، ١٥٢)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم فلاں رسول پر تو ایمان لاتے ہیں اور فلاں کا انکار کرتے ہیں، اور یہ چاہتے ہیں کہ کفر اور ایمان کے درمیان (ایک تیسری) راہ نکالیں، ایسے ہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں، ان میں سے کسی میں تفریق نہیں کرتے، ایسے لوگوں کو اللہ ان کے اجر عطا فرمائے گا، اور اللہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے میں یہ بات بھی داخل ہے کہ انسان آپ کو اللہ اور اس کی مخلوق کے مابین اوامر ونواہی، وعد و وعید اور حلال وحرام کی تبلیغ کا ذریعہ سمجھے۔ حلال وہی ہے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ حلال قرار دیں، اور حرام وہی ہے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ حرام ٹھہرائیں۔ دین وہی ہے جسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع قرار دیا ہو۔ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ کسی ولی کو محمد ﷺ کی پیروی کے بغیر اللہ تعالیٰ کی طرف جانے کا راستہ معلوم ہے تو وہ کافر ہے، شیطان کا دوست ہے۔

رہا اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوقات کو پیدا کرنا، انہیں روزی دینا، ان کی دعائیں قبول کرنا اور ان کے دلوں کو ہدایت دینا، دشمنوں پر انہیں فتح دینا اور دیگر تمام امور جو جلب منفعت اور دفع مضرت سے تعلق رکھتے ہیں، سب کے سب صرف اللہ واحد کے اختیار میں ہیں۔ جن اسباب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وذرائع سے وہ چاہے انہیں انجام دیتا ہے، اس طرح کی چیزوں میں رسولوں کے واسطہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔

جو شخص اللہ کا ذکر نہ کرے وہ شیطان کا ولی ہے:

محمد ﷺ کے لائے ہوئے دین و شریعت پر عدم ایمان کفر ہے، گو کوئی شخص زہد و عبادت اور علم میں خواہ کتنا ہی بلند مقام حاصل کر لے، اگر محمد ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہ لائے تو وہ مومن نہیں ہے، اور نہ ہی اللہ کا ولی ہے، علمائے یہود و نصاریٰ میں بھی تو اصحابِ علم اور عابد وزاہد تھے، اسی طرح ترکی اور ہندوستان وغیرہ کے مشرکین میں بھی علماء اور عبادت گزار لوگ موجود ہیں۔ ہندوستان اور ترکی میں بڑے بڑے حکماء ہیں جو صاحب علم ہیں یا اپنے دین کے مطابق زہد وعبادت میں مشغول ہیں، مگر محمد ﷺ کی تمام باتوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں، لہٰذا وہ کافر ہیں، اللہ کے دشمن ہیں، گو ان کے فرقہ کے لوگ انہیں اللہ والے کیوں نہ سمجھتے ہوں جیسا کہ حکمائے ایران اور مجوسی سب کافر تھے۔

اسی طرح ارسطو جیسے حکمائے یونان بھی مشرک تھے، اصنام اور کواکب پرست تھے، ارسطو عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے تین سو سال پہلے گزرا ہے، وہ سکندر بن فلپس مقدونی کا وزیر تھا، روم و یونان کی تاریخیں اس سے ملتی ہیں، یہود و نصاریٰ بھی اسی سے اپنی تاریخ لکھتے ہیں۔ یہ سکندر وہ ذوالقرنین نہیں ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ارسطو ذوالقرنین کا وزیر تھا، چونکہ ذوالقرنین کو بھی کبھی کبھی سکندر کے نام سے پکارا جاتا تھا، اس لیے ان لوگوں کو دھوکہ ہوا کہ سکندر مقدونی ہی سکندر ذوالقرنین ہے، ابن سینا اور ایک جماعت کا یہی خیال ہے، حالانکہ یہ غلط ہے۔ مشرک سکندر جس کا وزیر ارسطو تھا کا زمانہ ذوالقرنین کے بعد کا ہے، اس نے نہ وہ معروف دیوار بنائی تھی، نہ ہی یاجوج ماجوج کے ملک پہنچا تھا، یہ وہ سکندر ہے جس کے وزیروں میں شامل ارسطو روم کی مشہور و معروف تاریخ اسی سے لیا کرتا تھا۔

عرب، ہند، ترکی اور یونان وغیرہ کے بعض مشرکین علم وزہد اور عبادت میں شاد کام تھے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ پیغمبروں کی اتباع نہیں کرتے تھے، نہ ان کی لائی ہوئی شریعتوں کو مانتے تھے، نہ ہی پیشین گوئیوں کی تصدیق کرتے تھے، اور نہ ہی جو حکم وہ دیتے تھے ان کی وہ اطاعت کرتے تھے، یہ لوگ نہ ہی مومن تھے، نہ ہی اللہ والے، ان سے تو شیطانوں کا اتصال (رابطہ) تھا جو ان پر اترتے تھے، پھر یہ (مشرکین) لوگوں کو بعض باتوں کی خبر دیتے تھے اور ان کے کچھ خوارق ❶ تصرفات تھے، جن کا تعلق سحر کاری سے تھا، ان کا شمار ان سادھوؤں اور ساحروں میں تھا جن کے یہاں شیاطین آیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾ يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾﴾

(الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۳)

---

❶ **خارق عادت**: ہر وہ عمل جو انسانوں کے نزدیک مانوس و معروف عادات واطوار کے مخالف ہو، پس اگر یہ چیز نبی کے ذریعہ ظہور پذیر ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں، اور اس کے ساتھ چیلنج بھی ہوتا ہے، اور کوئی دوسرا شخص اس طرح دکھلانے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کی مختلف قسمیں ہیں، مولف رحمہ اللہ نے کتاب کے آخر میں نبی کریم ﷺ کے بعض معجزات کا ذکر کیا ہے۔

اگر یہ خارق عادت (عام معروف و مانوس طور طریقہ کے خلاف چیز) اولیاء اللہ میں سے کسی ولی کے ذریعہ ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں، اور اس کے ساتھ چیلنج نہیں ہوتا، مولف رحمہ اللہ نے کتاب کے آخر میں صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین اور ان کے بعد کے اولیاء کی بعض کرامتوں کو بیان کیا ہے۔ اور اگر یہ خارق عادت شیطان کے اولیاء میں سے کسی ولی کے ذریعہ ظاہر ہو تو حقیقت میں یہ چیز خارق عادت نہیں ہوتی۔ پس یا تو دھوکا ہوگا، یا حیلہ یا تخیل ہوگا، یا ایسے کام ہوں گے جنہیں شیطان انجام دیتا ہے، جیسے جادوگروں اور مکاروں کے ہاتھوں کوئی چیز ظاہر ہوتی ہے، مولف رحمہ اللہ نے کتاب کے آخر میں اس کی مختلف قسمیں بیان کی ہے۔ مخاطبہ، مکاشفہ، اور مشاہدہ بھی مذکورہ بالا اشیاء کے ضمن میں داخل ہیں، پس اگر اس خارق عادت کا تعلق دیکھنے (مشاہدہ) سے ہو، اس طرح کہ انسان خواب یا بیداری میں ایسی چیزیں دیکھے جنہیں دوسرے لوگ نہیں دیکھتے تو وہ مشاہدہ کہلاتی ہیں، اور اگر بندہ وحی یا الہام یا سچی فراست کے ذریعہ وہ باتیں جان لے جنہیں دوسرے لوگ نہیں جان سکتے تو یہ مکاشفہ کہلائے گا، اور کبھی مذکورہ بالا تمام چیزوں کو ہی کشف اور مکاشفہ کا نام دے دیا جاتا ہے، یعنی کہ یہ چیزیں اس بندے کے لئے کھول دی گئی ہیں۔

خارق عادت امور کی یہ تقسیم بہت سارے متاخرین نے کی ہے، مگر ائمہ متقدمین میں سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دوسرے لوگوں نے معجزہ کا اطلاق ہر خارق عادت عمل پر کیا ہے، اور اسے آیات (نشانی) کا نام دیا ہے۔ دیکھئے: التعریفات للجرجانی ص ۱۸۴، مجموع فتاوی ابن تیمیہ ۱۱/۳۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں ، وہ ہر ایک جھوٹے ، گنہ گار پر اترتے ہیں ، اچٹتی ہوئی سنی سنائی پہنچادیتے ہیں ، اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔''

وہ تمام حضرات جو کشف وکرامات اور خارق عادات کے دعویدار ہیں، پیغمبروں کی اتباع نہ کریں تو ان کا جھوٹ بولنا اور ان سے شیطانوں کا جھوٹی باتیں کرنالازم ہے۔شرک ، ظلم ، بے حیائی کی باتوں ، مبالغہ آرائی ، بدعات وخرافات اور فسق وفجور سے ان کے اعمال کا آلودہ ہونا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ ان پر شیطان اترتے ہیں اور ان کے دوست بن جاتے ہیں ، پس وہ شیطان کے اولیاء ہیں نہ کہ رحمان کے اولیاء، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ﴾

(الزخرف : ٣٦)

''اور جو شخص رحمان کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں، وہی اس کا ساتھی ہوتا ہے۔''

ذکر رحمٰن کا مفہوم:

رحمٰن کا ذکر وہی ذکر ہے جسے دے کر رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا گیا ہے ، اور وہ ذکر قرآن کریم ہے، جو شخص قرآن کو نہ مانے ، اس کی باتوں کو سچا نہ سمجھے ، اس کے حکم کو واجب نہ سمجھے ، وہ اس سے اعراض کرتا ہے، اس لیے اس پر شیطان مسلط کر دیا جاتا ہے، جو اس کے ساتھ ساتھ رہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۞﴾

(الانبیاء: ٥٠)

''اور یہ نصیحت وبرکت والا قرآن بھی ہم نے نازل کیا ہے ، تو کیا تم اس کا انکار کرو گے۔''

اور فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿١٢٦﴾﴾

(طه: ١٢٤، ١٢٦)

''اور جس نے ہماری یاد سے روگردانی کی تو اس کی زندگی تنگی میں گزرے گی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے، وہ کہے گا اے رب! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا، حالانکہ میں تو دنیا میں اچھا خاصا دیکھتا بھالتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اسی طرح ہونا چاہیے تھا، دنیا میں تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تو نے اسے بھلا دیا، (ان کی کچھ خبر نہ لی) تو آج تو بھی بھلا دیا جائے گا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آیات ہیں، اسی لیے اگر کوئی شخص اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا رات دن ذکر کرتا رہے اور ساتھ ہی انتہا درجہ کا عابد وزاہد بھی ہو اور عبادت میں حد سے آگے نکل جائے۔ لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے اس ذکر کی اتباع نہ کرے جو اس نے نازل فرمایا یعنی ''قرآن عزیز'' تو اس کا شمار شیطان کے دوستوں میں سے ہے، خواہ ہوا میں اُڑتا پھرے، یا پانی پر چلا کرے، کیوں کہ ہوا میں اسے شیطان ہی اڑا کر لے جاتا ہے۔ ❶

❶ مجموع فتاویٰ: (۱۱/۴۴۵) تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری فصل:

منافقین کی نشانیاں اور چند جاہلی اعمال

ایمان ونفاق شخص واحد میں:

بعض لوگوں میں ایمان تو ہوتا ہے، لیکن ان میں کچھ حصہ نفاق کا بھی موجود ہوتا ہے، جیسا کہ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ .)) [1]

''جس شخص میں یہ چار عادتیں ہوں وہ خالص منافق ہے، اور جس کے اندران میں کی کوئی ایک عادت ہو اس میں نفاق کی ایک عادت ہوگی، جب تک کہ اسے ترک نہ کردے:

(۱) بات کرے تو جھوٹ بولے

(۲) وعدہ کرے تو پورا نہ کرے

(۳) امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور

(۴) معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے۔''

صحیحین ہی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اَلْإِيمَانُ بِضْعٌ وَّ سِتُّونَ أَوْ بِضْعٌ وَّ سَبْعُونَ شُعْبَةً ، أَعْلَاهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَدْنَاهَا: إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ ،

---

[1] بخاری: الایمان، علامات النفاق: ۳۴۔ مسلم: الایمان، بیان خصال المنافق: ۵۸۔ اذا أئتمن کا لفظ مسلم میں نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْحِیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِیْمَانِ .)) ❶

''ایمان کی ساٹھ سے کچھ زیادہ یا ستر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں، سب سے بلند (شاخ) شعبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہنا ہے، اور سب سے ادنیٰ شعبہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے، اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔''

پس نبی کریم ﷺ کے بیان کے مطابق جس شخص مذکورہ عادتوں میں سے کوئی ایک عادت پائی جائے گی تو اس میں نفاق کی ایک عادت ہوگی، جب تک کہ اسے ترک نہ کر دے۔

اور صحیحین میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے جو بہترین مومن تھے فرمایا:

((اِنَّكَ امْرُءٌ فِیْكَ جَاهِلِیَّةٌ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَعَلٰی كِبَرِ سِنِّیْ؟ قَالَ: نَعَمْ .)) ❷

''تم میں جاہلیت کا اثر ہے، ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس درجہ عمر رسیدہ ہونے کے بعد بھی مجھ میں جاہلیت کا اثر باقی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!''

اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ فِیْ أُمَّتِیْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ: اَلْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ، وَ الطَّعْنُ فِی الْأَنْسَابِ، وَالنِّیَاحَةُ عَنِ الْمَیِّتِ، وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ .)) ❸

''میری امت میں چار باتیں جاہلیت کی ہوں گی: حسب (خاندانی شرف) پر فخر کرنا، نسب میں طعنہ زنی کرنا، میت پر نوحہ کرنا اور ستاروں سے بارش طلب کرنا۔''

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

---

❶ بخاری: الایمان، أمور الایمان (۹) مسلم: الایمان، بیان عدد شعب الایمان (۳۵)

❷ بخاری: الادب، ماینهی عن السباب، مسلم: الایمان، اطعام المملوك.

❸ بخاری: الایمان، علامات المنافق، مسلم: الایمان، بیان خصال المنافق (۵۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’منافق کی تین علامتیں ہیں:

۱۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے،

۲۔ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے،

۳۔ اور جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔

صحیح مسلم میں اتنا اضافہ ہے کہ اگرچہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور مسلمان ہونے کا دعویدار ہو۔‘‘ ❶

بخاری میں ابن ابی ملیکہ کا یہ قول مذکور ہے:

((أَدْرَكْتُ ثَلَاثِيْنَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كُلُّهُمْ يَخَافُ النِّفَاقَ عَلٰى نَفْسِهٖ .)) ❷

’’مجھے محمد ﷺ کے تیس صحابہ کرام کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہے، ان میں سے ہر ایک اپنے اوپر نفاق کا اندیشہ رکھتا تھا۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٦٦﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّااتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ﴾ (آل عمران: ١٦٦، ١٦٧)

’’اور تمہیں جو کچھ اس دن پہنچا جس دن دو جماعتوں میں مڈبھیڑ ہوئی تھی، وہ سب اللہ کے حکم سے تھا، اور اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو ظاہری طور پر جان لے، اور منافقوں کو بھی معلوم کر لے، جن سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی

---

❶ بخاری: الایمان، علامات النفاق: ٣٤۔ مسلم: الایمان، بیان خصال المنافق: ٥٨۔ کا لفظ مسلم میں نہیں ہے۔

❷ بخاری: الایمان، خوف المومن من أن یحبط عمله وهو لا یشعر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ میں جہاد کرو، یا کافروں کو ہٹاؤ، تو وہ کہنے لگے کہ اگر ہم لڑائی جانتے ہوتے تو ضرور ساتھ دیتے، اس دن وہ بہ نسبت ایمان کے کفر سے بہت قریب تھے۔"

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو ایمان کے بالمقابل کفر سے قریب تر قرار دیا ہے، معلوم ہوا کہ ان میں کفر اور ایمان ملا جلا ہے، اور ان کا کفر قوی تر ہے۔ بعض میں کفر وایمان مخلوط ہوتے ہیں ، مگر ایمان قوی تر ہوتا ہے۔ اور جب ولی اللہ مومنین ومتقین ہی ٹھہرے تو ظاہر ہے کہ بندے کا ایمان وتقویٰ جس قدر زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے اس کی ولایت میں اضافہ ہوگا۔

پس جو شخص ایمان وتقویٰ میں کامل تر ہوگا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی دوستی اور ولایت کامل تر ہوگی ، اللہ تعالیٰ کی دوستی میں بعض دوسروں پر اتنی ہی فضیلت رکھتے ہیں جتنی فضیلت انہیں ایمان وتقویٰ میں حاصل ہے، اسی طرح لوگ اللہ سے دشمنی رکھنے میں بھی اتنا ہی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں، جتنا وہ کفر ونفاق میں بڑھے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَإِذَا مَآ أُنزِلَتْ سُورَةٌ فَمِنْهُم مَّن يَقُولُ أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِۦٓ إِيمَٰنًا ۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ فَزَادَتْهُمْ إِيمَٰنًا وَهُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿١٢٤﴾ وَأَمَّا ٱلَّذِينَ فِى قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا إِلَىٰ رِجْسِهِمْ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ كَٰفِرُونَ ﴿١٢٥﴾﴾ (التوبة: ١٢٤۔١٢٥)

"اور جس وقت کوئی سورت نازل کی جاتی ہے، تو منافقوں میں سے بعض لوگ ایک دوسرے سے پوچھنے لگتے ہیں کہ بھلا اس سورت نے کس کا ایمان بڑھا دیا، تو جو پہلے سے ایمان والے ہیں اس سورت نے ان کا تو ایمان بڑھا دیا اور وہ اپنی جگہ خوشیاں مناتے ہیں اور جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے اس سورت نے ان کی پچھلی خباثت پر ایک اور خباثت بڑھائی اور یہ لوگ کفر ہی کی حالت میں مر گئے۔"

اور فرمایا:

﴿إِنَّمَا ٱلنَّسِىٓءُ زِيَادَةٌ فِى ٱلْكُفْرِ﴾ (التوبة: ٣٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بیشک مہینوں کا آگے پیچھے ہٹا دینا ایک مزید کافرانہ حرکت ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾﴾

(محمد: ۱۷)

''اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں، قرآن سننے سے ان کو اور زیادہ ہدایت ملتی ہے، اور اللہ تعالیٰ انہیں پرہیزگاری کی توفیق دیتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارے میں فرمایا:

﴿فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا﴾ (البقرۃ: ۱۰)

''ان کے دلوں میں بیماری پہلے سے تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی بیماری کو اور بڑھا دیا۔''

اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ ایک شخص میں اس کے ایمان کے مطابق اللہ تعالیٰ کی دوستی بھی ہوتی ہے اور کفر کے بقدر اس کے اندر اللہ تعالیٰ کی دشمنی بھی ہوتی ہے، ارشاد ہے:

﴿وَّ یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا﴾ (المدثر: ۳۱)

''(ان باتوں سے) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ایمان بڑھاتا ہے، جن میں پہلے سے ایمان ہو۔''

اور فرمایا:

﴿لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ﴾ (الفتح: ۴)

''تاکہ وہ اپنے ایمان کے ساتھ مزید ایمان کا اضافہ کر لیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل:

اولیاء اللہ کے طبقے

اولیاء اللہ کے دو طبقے ہیں:

(۱) سابقین مقربین (۲) اصحاب یمین مقتصدین۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی جگہوں پر، سورہ واقعہ کے شروع میں، اس کے آخر میں، سورہ نساء، سورہ المطففین اور سورہ فاطر میں ان کا تذکرہ کیا ہے، سورۂ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کبریٰ کا ذکر پہلے حصہ میں اور قیامت صغریٰ کا ذکر آخر حصہ میں فرمایا ہے:

﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَاءً
مُّنْبَثًّا ۝٦ وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝٧ فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ
الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝٩ وَالسَّابِقُونَ
السَّابِقُونَ ۝١٠ أُولَٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ۝١١ فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْأَوَّلِينَ ۝١٣ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝١٤﴾ (الواقعة: ١ ـ ١٤)

''جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی، اور اس کے واقع ہونے میں کچھ بھی خلاف نہیں، اس وقت لوگوں کا فرق مراتب ظاہر ہوگا، بعضوں کو نیچا دکھائے گی اور بعضوں کے درجے بلند کرے گی، اور واقع ہوگی اس وقت جب کہ زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی، اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دئے جائیں گے، مثل وہ پراگندہ غبار کے ہو جائیں گے اور اس وقت تم لوگوں کی بھی تین قسمیں ہوں گی، ایک تو داہنے ہاتھ والے، سو داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا۔ اور ایک بائیں ہاتھ والے، سو بائیں ہاتھ والوں کا کیا ہی برا حال ہے اور تیسرے جو سامنے آگے بٹھائے گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ، سو یہ آگے ہی بٹھانے کے قابل ہیں ، یہ بارگاہ الٰہی کے مقرب ہیں ، ان کو بہشت کے آرام و آسائش کے باغوں میں جگہ دی جائے گی ، اور اس گروہ میں اگلے لوگوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلے لوگوں میں سے تھوڑے۔"

جب قیامت کبریٰ واقع ہوگی تو لوگوں کی تقسیم مذکورہ بیان کے مطابق ہوگی ، اس قیامت کبریٰ میں اللہ تعالیٰ پہلے لوگوں اور پچھلے لوگوں کو جمع کرے گا ، جیسا کہ قرآن کریم میں کئی جگہوں پر وارد ہے ، پھر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ سورت کے آخر میں فرمایا:

﴿ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَ اَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّ رَيْحَانٌ ۙ وَّ جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَ اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾ ﴾

(الواقعۃ: ۸۳۔ ۹۶)

"پس جب کہ جان بدن سے کھنچ کر گلے میں آپہنچے ، اور تم اس وقت آنکھوں سے دیکھتے رہو ، اور کچھ نہ کرسکو ، اور ہم تم تیمارداروں کی بہ نسبت اس جاں بہ لب سے زیادہ قریب ہیں ، مگر تم نہیں دیکھ سکتے ، پس اگر تم کسی کے زیر فرمان نہیں ، اور خود اختیاری کے دعویٰ میں سچے ہو تو ذرا اس روح کو تو لوٹاؤ ، پس اگر کوئی بارگاہ الٰہی کے مقربوں میں سے ہے تو اس کے لیے آرام و آسائش ہے ، اور بافراغت روزی اور آرام والی جنت ہے ، اور اگر وہ داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے تو اس سے کہا جائے گا کہ اے شخص جو داہنے ہاتھ والوں میں سے ہے ، تجھ پر سلام ، اور اگر جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہے ، تو کھولتے ہوئے گرم پانی سے ضیافت ہے ، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرکار جہنم میں دھکیل دیا جائے گا، بیشک آخرت کا یہ حال جو بیان کیا گیا ہے بالکل سچ اور یقینی ہے، پس تو اپنے عظیم الشان رب کی تسبیح بیان کر۔''

سورۂ دہر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّا هَدَيْنَٰهُ ٱلسَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝٣ إِنَّآ أَعْتَدْنَا
لِلْكَٰفِرِينَ سَلَٰسِلَا۟ وَأَغْلَٰلًا وَسَعِيرًا ۝٤ إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن
كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝٥ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ ٱللَّهِ
يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝٦ يُوفُونَ بِٱلنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُۥ
مُسْتَطِيرًا ۝٧ وَيُطْعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝٨
إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ ٱللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَآءً وَلَا شُكُورًا ۝٩ إِنَّا
نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝١٠ فَوَقَىٰهُمُ ٱللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ
ٱلْيَوْمِ وَلَقَّىٰهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝١١ وَجَزَىٰهُم بِمَا صَبَرُوا۟ جَنَّةً
وَحَرِيرًا ۝١٢ مُّتَّكِـِٔينَ فِيهَا عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا
زَمْهَرِيرًا ۝١٣ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلًا ۝١٤
وَيُطَافُ عَلَيْهِم بِـَٔانِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ﴾ (الدهر: ۳۔ ۱۵)

''ہم نے یقیناً اسے راہ دکھلا دی، اب خواہ وہ شکرگذار بنے یا ناشکرا بن جائے، بلاشبہ ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں، طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے، بلاشبہ نیک لوگ (آخرت میں) شراب کے ایسے جام پئیں گے، جن میں کافور کی آمیزش ہوگی، وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے، اور جہاں چاہیں گے اس کی شاخیں نکال لیں گے، جو اپنی نذریں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی آفت ہر سو پھیل جانے والی ہے، اور خود کھانے کی محبت کے باوجود مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلا دیتے ہیں، (اور انہیں کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لیے کھلاتے ہیں، ہم تم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ، ہمیں اپنے رب سے اس دن کا ڈر لگتا ہے
جو چہروں کو کریہہ اور (دلوں کو) مضطر کرنے والا ہوگا ، چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں
کو اس دن شر سے بچالے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا ، اور صبر کے بدلے انہیں
جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے گا۔وہ اس میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں
گے، نہ اس میں سخت دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی۔اور اس کے سائے ان پر
جھکے ہوئے ہوں گے اور اس کے خوشے تابع کردیے جائیں گے، خوب تابع کیا
جانا۔اور ان پر چاندی کے برتن اور آبخورے پھرائے جائیں گے۔''

اسی طرح سورہ المطفّفین میں فرمایا:

﴿كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْفُجَّارِ لَفِى سِجِّينٍ ۝٧ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا سِجِّينٌ ۝٨
كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ۝٩ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝١٠ ٱلَّذِينَ يُكَذِّبُونَ
بِيَوْمِ ٱلدِّينِ ۝١١ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِۦٓ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝١٢ إِذَا تُتْلَىٰ
عَلَيْهِ ءَايَٰتُنَا قَالَ أَسَٰطِيرُ ٱلْأَوَّلِينَ ۝١٣ كَلَّا ۖ بَلْ ۜ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم
مَّا كَانُوا۟ يَكْسِبُونَ ۝١٤ كَلَّآ إِنَّهُمْ عَن رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝١٥
ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُوا۟ ٱلْجَحِيمِ ۝١٦ ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا ٱلَّذِى كُنتُم بِهِۦ
تُكَذِّبُونَ ۝١٧ كَلَّآ إِنَّ كِتَٰبَ ٱلْأَبْرَارِ لَفِى عِلِّيِّينَ ۝١٨ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا
عِلِّيُّونَ ۝١٩ كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ۝٢٠ يَشْهَدُهُ ٱلْمُقَرَّبُونَ ۝٢١ إِنَّ ٱلْأَبْرَارَ لَفِى
نَعِيمٍ ۝٢٢ عَلَى ٱلْأَرَآئِكِ يَنظُرُونَ ۝٢٣ تَعْرِفُ فِى وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ
ٱلنَّعِيمِ ۝٢٤ يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ۝٢٥ خِتَٰمُهُۥ مِسْكٌ ۚ وَفِى ذَٰلِكَ
فَلْيَتَنَافَسِ ٱلْمُتَنَٰفِسُونَ ۝٢٦ وَمِزَاجُهُۥ مِن تَسْنِيمٍ ۝٢٧ عَيْنًا
يَشْرَبُ بِهَا ٱلْمُقَرَّبُونَ ۝٢٨﴾ (المطفّفين ٧۔ ٢٨)

''یقیناً بدکردار لوگوں کے اعمال نامے سجین (قید خانہ کا دفتر) میں ہوں گے۔ اور
آپ کیا جانیں کہ سجین (قید خانے کا دفتر) کیا ہے، لکھی ہوئی ایک کتاب ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دن جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے، جو یوم جزاء کو جھٹلاتے ہیں، اور اسے صرف وہی جھٹلاتا ہے جو حد سے تجاوز کرنے والا گنہ گار ہے، اور جب اس پر ہماری آیات پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کے قصے ہیں، ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ ان لوگوں کے دلوں پر ان کے برے اعمال کا زنگ لگ گیا ہے، یقیناً ایسے لوگ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رکھے جائیں گے، پھر یقیناً یہ جہنم میں گرنے والے ہیں، پھر (انہیں) کہا جائے گا، یہی وہ چیز ہے جسے تم جھٹلاتے تھے، ہرگز نہیں، نیک لوگوں کا اعمال نامہ بلند پایہ لوگوں کے دفتر میں ہے، اور آپ کیا جانیں کہ بلند پایہ لوگوں کا دفتر کیا ہے، وہ کتاب ہے لکھی ہوئی، جس کے پاس مقرب فرشتے حاضر رہتے ہیں، بلاشبہ نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے، تختوں پر بیٹھے نظارہ کریں گے، آپ ان کے چہروں پر خوشحالی کی رونق معلوم کریں گے، انہیں سر بہ مہر خالص شراب پلائی جائے گی، جس کی مہر کستوری ہوگی، (نعمتوں کے) شائقین کو چاہئے کہ وہ ایسی ہی باتوں میں مسابقت کریں، اور اس شراب میں تسنیم کی آمیزش ہوگی، یہ ایک چشمہ ہے جس سے مقرب لوگ پئیں گے۔"

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور دوسرے سلف صالحین سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ تسنیم کا پانی اصحاب یمین کے لیے آمیزہ ہوگا، مگر مقربین خالص پئیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے "یشرب منھا" نہیں "یشرب بھا" فرمایا ہے، یشرب میں 'یروی' کا مفہوم شامل ہے، پینے والا گو پیتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا، لہٰذا جب "یشرب منھا" کہا جائے گا تو اس میں سیری کا مفہوم نہیں ہوگا، مگر "یشرب بھا" کہا جائے گا تو اس سے مراد یہ ہوگی کہ آسودہ ہو گئے۔ مقربین اس سے سیراب ہوں گے، مزید کی ضرورت انہیں نہ ہوگی، اس لیے وہ بغیر آمیزش کے پئیں گے، برعکس ازیں اصحاب یمین کے لیے خوب آمیزش کی جائے گی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ دھر میں فرمایا ہے:

﴿كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَفۡجِيۡرًا ۝﴾ (الدھر: ٥۔ ٦)

''بلاشبہ نیک لوگ (آخرت میں) شراب کے ایسے جام پئیں گے، جس میں کافور کی آمیزش ہوگی، وہ ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے بندے پئیں گے، اور جہاں چاہیں گے اس کی شاخیں نکال لیں گے۔''

اس آیت میں مذکورہ عباد اللہ سے مراد مقربین ہیں، جن کا ذکر سورہ واقعہ میں آیا ہے، وجہ یہ ہے کہ خیر وشر میں جزا نوعیت عمل کے مطابق ہوا کرتی ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی مومن کی دنیوی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی اخروی تکلیف دور فرمائے گا، اور جس نے کسی تنگ دست کی مشکل آسان کی، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائے گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے، جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہے، اور جو شخص طلب علم کے لیے کچھ راستہ طے کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اور جب لوگ اللہ کے کسی گھر میں اکٹھے ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں اس کی درس وتدریس کرتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور ان پر اللہ کی رحمت چھا جاتی ہے، فرشتے انہیں گھیرے میں لے لیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اپنے درباریوں میں ان کا ذکر خیر کرتا ہے، اور جسے اس کا عمل پیچھے ڈال دے، اسے اس کا حسب نسب آگے نہیں بڑھاتا۔'' ❶

نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

((اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ .)) ❷

❶ مسلم: الذکر و الدعاء، فضل الاجتماع علیٰ تلاوۃ القرآن وعلی الذکر (٢٦٩٩)۔

❷ ابوداود: الادب، الرحمۃ (٤٩٤١) ترمذی: البر و الصلۃ فی رحمۃ الناس باب ما جاء فی رحمۃ الناس (١٩٢٤) یہ حدیث اپنے شواہد کی بنا پر صحیح ہے، دیکھئے: مجمع الزوائد للھیثمی (١٧٨/٨)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے، اور رحم کرو تم اہل زمیں پر تا کہ آسمان والا تم پر رحم کرے۔"

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سنن میں ایک دوسری صحیح حدیث ہے:

((یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: أَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ ، وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنَ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَّتُه .)) ❶

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا کیا، اور اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا ہے، پس جو شخص صلہ رحمی کرے گا میں اس کو ملائے رکھوں گا اور جو رشتوں کو توڑ ڈالے گا، میں اسے توڑ ڈالوں گا۔"

اور فرمایا:

((مَنْ وَّصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ .)) ❷

"جو ان رشتوں کو ملاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے، اور جو ان کو کاٹتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے کاٹتا ہے۔"

اس قسم کی احادیث بکثرت وارد ہیں۔

اللہ کے اولیاء جیسا کہ گزر چکا ہے دو طرح کے ہیں: مقربین اور اصحاب یمین، نبی کریم ﷺ نے ہر دو قسم کے اعمال کی تشریح فرمادی ہے، ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس نے میرے کسی دوست سے دشمنی کی، اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کیا، اور کوئی بندہ فرائض ادا کرنے سے جس قدر میرے قریب ہوتا ہے، اتنا کسی اور ذریعہ سے نہیں ہوتا، اور میرا بندہ نوافل ادا کرکے

---

❶ ابوداود: الزکاة، صلة الرحم (١٦٩٤) ترمذی: ابواب البر و الصلة، ماجاء فی قطیعة الرحم (١٩٠٧) مسند احمد: (١ / ١٩١) امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❷ ترمذی: البر و الصلة، ماجاء فی رحمة الناس (١٩٢٤) بخاری: الادب، من وصل وصله اللّٰه (٥٩٨٩) مسلم: البر و الصلة والآداب، صلة الرحم وتحریم قطیعتها (٢٥٥٥)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری قربت چاہتا ہے، یہاں تک کہ اس سے محبت کرنے لگتا ہوں، اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔"❶

ابرار:

یعنی اصحاب یمین وہ ہیں جو فرائض ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو ان پر واجب قرار دیا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور جو حرام کر دیا ہے اسے ترک کر دیتے ہیں، اور اپنے آپ کو نوافل کا پابند نہیں بناتے، اور نہ غیر ضروری مباح چیزوں سے باز رہتے ہیں۔

مقربین:

سابقین مقربین وہ لوگ ہیں جو فرائض ادا کرنے کے بعد نوافل کے ذریعہ قرب الٰہی حاصل کرتے ہیں، واجبات اور مستحبات پر عمل پیرا رہتے ہیں، حرام اور مکروہات سے اجتناب کرتے ہیں، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ان تمام محبوب اور پسندیدہ باتوں کو اختیار کر کے اس کا تقرب حاصل کر لیتے ہیں جو ان کے بس میں ہوتی ہے، تو مالک ان سے پوری محبت کرنے لگتا ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں گزر چکا ہے: " وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهُ . "اور میرا بندہ نوافل ادا کر کے میری قربت چاہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔

اس محبت سے مراد مطلق محبت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ۝﴾ (الفاتحة: ٦ ـ ٧)

"ہمیں سیدھا راستہ بتا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام نازل کیا، نہ کہ ان

❶ اس حدیث کی تخریج فصل اوّل میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا، اور نہ گمراہ لوگوں کا۔''

یہاں انعام سے مراد وہی مطلق اور کامل انعام ہے جو اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشاد میں مذکور ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿٦٩﴾﴾ (النساء: ٦٩)

''جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے، تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا، جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل کیا، یعنی نبیوں، صدیقوں، شہیدوں اور نیک لوگوں کے ساتھ ہوگا، اور وہ لوگ کتنے بہترین ساتھی ہیں۔''

ان مقربین کے حق میں مباح اشیاء اطاعت بن جاتی ہیں، جن کے ذریعہ وہ اللہ سے قرب حاصل کرتے ہیں، چنانچہ ان کے تمام اعمال اللہ کی عبادتیں بن جاتے ہیں، پس جس طرح ان کا عمل خالص اور بے آمیز ہو چکا ہوتا ہے، اسی طرح وہ خالص اور بے آمیز شراب نوش جان فرمائیں گے۔

مقتصدین کے اعمال میں بعض چیزیں وہ ہوتی ہیں جو اپنی ذات کے لیے کرتے ہیں، اس لیے نہ تو ان کو ان اعمال پر سزا ملتی ہے اور نہ جزا، ان لوگوں کو خالص شراب نہیں ملے گی، بلکہ دنیا کے اندر انھوں نے جس قدر ملاوٹ کی ہوگی اسی قدر مقربین کی شراب کے مقابلہ میں ان کی شراب کے اندر ملاوٹ ہوگی۔

انبیاء کی تقسیم اولیاء کے طرز پر:

(۱) عبد و رسول (۲) ملک و نبی۔

اولیاء کی تقسیم ایسی ہی ہے جیسے انبیاء علیہم السلام کی تقسیم ہے، انبیاء علیہم السلام بھی دو طرح کے گزرے ہیں: ایک بندہ پیامبر اور دوسرا بادشاہ نبی۔

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار دیا کہ اگر چاہیں تو بندہ پیامبر بنیں یا بادشاہ نبی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان اختیار کریں، آپ ﷺ نے بندہ پیامبر بننا پسند کیا۔

بادشاہ نبی کی مثالیں داود وسلیمان علیہما السلام اور ان کی طرح دوسرے انبیاء ہیں، سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا کہ، سلیمان علیہ السلام نے دعا کی:

﴿قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ ۝ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۝ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ۝ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝﴾

(ص : ۳۵۔ ۳۹)

”کہا: میرے رب! مجھے معاف فرما، اور مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو، بلاشبہ تو بڑا عطا کرنے والا ہے۔ چنانچہ ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا، جہاں آپ کو پہنچنا ہوتا وہ آپ کے حکم پر نرمی سے چلتی، اور شیطان بھی مسخر کر دئے جو سب معمار و غوطہ زن تھے، اور کچھ دوسرے زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ہماری بخشش ہے، اب کسی پر احسان کر دیا اپنے پاس رکھو کوئی حساب نہیں۔“

﴿فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ سے مراد یہ ہے کہ جسے چاہو دو اور جسے چاہو محروم کر دو، تم سے کوئی حساب نہیں ہوگا۔

پس بادشاہ نبی وہ کام کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اس پر فرض کرتا ہے، اور اس کام کو ترک کرتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اس پر حرام کر دیتا ہے، پھر وہ اپنی سلطنت اور دولت کے اندر اپنی پسند اور اختیار سے تصرف کرتا ہے، اس پر کوئی موخذہ نہیں ہوتا۔

اور بندہ رسول کسی کو اپنے رب کے حکم کے سوا کچھ نہیں دیتا، وہ اپنی مرضی کے مطابق نہ کسی کو کچھ دیتا ہے اور نہ ہی کسی کو محروم کرتا ہے، بلکہ اس کے مالک کی طرف سے جسے دینے کا حکم ملتا ہے اس کو دیتا ہے اور جسے دوست بنانے کا حکم ہوتا ہے اسی کو دوست بناتا ہے، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سارے اعمال اللہ کی عبادت ہوا کرتے ہیں، جیسا کہ صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أُعْطِي وَلَا أَمْنَعُ أَحَدًا إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ .)) [1]

"قسم اللہ کی، میں کسی کو کچھ نہیں دیتا اور نہ کسی سے کچھ باز رکھتا ہوں، میں تو محض تقسیم کرنے والا ہوں، وہاں خرچ کرتا ہوں جہاں حکم ہوتا ہے۔"

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے شرعی اموال کی نسبت اللہ اور اس کے رسول کی جانب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (الانفال: ١)

"کہہ دیجیے کہ غنیمت کا مال اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔"

اور فرمایا:

﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ﴾

(الحشر: ٧)

"جو مال اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ان بستیوں کے لوگوں سے مفت میں دلوا دے وہ اللہ کا حق ہے اور رسول ﷺ کا۔"

اور فرمایا:

﴿وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ﴾

(الانفال: ٤١)

---

[1] مسند احمد: ٢/٤٨٢، بلفظ، وَاللّٰهِ مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ وَإِنِّي أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ، بخاری، ابواب الخمس، قوله تعالیٰ فان لله خمسه للرسول: ٣١١٧، اور مصنف رحمہ اللہ کی روایت معناً ہے، جو احمد کی روایت کے زیادہ قریب ہے، مسلم: مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بِلَفْظِ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَ) يُعْطِي اللّٰهُ، مسلم: الزكاة، باب النهي عن المسألة (١٠٣٧)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور تم جان لو، تم جس قسم کی بھی جو غنیمت حاصل کرو، اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کا اور رسول کا ہے۔''

اسی لیے علماء کا سب سے مضبوط قول یہ ہے کہ'' ایسے مال حاکم وقت کے اجتہاد کے مطابق انہیں امور میں خرچ کیے جائیں گے جو اللہ اور اس کے رسول کو پسند ہوں، یہی مذہب امام مالک اور دیگر سلف صالحین کا ہے، ایک روایت کے مطابق یہی مذہب امام احمد کا بھی ہے خمس کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے، امام شافعی کا یہی قول ہے ،اور امام احمد کا مشہور قول بھی یہی ہے، نیز حصوں میں تقسیم کیے جانے کی بات بھی کہی گئی ہے، جیسا کہ امام ابوحنیفہ کا قول ہے، یہاں یہ بات بیان کرنا مقصود ہے کہ بندہ رسول بادشاہ نبی سے افضل ہے، چنانچہ ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد علیہم السلام، یوسف، داود اور سلیمان علیہم السلام سے افضل ہیں۔

جس طرح مقربین سابقین ان اصحاب یمین سے افضل ہیں جو مقربین سابقین نہیں ہیں، جس نے اللہ تعالیٰ کے واجبات کی ادائیگی کی اور مباح اشیاء میں سے جو اسے پسند ہو اسے کیا، تو وہ اصحاب یمین میں ہوگا، اور جو شخص وہی کرے جو اللہ کو پسند ہو اور مباح اشیاء کو بھی اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کرے اس کا شمار مقربین سابقین میں ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی فصل :

امت محمدیہ کی قسمیں اور معتزلہ ومرجئہ کا ردّ

اللہ تعالیٰ نے سورہ فاطر میں مقتصدین اور سابقین اولیاء کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا يُحَلَّوۡنَ فِيۡهَا مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُـؤۡلُـؤًا‌ ۚ وَلِبَاسُهُمۡ فِيۡهَا حَرِيۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ‌ؕ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوۡرٌ شَكُوۡرُ ۙ‏ ﴿۳۴﴾ الَّذِىۡۤ اَحَلَّنَا دَارَ الۡمُقَامَةِ مِنۡ فَضۡلِهٖ‌ۚ لَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا نَصَبٌ وَّلَا يَمَسُّنَا فِيۡهَا لُـغُوۡبٌ ﴿۳۵﴾ ﴾

(فاطر : ۳۳۔ ۳۵)

’’پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اہل سمجھ کر اس خدمت کے لیے منتخب فرمایا، یعنی مسلمانوں کو۔ پھر ان میں سے بعض تو اپنی جانوں پر عمل نہ کر کے ظلم کر رہے ہیں اور بعض ان میں متوسط درجہ کے ہیں، اور بعض ان میں ایسے ہیں جو اللہ کے حکم سے نیکیوں میں اوروں سے بڑھے ہوئے ہیں، یہی تو اللہ کا بڑا فضل ہے۔ وہ ہمیشہ رہنے والے باغات میں داخل ہوں گے، وہاں انہیں سونے کے کنگنوں اور موتیوں سے آراستہ کیا جائے گا، اور وہاں ان کا لباس حریر کا ہوگا اور وہ کہیں گے کہ اس اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے غم دور کر دیا ہے، یقیناً ہمارا رب بخشنے والا قدردان ہے، جس نے اپنے فضل سے ہمیں ابدی قیام گاہ میں اتارا، جہاں نہ ہمیں مشقت اٹھانی پڑتی ہے، نہ تھکان ہوتی ہے۔‘‘

اس آیت کے اندر تینوں قسمیں صرف محمد ﷺ کی امت کی ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿ثُمَّ اَوۡرَثۡنَا الۡكِتٰبَ الَّذِيۡنَ اصۡطَفَيۡنَا﴾...... میں بیان فرمایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت محمدیہ ہی گذشتہ اقوام کے بعد کتاب کی وراثت سے سرخرو ہوئی ہے، یہ حفاظ قرآن کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اس میں ہر وہ شخص داخل ہے جس کا قرآن پر ایمان ہو۔

یہ لوگ ظالم لنفسہ، مقتصد اور سابق بالخیرات کی ہرسہ تقسیم میں آتے ہیں۔ برعکس ازیں وہ آیات ہیں جو قرآن کریم کی سورۃ الواقعہ، سورۃ الدہر، سورۃ المطففین اور سورۃ الانفطار میں وارد ہیں۔ ان میں گزری ہوئی تمام امتوں کے مومن و کافر داخل ہیں، اور یہاں جو تقسیم کی گئی ہے وہ تقسیم محمد ﷺ کی امت کے لیے مخصوص ہے۔ ❶

''ظالم لنفسہ'' وہ لوگ ہیں جو گناہ کریں اور اس پر اصرار کریں۔

''مقتصد'' وہ ہیں جو محض فرائض ادا کرتے ہیں، اور محرمات سے پرہیز کرتے ہیں۔

''سابق بالخیرات'' وہ ہیں جو فرائض اور نوافل دونوں کے پابند ہوں، جیسا کہ ان آیات میں ہے، اور وہ لوگ جو گناہوں سے خواہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں، خالص توبہ کرلیں وہ سابقین مقتصدین کی صفوں سے خارج نہیں ہوتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪۫ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾ اُولٰٓىِٕكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿١٣٦﴾﴾ (آل عمران : ١٣٣۔ ١٣٦)

''اور اپنے پروردگار کی مغفرت اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا پھیلاؤ زمین و آسمان کے برابر ہے، جو سجائی ان پرہیزگاروں کے لیے تیار ہے، جو خوشحالی اور

❶ الدھر، ٣۔ ١٢۔ المطففین، ٧۔ ٢٨، الانفطار.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنگ دستی دونوں حالتوں میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور غصہ کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے، اور وہ لوگ ایسے نیک دل ہیں کہ بہ تقاضائے بشریت جب کوئی گناہ کر بیٹھتے ہیں، یا کوئی اور بے جابات کر کے اپنا یا اپنے دین کا کوئی نقصان کر لیتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں، اور اللہ کے سوا اپنے بندوں کے گناہوں کو معاف کرنے والا اور ہے ہی کون؟ اور وہ لوگ جو باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے، یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے اور مغفرت کے علاوہ بہشت کے باغ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور نیک کام کرنے والوں کے بھی کیسے اچھے اجر ہیں۔''

کوئی موحد جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا:

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا ﴾ (الرعد: ۲۳) سے اہل سنت یہ استدلال کرتے ہیں کہ اہل توحید میں سے کوئی بھی ہمیشہ جہنم میں نہیں رہے گا۔ البتہ نبی کریم ﷺ سے متواتر احادیث مروی ہیں کہ بہت سے لوگ جو کبیرہ گناہوں کے مرتکب ہیں، جہنم میں داخل ہوں گے، اور تواتر کے ساتھ اس مضمون کی حدیثیں بھی وارد ہیں کہ یہ اہل کبائر بالآخر جہنم سے نکلیں گے۔

جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اہل کبائر ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، اور آیت کی یہ تاویل کی ہے کہ سابقین ہی جنت میں داخل ہوں گے، مقتصد یا ظالم لنفسہ اس میں داخل نہ ہوں گے، جیسا کہ معتزلہ کی تاویل ہے تو یہ قول فرقہ مرجیہ کے بالمقابل ہے۔ مرجیہ کا عقیدہ ہے کہ اہل کبائر میں کوئی بھی ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا، سب کے سب عذاب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے، یہ دونوں اقوال نبی کریم ﷺ سے ثابت سنت متواترہ، سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کے اجماع کے خلاف ہیں، دونوں گروہوں کے عقیدہ کا فساد حسب ذیل دو آیتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بالکل ظاہر ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾

(النساء: ٤٨)

''اللہ تعالیٰ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، اور اس کے علاوہ جس کے جو گناہ چاہے گا معاف فرمادے گا۔''

یہاں اللہ تعالیٰ نے خبر دے دی ہے کہ وہ شرک کو نہیں بخشے گا، نیز یہ کہ کم درجہ کا گناہ چاہے گا تو معاف فرمادے گا، اس سے یہ مراد نہیں کہ وہ صرف توبہ کرنے والے ہی کو بخشے گا۔ جیسا کہ معتزلہ کہتے ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ مشرک کو بھی بخشے دے گا اور شرک سے کم درجہ کے گناہ کو بھی توبہ کرنے پر بخش دے گا، لہٰذا توبہ کو مشیت پر موقوف کرنا صحیح نہیں ہے۔

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جب گناہوں کی بخشش کا تذکرہ کیا تو فرمایا:

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿٥٣﴾﴾

(الزمر: ٥٣)

''اے پیغمبر! میرے ان بندوں سے جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے، کہہ دیجیے کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے، وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

یہاں اللہ تعالیٰ نے عام اور مطلق مغفرت کا ذکر کیا ہے، پس بندہ جس گناہ سے بھی توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادے گا، جو شرک کرے گا توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ اسے بھی بخش دے گا اور جو کبائر سے توبہ کرے وہ بھی بخش دیا جائے گا، الغرض جو گناہ بھی ہو اور بندہ اس سے تائب ہو، اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔

پس آیت توبہ عام اور مطلق ہے اور مذکورۃ الصدر آیت خاص اور معلق ہے، حاصل کلام یہ کہ شرک کے باب میں خصوصیت سے کہا گیا ہے کہ وہ معاف نہیں کیا جائے گا، بقیہ گناہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مشیت پر معلق رکھا گیا ہے، شرک کہ کر اس سے بڑے گناہ کی جانب متوجہ کیا گیا ہے، جیسے یہ عقیدہ رکھنا کہ خالق معطل ہے۔ اس سے یہ عقیدہ فاسد قرار پاتا ہے کہ ہر گناہ گار کی بخشش ہوگی یا یہ کہ کسی گناہ پر عذاب نہ ہوگا۔ اگر صورت حال یہ ہوتی تو تعبیر یوں نہ ہوتی کہ بعض کی بخشش ہوگی اور بعض کی نہیں ہوگی، اگر توبہ اور برائیوں کو محو کرنے والی نیکیوں کے بغیر ہر ظالم بخش دیا جائے گا، تو اس معاملہ کو مشیت پر موقوف نہ کیا جاتا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ﴿وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض کو بخش دے گا اور بعض کو نہیں، اس طرح مغفرت کی نفی (معتزلہ) اور عفو عام (مرجئہ) کا عقیدہ باطل قرار پاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل:

ایمان اور کفر کی حقیقت
اور مومنین کی ایک دوسرے پر فوقیت

چونکہ اللہ کے ولی مومن ومتقی ہی ہیں اور یہ حقیقت بھی ہے کہ لوگوں کے اندر ایمان وتقویٰ کم وبیش ہوتا ہے، لہٰذا ولایت الٰہی کے باب میں بھی وہ ایمان وتقویٰ کے اعتبار سے کم وبیش ہوں گے، ٹھیک اسی طرح جس طرح کفرونفاق میں کمی بیشی ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دشمنی بھی کم وبیش ہوا کرتی ہے۔

ایمان وتقویٰ کی اصل اللہ تعالیٰ کے پیغمبروں پر ایمان اور پھر اس ایمان کا جامع پہلو یہ ہے کہ ختم رسل محمد عربی ﷺ پر ایمان لایا جائے۔ آپ ﷺ پر ایمان اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر ایمان کا ضامن ہے۔

کفرونفاق کی اصل یہ ہے کہ پیغمبروں اور ان کی لائی ہوئی باتوں سے انکار کر دیا جائے۔ یہی وہ کفر ہے جسے اختیار کرنے والا آخرت میں عذاب کا مستحق ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ وہ کسی کو عذاب نہیں دے گا، جب تک کہ اس کے پاس رسالت نہ پہنچ جائے:

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾﴾ (الاسراء: ١٥)

''اور ہماری سنت یہ نہیں کہ رسول بھیجنے سے پہلے ہی عذاب دینے لگیں۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلٰى نُوحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَأَوْحَيْنَآ إِلٰٓى إِبْرٰهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَعِيسَى وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ﴿١٦٣﴾
وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِن قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ
عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ﴿١٦٤﴾ رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ
لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
حَكِيمًا ﴿١٦٥﴾﴾ (النساء: ١٦٣ ـ ١٦٥)

''یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے۔ جیسے نوح علیہ السلام اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف، اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب اور عیسیٰ، ایوب، ہارون اور سلیمان کی طرف وحی بھیجی تھی، اور داود کو ہم نے زبور (کتاب) عنایت کی، اور آپ سے پہلے کے بعض پیغمبروں کے قصے ہم نے آپ سے بیان کردئے، اور بعض پیغمبروں کے حالات ہم نے آپ سے بیان نہیں کیے۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے صاف طور پر کلام کیا، ہم نے انہیں رسول بنایا ہے، جنت کی خوشخبری دینے والا، برے لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرانے والا، تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر نہ رہ جائے، اور اللہ ہمیشہ سے سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔''

اہل دوزخ کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ ﴿٨﴾ قَالُوا
بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ
إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ﴿٩﴾﴾ (الملك: ٨ ـ ٩)

''جب کبھی کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا، تو اس کے دربان اس گروہ سے پوچھیں گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی گناہوں سے ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ تو وہ کہیں گے ہاں آیا تھا، لیکن ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہہ دیا کہ اللہ نے کوئی چیز نہیں نازل کی ہے، تم بہت بڑی گمراہی میں ہو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ جب بھی کوئی جماعت دوزخ میں ڈالی جائے گی تو وہ اس بات کا اقرار کرے گی کہ اس کے پاس گناہوں سے ڈرانے والا آیا تھا اور انہوں نے اسے جھٹلا دیا تھا، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جہنم میں وہی ڈالا جائے گا جس نے ڈرانے والے (رسول) کو جھٹلا دیا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكَ وَمِمَّن تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾﴾

(ص: ۸۵)

''میں ضرور جہنم کو تجھ سے اور تیری پیروی کرنے والوں سے بھر دوں گا۔''

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جہنم کو ابلیس کی پیروی کرنے والوں سے بھر دے گا، اور جب جہنم بھر جائے گی تو اس میں کسی اور کی گنجائش نہ ہوگی، اس لیے جہنم میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جو شیطان کی پیروی کریں گے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کا کوئی گناہ نہ ہوگا وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا، کیونکہ وہ اس جماعت سے ہوگا جس نے شیطان کی پیروی نہیں کی ہوگی اور گنہ گار نہیں ہوئی ہوگی۔

مذکورہ بیان میں اس بات کی دلیل ہے کہ جہنم میں کسی کا داخلہ اسی وقت ہوگا جب رسولوں کے ذریعہ اس پر حجت قائم ہو جائے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹی فصل :

ایمان مجمل بھی اور مفصل بھی

بعض لوگ عمومی انداز میں رسولوں پر مجمل ایمان رکھتے ہیں۔ ایمان مفصل کا جہاں تک تعلق ہے ، تو اس کا جو حصہ ان تک پہنچ چکا ہوتا ہے اس پر وہ تفصیلی ایمان لاتے ہیں ، اور جو حصہ نہیں پہنچا ہوتا ہے، چونکہ اس سے وہ بے خبر ہوتے ہیں، اس لیے اس پر ان کا ایمان نہیں ہوتا۔ اگر یہ حصہ انہیں معلوم ہو جائے تو وہ ضرور ایمان لائیں، تاہم رسولوں کی لائی ہوئی باتوں پر ان کا ایمان اجمالاً ہوتا ہے، یعنی اللہ کے اوامر و احکام کا علم ہو جانے کے بعد ایمان وتقویٰ کے ساتھ یہ لوگ ان پر عمل کریں گے تو ان کا شمار اولیاء حق میں ہوگا۔ جس قدر ان کے اندر ایمان وتقویٰ کی کیفیت ہوگی، اسی قدر انہیں ولایت حاصل ہوگی ، بندے پر جب تک حجت تمام نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ خود اسے اپنی معرفت کا اور ایمان مفصل رکھنے کا مکلّف قرار نہیں دیتا، اس لیے ترک کرنے پر اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو عذاب نہ دے گا، تاہم جس قدر باتیں اس بندے سے چھوٹ جائیں گی، اسی قدر اس کی ولایت میں کمی واقع ہوگی۔

رسولوں کی لائی ہوئی باتوں کا علم، پھر اس پر مفصل ایمان اور پھر اس کے مطابق عمل، یہ ہے وہ مرحلہ جو کسی بندے کو ایمان اور ولایت الٰہی کے اعتبار سے اس بندے کے مقابلہ میں درجہ کمال تک پہنچاتا ہے، جسے نہ تو مفصل علم ہوتا ہے اور نہ اس علم کے مطابق عمل ہوتا ہے، تاہم دونوں ہی اللہ کے ولی ہوتے ہیں۔

جنت کے مختلف درجات ہیں، جو باہم ایک دوسرے پر بڑی حد تک فوقیت اور برتری رکھتے ہیں ، اللہ تعالیٰ کے مومن ومتقی ولی ، اپنے ایمان وتقویٰ کے حسب حال درجوں پر فائز ہوں گے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿18﴾ وَ مَنْ اَرَادَ
الْاٰخِرَةَ وَ سَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ
مَّشْكُوْرًا ﴿19﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَ هٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ۭ وَ مَا كَانَ
عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿20﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ وَ
لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿21﴾ ﴾ (الاسراء: ۱۸۔ ۲۱)

’’جو شخص دنیا کا طالب ہو تو ہم جسے چاہتے ہیں، جتنا چاہتے ہیں، اسی دنیا میں سے سردست اس کو دے دیتے ہیں، مگر پھر آخر کار ہم نے اس کے لیے دوزخ ٹھہرا رکھی ہے، جس میں وہ برے حالوں راندۂ درگاہ ہو کر داخل ہوگا اور جو شخص آخرت کا طالب ہو اور آخرت کے لیے جیسی کوشش کرنی چاہئے ویسی اس کے لیے کوشش بھی کرے، اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو، تو یہی لوگ ہیں جن کی محنت اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول بھی ہوگی، ہر ایک کو ہم بہم پہنچائے جاتے ہیں، انہیں بھی اور انہیں بھی۔ تیرے رب کے انعامات میں سے، تمہارے رب کی بخشش رکی ہوئی نہیں ہے، دیکھو تو سہی ہم نے دنیا میں بعض لوگوں کو بعض پر کیسی برتری دی ہے، اور البتہ آخرت کے درجے کہیں بڑھ کر ہیں، اور فضیلت کے اعتبار سے بھی اس دن کی برتری بڑھ کر ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ کا فرمان بالکل واضح ہے کہ دنیا و آخرت دونوں کے طلب گاروں کو اپنی بخشش سے نوازتا ہے۔ نیک ہو یا بد، کسی پر اس کی بخشش کا دروازہ بند نہیں ہے، اس کے بعد فرماتا ہے:

﴿ اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۭ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ
وَّ اَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ﴿21﴾ ﴾ (الأسراء: ۲۱)

’’دیکھو تو سہی ہم نے دنیا میں بعض لوگوں کو بعض پر کیسی برتری دی ہے۔ اور البتہ آخرت کے درجے کہیں بڑھ کر ہیں، اور فضیلت کے اعتبار سے بھی اس دن کی برتری بڑھ کر ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح کر دیا ہے کہ آخرت میں لوگوں کو ایک دوسرے پر جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت حاصل ہوگی۔ وہ اس فضیلت کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوگی جو دنیا میں ہوتی ہے، اور آخرت کے درجے دنیا کے درجوں سے بہت بڑھ کر ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر یہ بھی کہا ہے کہ جس طرح تمام بندے ایک دوسرے سے افضل ہوتے ہیں، اسی طرح انبیاء بھی ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں، ارشاد ہے:

﴿تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ﴾ (البقرة: ٢٥٣)

"ان رسولوں میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں سے بعض سے اللہ نے کلام کیا، اور بعض کے اور وجوہ سے درجے بلند کیے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلے کھلے معجزات دیے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔"

نیز ارشاد ہے:

﴿وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا﴾ (الاسراء: ٥٥)

"ہم نے بعض پیغمبروں کو بعض پر برتری دی اور داود (علیہ السلام) کو ہم نے زبور دی۔"

صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طاقتور مومن کمزور مومن کی بہ نسبت بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے، اور ہر ایک میں خیر ہے۔ ہر وہ چیز جو تمہیں نفع پہنچائے حاصل کرنے کی کوشش کرو، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اور عاجز نہ بنو، اور اگر تمہیں کچھ ہو جائے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ویسا ہوتا، بلکہ یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی جو چاہا سو ہو گیا کیونکہ کلمہ "اگر" شیطان کی کارستانیوں کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ❶

صحیحین میں ابوہریرہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ مسلم: ٤/٢٠٥٢، القدر، الایمان بالقدر والاذعان له: ٢٦٦٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِذَا جْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ .)) ❶

''جب کوئی حاکم اجتہاد کرے اور اس کا اجتہاد درست نکلے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور اجتہاد غلط ہو تو ایک اجر ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴾ (الحدید : ١٠)

''تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیے اور دشمنوں سے لڑے وہ دوسرے مسلمانوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ یہ لوگ درجے میں ان سے بڑھ کر ہیں، جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ اور جہاد کیا۔ تاہم حسن سلوک کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ کا ان سب سے ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٩٥﴾ دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿٩٦﴾ ﴾

(النساء: ٩٥ـ ٩٦)

---

❶ بخاری: الاعتصام، اجر الحاکم اذا اجتهد فأصاب أو اخطأ (٧٣٥٢)۔ مسلم: الاقضیة، بیان اجر الحاکم اذا اجتهد فأصاب أو اخطأ (١٧١٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں ہو سکتے ، اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت زیادہ فضیلت دے رکھی ہے اور یوں تو اللہ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے ، لیکن مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے ، اپنی طرف سے مرتبہ کی بھی اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿١٩﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ﴿٢٠﴾ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ ﴿٢١﴾ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٢٢﴾﴾ (التوبة: ١٩ـ ٢٢)

''کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد رکھنے کو اس شخص کے کام کے برابر بنا دیا جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرے؟ اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ، اللہ کے یہاں ان کا بہت بڑا درجہ ہے ، اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا رب انہیں رحمت اور اپنی رضامندی کی خوشخبری دیتا ہے ، اور ان کے لیے ایسے باغات ہیں جن کی نعمتیں دائمی ہیں ، وہ ہمیشہ ہمیش اسی میں رہیں گے ، یقیناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے یہاں ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔"

اور فرمایا:

﴿اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۗ﴾

(الزمر: ۹)

"بھلا جو شخص رات کے اوقات تنہائی میں اللہ کی بندگی میں لگا ہے، کبھی اس کی بارگاہ میں سجدہ کرتا ہے، اور کبھی اس کے حضور میں دست بستہ کھڑا ہوتا آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کے فضل کا امیدوار ہے، کہیں ایسا شخص بندۂ نافرمان کی طرح ہوسکتا ہے؟ اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہیے کہ کہیں جاننے والے (عالم) اور نہ جاننے والے (جاہل) بھی برابر ہوئے ہیں؟ مگر ان باتوں سے وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ⑪﴾ (المجادلة: ۱۱)

"تم لوگوں میں سے جو ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے درجے بلند کرے گا، اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ کو اس کی سب خبر ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل:

ایمان اور تقویٰ ولایت الٰہی کی شرط ہے

یہ حقیقت جب ثابت ہوچکی کہ بندہ اس وقت تک اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا جب تک وہ مومن و متقی نہ ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝٦٢﴾

(یونس : ٦٢)

"سن لو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں انہیں نہ کچھ خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے، جو لوگ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے رہے۔"

نیز صحیح بخاری کی مشہور حدیث ہے جس کا ذکر پہلے آچکا ہے، اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((وَلَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى أُحِبَّهٗ .))

"میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔"

اور بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ فرائض ادا کرکے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہ کرے اور جب ایسا کرے گا تو وہ دائیں بازو والے نیکوکاروں میں اور نوافل کے ذریعہ قرب حاصل کرے گا تو سابقین مقربین کے زمرہ میں داخل ہوگا۔

ظاہر ہے کہ کافروں اور منافقوں میں سے کوئی بھی اللہ کا ولی نہیں ہوسکتا جس کا ایمان اور جس کی عبادت درست نہ ہو، گو یہ مان لیا جائے کہ اس پر کوئی بار گناہ نہیں ہے۔ مثلاً کافروں کے بچے، یا وہ لوگ جن تک دعوت نہ پہنچی ہو، وغیرہ۔ یا یہ کہا جائے کہ جب تک رسالت ان تک نہ پہنچے گی ان پر عذاب نہ ہوگا، پھر بھی وہ اللہ کے ولی نہ ہوں گے، کیوں کہ وہ اصحاب ایمان وتقویٰ کے زمرہ میں داخل نہیں ہوسکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت یہ ہے کہ نیک کام انجام دے کر اور بدی کے کام ترک کر کے اللہ کا تقرب حاصل نہ کیا جائے تو ولایت الٰہی کی سعادت حاصل نہیں ہوگی ، جیسا کہ پاگلوں اور بچوں کا حال ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((يُرْفَعُ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .)) ❶

''تین قسم کے لوگ معاف ہیں: دیوانہ جب تک اسے افاقہ نہ ہو یا جب تک وہ ٹھیک نہ ہو۔ بچہ جب تک بالغ نہ ہو، اور سونے والا جب تک بیدار نہ ہو جائے۔''

اس حدیث کو اہل سنن نے حضرت علی بن أبی طالب و عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ اہل علم اس حدیث کے قبول کرنے پر متفق ہیں، باتمیز بچے کی عبادت بھی درست ہوتی ہے اور اس پر اسے ثواب بھی ملتا ہے۔ جمہور علماء کا یہی مذہب ہے۔ لیکن مجنون مرفوع القلم کے متعلق علماء کا اتفاق ہے کہ نہ اس کی عبادت درست ہوتی ہے اور نہ ہی اس کے کفر وایمان اور نماز کا اعتبار ہے، بلکہ عام دانشوروں کے نزدیک وہ تجارت وصنعت وغیرہ دنیاوی معاملات کا بھی اہل نہیں ہوتا۔ نہ وہ بزاز ہوسکتا ہے نہ عطار، نہ لوہار، نہ بڑھئی۔ باتفاق علماء اس کے معاملات درست نہیں ہوتے ،خرید وفروخت، نکاح وطلاق ، اقرار وشہادت ، الغرض اس طرح کے معاملات غیر معتبر ہیں۔ اس کے اقوال سارے کے سارے لغو ہیں ، ان پر کوئی شرعی حکم لاگو نہیں ہوسکتا، نہ جزاء، نہ سزا برعکس ازیں صاحب تمیز بچے کی حالت ہوتی ہے، بعض جگہوں پر اس کے اقوال نص اور اجماع کے مطابق معتبر ہیں ، اور بعض مقامات میں ان کے معتبر ہونے میں اختلاف ہے۔ www.KitaboSunnat.com

چونکہ مجنون کا ایمان درست ہے نہ تقویٰ اور نہ ہی فرائض ونوافل سے تقرب الٰہی کے

❶ ابو داود: الحدود ، في المجنون يسرق أو يصيب حدا (٤٤٠٣)۔ ترمذی: الحدود ، ماجاء فيمن لا يجب عليه الحد (١٤٢٣)۔ ابن ماجه : الطلاق ، طلاق المعتوه (٢٠٤١)۔ علامہ البانی نے صحیح کہا ہے۔ ابو داود (٤٣٩٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصول کی اس کے اندر صلاحیت موجود ہے، لہٰذا کسی کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کے متعلق اللہ کے ولی ہونے کا عقیدہ رکھے۔ بالخصوص اس کے ولی اللہ ہونے پر دلیل کا کوئی مکاشفہ ہو جیسے اس نے اس سے سنا ہو یا کسی قسم کا تصرف، مثلاً دیکھا گیا ہو کہ اس نے کسی کی طرف اشارہ کیا ہو اور وہ مر گیا ہو یا گر پڑا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مشرکین و اہل کتاب میں بعض کافروں اور منافقوں کو بھی کرامات اور شیطانی تصرفات حاصل ہو جاتے ہیں۔ کاہن، جادوگر، اہل کتاب اور مشرکین کے پجاری، حیرت انگیز شعبدے دکھاتے پھرتے ہیں۔ اس لیے کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ صرف اس بات کو کسی شخص کے لیے ولی اللہ ہونے کی دلیل قرار دے، گو اس کے بارے میں کوئی ایسی بات معلوم نہ ہو جو اللہ کے ولی ہونے کے منافی ہو۔ پھر کیا خیال ہے اگر اس کے بارے میں ایسی باتیں معلوم ہوں جو اللہ کے ولی ہونے کے منافی ہوں، مثلاً یہ معلوم ہو کہ وہ ظاہری اور باطنی طور پر اتباع نبوی کے واجب ہونے کا عقیدہ نہیں رکھتا، بلکہ اس کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اتباع ظاہری حد تک ضروری ہے، باطنی طور پر نہیں یا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے ہٹ کر اللہ تک پہنچنے کے لیے اللہ کے ولیوں کا کوئی دوسرا طریقہ ہے یا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء نے راستہ تنگ کر دیا ہے یا یہ تصور ہے کہ انبیائے کرام عوام کے رہبر ہیں، خواص کے نہیں، یہ اور اس جیسے عقائد جس کے بعض مدعیان ولایت علمبردار ہیں۔

مذکورہ بالا عقائد کے حاملین کے اندر ایسی کفریات ہیں جو ایمان کے منافی ہیں، چہ جائے کہ وہ ولایت الٰہی کے منصب پر فائز ہوں، خرق عادت کے ظہور کو جو شخص کسی کی ولایت کی دلیل سمجھتا ہے وہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

یہی حال مجنونوں کا ہے، ان کا مجنون ہونا ہی اس بات کے منافی ہے کہ ان کا ایمان اور ان کی وہ عبادتیں درست ہوں جو ولایت الٰہی کے ساتھ مشروط ہیں۔ باقی جو کبھی دیوانہ ہو جائے اور کبھی ہوش میں ہو تو اس کے متعلق حکم یہ ہے کہ جب وہ ہوش کی حالت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھے، فرائض ادا کرے اور گناہوں سے دُور رہے، تو یہ شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مجنون ہو جائے تو حالت صحت میں انجام دیے گئے ایمان وتقویٰ کی جو راہ اختیار کر چکا ہے اس کے اجر وثواب کی راہ میں اس کا جنون حائل نہ ہوگا۔ ایمان وتقویٰ کے مطابق اسے ولایت بھی حاصل ہوگی۔اسی طرح ایمان وتقویٰ کے بعد شخص پر جنون کی حالت طاری ہو جائے تو اللہ تعالیٰ پیشتر ایمان وتقویٰ کا اجر وثواب اسے دے گا، کسی کردہ گناہ کے بغیر جنون میں مبتلا ہو جانے کے باعث اس کے اعمال ضائع نہ ہوں گے، حالت جنون میں وہ مرفوع القلم ہوگا۔

بنابریں جو شخص ولایت کا مدعی ہو اور وہ فرائض ادا نہ کرتا ہو، نہ گناہوں سے بچتا ہو بلکہ ایسے کام کرتا ہو جو ولایت کے منافی ہوں تو ایسے شخص کو ولی کہنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

ایسا شخص اگر مجنون نہ ہو بلکہ جنون کے بغیر بے خود سا رہتا ہو، یا کبھی جنون کی وجہ سے اس کی عقل جاتی رہی ہو اور کبھی ہوش آجاتا ہو، مگر وہ فرائض ادا نہ کرے اور یہ عقیدہ رکھے کہ اس پر رسول للہ ﷺ کی اتباع واجب نہیں ہے تو وہ کافر ہے اور جو شخص ایسے آدمی کی ولایت کا عقیدہ رکھتا ہو وہ بھی کافر ہے اور جو ظاہری وباطنی دونوں اعتبار سے حالت جنون میں رہ کر مرفوع القلم ہو، اگرچہ کافروں جیسا عذاب اس پر نہ ہوگا، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس عزت کا مستحق نہیں ہے جو اہل ایمان وتقویٰ کے لیے مخصوص ہے۔ مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں کسی شخص کے لیے اس کے بارے میں ولی اللہ ہونے کا عقیدہ رکھنا جائز نہیں، حالت صحت میں وہ مومن ومتقی ہو تو اس کے مطابق اس کو ولایت حاصل ہوگی، اور اگر بہ حالت صحت کفر ونفاق میں مبتلا ہو، پھر اس پر جنون طاری ہو گیا ہو تو کفر ونفاق کی وجہ سے اس کو عذاب ہو گا۔ حالت صحت کے اندر اس نے کفر ونفاق کا جو مظاہرہ کیا ہے، اسے اس کا جنون زائل نہ کر سکے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل:

جائز امور میں
اللہ کے ولی دوسروں سے ممتاز نہیں ہوتے

ظاہری یعنی جائز امور کے اندر اللہ کے ولیوں کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا، ایسا نہیں ہے کہ ان کا لباس اور اوروں کا لباس اور جب کہ دونوں ہی لباس جائز ہوں۔ اسی طرح یہ نہیں ہے کہ وہ کسی اور طرح بال منڈواتے، چھوٹا کرواتے یا ناخن ترشتے ہوں اور دوسرے کسی اور طرح، جب کہ دونوں ہی طرح کی کیفیت اختیار کرنا جائز ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ولی امت محمدی میں ہر جگہ موجود ہیں، بشرطیکہ ان کے اندر کھلی ہوئی بدعات اور فسق و فجور کی باتیں نہ ہوں، یہ اہل قرآن میں بھی ہیں، اصحاب علم میں بھی، شمشیر و سنان والوں میں بھی، تجارت و صنعت اور زراعت پیشہ لوگوں کے اندر بھی، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی امت کی حسب ذیل قسمیں بیان فرمائی ہے:

﴿إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ اللَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَآخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝٢٠﴾

(المزمل: ۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ کا رب بخوبی جانتا ہے کہ آپ اور چند لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں، کبھی دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات نماز میں کھڑے رہتے ہیں اور رات و دن کا ٹھیک اندازہ اللہ تعالیٰ ہی کر سکتا ہے، اسے معلوم ہے کہ تم وقت کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے، تو اس نے تمہارے حال پر رحم کیا، اور وقت کی قید اٹھا دی۔ تو اب تہجد میں جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جا سکے پڑھ لیا کرو۔ اس کو معلوم ہے کہ تم میں سے بعض آدمی بیمار پڑیں گے، اور بعض اللہ کے فضل یعنی معاش کی تلاش میں ادھر ادھر ملک میں سفر کر رہے ہوں گے، اور بعض اللہ کی راہ میں لڑتے (جہاد کرتے) ہوں گے، اس واسطے تہجد میں تم جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لیا کرو، اور نماز کی پابندی رکھا کرو، اور زکاۃ دیتے رہا کرو، اور اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دو اور جو نیکی تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ تعالیٰ کے یہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤ گے، اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''

ارباب دین اور اصحاب علم کو سلف صالحین ''قراء'' کہتے تھے، چنانچہ ان کے اندر علماء اور عابد و زاہد سبھی لوگ داخل تھے، مگر بعد کو صوفیاء اور فُقراء کا لفظ آ گیا۔

صوفی کی وجہ تسمیہ:

یہ صوفی (اونی) لباس کی طرف منسوب ہے، صحیح بھی یہی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ لفظ ''صُوْفَةُ الْقُفَاءِ'' (گدی کے بال) کی طرف منسوب ہے، یہ قول بھی ہے کہ یہ ''صُوْفَةُ بْنُ مُرِّ بْنُ أَدِّ بْنُ طَابِخَةَ'' کی طرف منسوب ہے، جو زہد و عنایت میں مشہور عرب کا ایک قبیلہ تھا۔ علاوہ ازیں اہل صفہ، اہل صفا، صفوہ یا اللہ کے روبرو کھڑی ہونے والی پہلی صف کی جانب بھی اس کی نسبت کی گئی ہے، یہ سب اقوال ضعیف ہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو ''صُفی'' یا صفائی'' یا ''صفوی'' وغیرہ کہا جاتا، ''صوفی'' نہ کہا جاتا فقراء کا اطلاق اہل سلوک پر ہونے لگا، یہ جدید اصطلاح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں اختلاف ہے کہ ”صوفی“ اور ”فقیر“ میں نام کے اعتبار سے کون افضل ہے۔ اختلاف یہاں بھی ہے کہ شکر گذار غنی (مالدار) افضل ہے یا صابر فقیر، جنید اور ابولعباس بن عطاء کے مابین یہ نزاع بہت پرانی ہے، امام احمد سے دو روایتیں مروی ہیں، مگر صحیح وہی ہے جس کی طرف اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیت میں اشارہ فرمایا ہے:

﴿يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ﴾

(الحجرات : ١٣)

”لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور پھر تمہاری ذاتیں اور برادریاں ٹھہرائیں، تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو، ورنہ اللہ کے نزدیک تم میں بڑا شریف وہ ہے جو تم میں بڑا پرہیزگار ہے۔“

صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا: ”کون لوگ افضل ہیں؟ فرمایا! جو تمام لوگوں سے پرہیزگار ہوں۔“ عرض کیا گیا: ہم یہ نہیں پوچھتے؟ فرمایا: یوسف نبی اللہ ابن یعقوب نبی اللہ ابن اسحاق نبی اللہ ابن ابراہیم خلیل اللہ افضل ہیں۔ پھر عرض کا گیا: ہم یہ نہیں پوچھتے؟ فرمایا: معادن عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ لوگوں کی مثال سونے اور چاندی کی کانوں کی سی ہے، ان میں جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں سب سے بہتر تھے ان کو سوجھ بوجھ آجائے تو اسلام میں بھی سب سے بہتر ہیں۔“ [1]

فضیلت وبرتری کا معیار تقویٰ ہے حسب نسب نہیں:

کتاب وسنت سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ کے نزدیک معزز ترین وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہو۔ سنن میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے:

((لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ،

[1] بخاری: الانبیاء، قول اللہ تعالیٰ ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ (٣٣٥٣)۔ مسلم: الفضائل، فضل یوسف علیه السلام (٢٣٧٨) مسند احمد: (٤٣١/٢)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلأَسْوَدَ عَلَى أَبْيَضَ ، وَلا لِأَبْيَضَ عَلَى أَسْوَدَ إِلَّا بِالتَّقْوٰى كُلُّكُمْ لِآدَمَ وَ آدَمُ مِنْ تُرَابٍ .)) ❶

''کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر، کسی گورے کو کالے پر، کوئی فضیلت نہیں ہے، اور اگر ہے تو محض تقویٰ کی بنیاد پر تمام لوگ آدم کی نسل سے ہیں اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔''

آپ ﷺ سے یہ بھی روایت ہے:

((إِنَّ اللّٰهَ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عَصْبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَ فَخْرَهَا بِالْآبَاءِ ، النَّاسُ رَجُلَانِ : مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ و فَاجِرٌ شَقِيٌّ .)) ❷

''اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کی عصبیت اور باپ دادا پر فخر کرنا، دور کر دیا ہے۔ لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں: مومن تقی اور بدکار شقی (بدبخت)۔''

مذکورہ لوگوں میں جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوگا وہی اللہ کے نزدیک زیادہ باعزت ہوگا، اور اگر تقویٰ میں برابر ہوں گے تو دونوں کا رتبہ بھی برابر ہوگا۔

فقر کا شرعی مفہوم:

شریعت میں فقر سے مراد مال و دولت سے تہی دست ہونا ہے، مخلوق کا خالق کی جانب محتاج ہونا بھی مراد ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ﴾ (التوبة : ٦٠)

''صدقات فقراء و مساکین کے لیے ہوتے ہیں۔''

نیز فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ﴾ (الفاطر : ١٥)

❶ مسند احمد: (٥/ ٤١١) یہ صحیح حدیث ہے، ہیثمی نے کہا ہے: اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

❷ مسند احمد: ٢/ ٥٢٤۔ ابوداود: الادب، التفاخر بالأحساب: ٥١١٦۔ ترمذی: (٣٩٥٠) مولف نے اپنی کتاب "الاقتضاء" (١/ ٢١٦) میں اشارہ کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فقیروں کی دو قسمیں بیان فرما کر دونوں کی تعریف کی ہے، ایک اہل صدقات، اور ایک اہل فے۔ پہلی قسم کے متعلق فرمایا:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ۚ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ﴾ (البقرۃ: ۲۷۳)

''خیرات ان حاجت مندوں کا حق ہے جو اللہ کی راہ میں گھرے بیٹھے ہیں، ملک میں کسی طرف کو جانا چاہیں تو جا نہیں سکتے، جو شخص ان کے حال سے بے خبر ہے وہ ان کی خودداری کی وجہ سے ان کو غنی سمجھتا ہے، لیکن اے مخاطب تو انہیں دیکھے تو ان کی صورت سے ان کو صاف پہچان جائے کہ محتاج ہیں، مگر ہاں! لپٹ کر لوگوں سے نہیں مانگتے۔ اور تم خیر میں سے جو خرچ کرو گے سو یقیناً اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔''

دوسری قسم کے متعلق جو دونوں میں افضل ہے، ارشاد فرمایا:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾ (الحشر: ۸)

''مال فے (وہ مال جو بغیر لڑے ہاتھ لگا ہے) من جملہ اور حقداروں کے محتاج مہاجرین کا بھی حق ہے، جو کافروں کے ظلم سے اپنے گھر اور مال سے بے دخل کر دیئے گئے، اور اب وہ اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب گاری میں لگے ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں، یہی تو سچے مسلمان ہیں''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہاجرین کی صفت:

یہ ان مہاجرین کی صفت ہے، جنہوں نے گناہ سے ہجرت اختیار کرلی ہے، اور اللہ کے دشمنوں سے ظاہری اور باطنی طور پر برسر پیکار ہیں، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال کے سلسلہ میں مامون و بے خوف رہیں، اور مسلم وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں، اور مہاجر وہ ہے جو اللہ کی منع کی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے، اور مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت کے بارے میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔'' ❶

یہ حدیث بے اصل ہے، نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کے متعلق علم رکھنے والے لوگوں میں سے کسی نے اس کو روایت نہیں کی ہے، کفار سے جہاد کرنا سب سے عظیم کام ہے، بلکہ وہ ان تمام اعمال سے افضل ہے جنہیں انسان رضا کارانہ طور پر اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَ الْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾ (النساء: ۹۵)

---

❶ اس حدیث کو امام احمد نے فضالہ بن عبید سے تفصیل سے روایت کیا ہے، اور اس کا بعض حصہ بخاری، مسلم، ابوداود، ترمذی اور نسائی نے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے، دیکھئے: مسند احمد: ٦/ ٢٢۔ بخاری، الایمان، المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (١٠)۔ بعض نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تبوک میں فرمایا: ﴿رجعنا من الجهاد الاصغر الى الجهاد الأكبر﴾
یہ حدیث زبان زدعام ہے۔ خطیب بغدادی، دیلمی اور بیہقی نے "کتاب الزھد" میں جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: قدمتم من الجهاد الاصغر الى الجهاد الاكبر مجهدة العبد هواه" یہ حدیث ضعیف ہے، دیکھئے: کشف الخفاء للعجلونی: ١/ ٥١١۔ ہم چھوٹے جہاد سے لوٹ کر بڑے جہاد کی طرف آگئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھے رہنے والے مومن برابر نہیں ہوسکتے، اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بڑی فضیلت دے رکھی ہے، اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو اچھائی اور خوبی کا وعدہ دیا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَجٰهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَا يَسْتَوٗنَ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۞ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۞ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۞ ﴾ (التوبة: ١٩ـ ٢٢)

''کیا تم لوگوں نے حاجیوں کو پانی پلانے اور ادب و حرمت والی مسجد یعنی خانہ کعبہ کے آباد رکھنے کو اس شخص کی خدمت جیسا سمجھ لیا جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان لاتا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے، اللہ کے نزدیک تو یہ لوگ ایک دوسرے کے برابر نہیں، اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور دین کے لیے انہوں نے ہجرت کی اور اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ لوگ اللہ کے یہاں درجے میں کہیں بڑھ کر ہیں، اور یہی ہیں جو منزل مقصود کو پہنچنے والے ہیں۔ ان کا رب ان کو مہربانی اور رضامندی اور ایسے باغوں میں رہنے کی خوشخبری دیتا ہے، جن میں ان کو دائمی آسائش ملے گی، اور یہ لوگ ان باغوں میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے، یقیناً اللہ کے یہاں ثواب کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم میں نعمان بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، ایک شخص نے یہ کہا: اسلام لانے کے بعد اگر میں حاجیوں کو پانی پلاتا ہوں تو اور کسی عمل کی مجھے کیا ضرورت ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: اگر اسلام لانے کے بعد میں مسجد حرام کو آباد کئے رکھوں تو اور کسی عمل کی مجھے کیا ضرورت ہے۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا تمہارے ذکر کردہ اعمال سے افضل ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس زور سے باتیں نہ کرو۔ نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھ لوں گا۔ چنانچہ انہوں نے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر مذکورہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ❶

صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کون سا عمل اللہ کے نزدیک افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وقت پر نماز پڑھنا" میں نے عرض کیا: پھر کون سا عمل افضل ہے؟ فرمایا: "والدین کے ساتھ بھلائی و نیکی کرنا" میں نے عرض کیا پھر کون سا؟ فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا" میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی تین باتیں پوچھیں، اگر اور پوچھتا تو اور بھی بتاتے۔" ❷

صحیحین ہی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا، عرض کیا گیا: پھر کون سا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج مقبول۔" ❸

صحیحین ہی میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

---

❶ مسلم: الامارۃ، فضل الشھادۃ فی سبیل اللّٰہ (۱۸۷۹) مسند احمد: ۲۶۹/۳۔

❷ بخاری: الجھاد والسیر، فضل الجھاد والسیر (۳۷۸۲)۔ مسلم: الایمان، بیان کون الایمان باللّٰہ تعالیٰ افضل الاعمال (۸۵)

❸ بخاری: الایمان، من قال ان الایمان ھو العمل (۲۶) مسلم: الایمان، بیان کون الایمان باللّٰہ تعالیٰ افضل الاعمال (۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جو جہاد فی سبیل اللہ کے برابر ہو، فرمایا:
''تم اس کو انجام دینے کی طاقت نہیں رکھ سکو گے۔'' اس نے عرض کیا: مجھے بتایئے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَصُومَ وَلَا تُفْطِرُ وَتَقُومَ وَلَا تَفْتِرُ .)) ❶

''کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تم متواتر روزہ رکھو اور افطار نہ کرو، اور برابر نماز میں رہو کبھی رکو نہیں؟''

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی چند وصیتیں:

سنن میں معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو یمن کی طرف بھیجتے وقت یہ نصیحت فرمائی:

((يَا مُعَاذُ اتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ .)) ❷

''اے معاذ جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو۔ گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے فوراً بعد نیکی کر لیا کرو تو وہ اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔''

نبی کریم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں، پس تم ہر نماز کے بعد یہ کہہ لیا کرو:

((اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ .)) ❸

''اے اللہ! مجھے اپنا ذکر، شکر اور اپنی بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔''

---

❶ بخاری: الجہاد والسیر، فضل الجهاد و السیر (٢٧٨٥)۔ مسلم: الامارة، فضل الشهادة فی سبیل اللہ (١٨٧٨)۔ مسند احمد، ٢/٣٤٤۔

❷ ترمذی (٢٠٥٤) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے، مسند احمد: ٥/٢٨٨۔

❸ ابوداود: الصلاة، الاستغفار (١٥٢٢)۔ مسند احمد: ٥/٢٤٥۔ اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ اونٹ پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، فرمایا: ''اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اپنے بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟ (معاذ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی اس کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔'' پھر فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ حق ادا کردیں تو اللہ پر ان کا کیا حق ہو جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ''اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بندوں کا حق اللہ پر یہ ہو جاتا ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔'' [1]

نبی کریم ﷺ نے حسب ذیل باتیں بھی معاذ رضی اللہ عنہ ہی سے بیان فرمائی تھیں:

((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ ، وَعُمُوْدُهُ الصَّلَاةُ ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ .))

''تمام کاموں کا سرا اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے، اور اس کی سب سے بلند چوٹی جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''

پھر فرمایا: ''کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتا دوں؟ روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو اسی طرح بجھا دیتا ہے جس طرح آگ پانی کو، اسی طرح آدھی رات کے وقت نماز پڑھنا نیکی کے دروازوں میں سے ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے سورۃ سجدہ کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۫ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿١٦﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٧﴾ ﴾ (السجدة: ١٦، ١٧)

''رات کے وقت ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے، اور عذاب کے

---

[1] بخاری: اللباس، ارداف الرجل خلف الرجل (٥٩٦٧)۔ مسلم، الایمان، الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنة قطعًا (٣٠)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف اور رحمت کی امید سے اپنے رب سے دعائیں مانگتے ہیں، اور جو کچھ بھی ہم نے ان کو دے رکھا ہے، اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، کوئی شخص بھی نہیں جانتا لوگوں کے نیک عملوں کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لیے پردۂ غیب میں موجود ہیں، یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔''

پھر فرمایا: ''اے معاذ! میں تمھیں وہی چیز کیوں نہ بتادوں جس پر ان تمام باتوں کی قبولیت کا دارومدار ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے معاذ کی زبان پکڑ کر فرمایا: اپنی اس زبان کو قابو میں رکھو، معاذ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! ہم جو باتیں کرتے ہیں کیا ان پر بھی ہم سے مواخذہ ہوگا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

((ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ .)) ❶

''تمھیں تمہاری ماں روئے، تم اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ آگ میں جو لوگ نتھنوں کے بل گریں گے وہ محض اپنی زبانوں کی پیداوار کے باعث ہی گریں گے۔''

اس حدیث کی مزید توضیح صحیحین ہی کی ایک دوسری روایت سے ہوتی ہے، اس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ .)) ❷

''جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔''

کیونکہ اچھی گفتگو کرنا خاموش رہنے سے بہتر ہے، اور بدگوئی سے بہتر ہے کہ آدمی

---

❶ ترمذی: الایمان، ماجاء فی حرمة الصلاة (٢٦١٦) مسند احمد: ٥/٢٣٧۔ ابن ماجة، الفتن: كف اللسان فی الفتن (٣٩٧٣) ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❷ بخاری: الرقاق، حفظ اللسان (٦٤٧٦) مسلم: الایمان، الحث علی اکرام الجار (٤٧)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاموش رہے۔ مسلسل خاموشی بدعت ہے جس سے روکا گیا ہے۔اسی طرح روٹی اور گوشت کھانااور پانی پینا چھوڑ دیا جائے تو یہ بھی مذموم ہے۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کودھوپ میں کھڑا دیکھا،تو فرمایا:

''یہ کیا ہے؟''لوگوں نے جواب دیا:یہ ابواسرائیل ہے،اس نے نذر مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا ، سائے سے پرہیز کرے گا ، اور روزہ رکھے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''اسے حکم دو کہ بیٹھ جائے ،سایہ میں رہے، بات چیت کرے اور روزہ پورا کرے۔'' ❶

صحیحین میں انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ثابت ہے کہ:

''چند آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوالات کیے ، جب ان کو بتلایا گیا تو انہوں نے اپنے لیے اس عبادت کو کم سمجھا،اور کہنے لگے کہ ہم میں کون رسول اللہ ﷺ کی برابری کرسکتا ہے؟(ہمیں ان سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے ، کیونکہ آپ کے سب گناہ معاف تھے)ایک نے کہا:میں روزہ رکھوں گا ، افطارنہیں کروں گا۔ دوسرے نے کہا:میں رات دن نماز پڑھتا رہوں گا سوؤں گانہیں۔ تیسرے نے کہا:میں گوشت نہیں کھاؤں گا۔ چوتھے نے کہا:میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ ایسا ایسا کہہ رہے ہیں۔ میں تو روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں ، نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہوں اور سوتا بھی ہوں ، گوشت بھی کھاتا ہوں اور بیویاں بھی رکھتا ہوں۔پس جو شخص میری سنت سے اعراض کرے گا وہ مجھ سے نہیں۔'' ❷

---

❶ بخاری: الایمان والنذر، النذر فیما لا یملك وفی معصیة (٦٧٠٤)

❷ بخاری: النکاح، الترغیب فی النکاح (٥٠٦٣)۔ مسلم: النکاح، استحباب النکاح (١٤٠١)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد یہ ہے کہ جو شخص کسی طریقہ پر چل کر یہ خیال کرے کہ اس کا طریقہ بہتر ہے تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اس کے لیے براءت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ﴾

(البقرة: ۱۳۰)

"دین ابراہیم (علیہ السلام) سے وہی شخص بے رغبتی کرے گا جو بے وقوف ہو۔"

ہر مسلمان پر یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ "بہترین کلام اللہ کا کلام ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر جمعہ کے خطبہ میں ایسا کہا کرتے تھے۔ [1]

[1] مسلم: الجمعة، تخفيف الصلاة والخطبة (٨٦٧) براوية جابر بن عبدالله۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نویں فصل:

معصوم ہونا ولایت کے لیے شرط نہیں ہے

ولی کے لیے معصوم ہونا یا غلطی سے مبرا ہونا شرط نہیں، بلکہ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ علم شریعت کی بعض باتیں بھی اسے معلوم نہ ہوں اور دین کے بعض امور میں بھی اسے مغالطہ ہو اور وہ یہ سمجھنے لگے کہ فلاں کاموں کا اللہ نے حکم دیا ہے، حالانکہ اللہ نے اس سے منع کیا ہو۔ بعض خارق عادت کو اولیاء اللہ کی کرامات خیال کرے، حالانکہ اصل میں وہ شیطانی حرکات ہوں، جو رتبہ میں کم ہونے کے باوجود اس پر مشتبہ ہوگئی ہوں اور معلوم نہ ہوسکے کہ اس کا تانا بانا شیطان سے ہے۔ اس کے باوجود وہ ولایت کے درجہ سے خارج نہیں ہے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس امت کے حق میں خطا اور نسیان کو معاف کر دیا ہے، اس کا فرمان ہے:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۗ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَ لَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَ اعْفُ عَنَّا ٝ وَ اغْفِرْ لَنَا ٝ وَ ارْحَمْنَا ٝ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ﴾ (البقرة: ٢٨٥، ٢٨٦)

”اللہ تعالیٰ نے جو کچھ رسول کی طرف نازل کیا اس پر رسول اور مومنین سب ایمان لائے، سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لائے ہیں، ہم رسولوں میں سے کسی ایک کو جدا نہیں سمجھتے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بول اٹھے کہ ہم نے تیرا ارشاد سنا اور تسلیم کیا۔ اے ہمارے رب! بس تیری ہی مغفرت درکار ہے، اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اسی قدر جس کے اٹھانے کی اس کو طاقت ہو۔ جس نے اچھے کام کئے تو اس کا نفع بھی اسی کے لیے ہے اور جس نے برے کام کئے تو اس کا وبال بھی اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا چوک ہو جائے تو ہماری گرفت نہ فرما اور اے ہمارے رب! جو لوگ ہم سے پہلے گزر چکے ہیں، جس طرح تو نے ان پر بار ڈالا تھا ویسا بار ہم پر نہ ڈال اور اے ہمارے رب! اتنا بوجھ جسے اٹھانے کی ہم کو طاقت نہیں ہم سے نہ اٹھوا، اور ہمارے قصور معاف فرما، اور ہماری مغفرت فرما، ہم پر رحم کر، تو ہی ہمارا مددگار ہے، تو کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔"

صحیح مسلم میں ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کرلیا اور فرمایا: "قد فعلت" (میں نے معاف کردیا)۔

صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿إِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٨٤﴾﴾

(البقرة: ٢٨٤)

''تمہارے دلوں میں جو کچھ ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تم سے اس کا حساب لے گا پھر جسے چاہے گا بخش دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تو ان کے دلوں میں ایسی بات آ گئی جس سے زیادہ سخت بات اس سے پہلے نہیں آئی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہہ دو "سَمِعْنَا وَ أَطَعْنَا وَ سَلَّمْنَا" ہم نے سنا، اطاعت کی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر تسلیم خم کر دیا۔"

اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ایمان کا القاء کیا اور یہ آیت نازل کی:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ﴾ (البقرۃ : ۲۸۶)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "قد فعلت" میں نے معاف کر دیا۔ پھر انھوں نے کہا: اے اللہ! ہم پر ان لوگوں جیسا بوجھ نہ ڈال جس کی ہم کو طاقت نہ ہو، ہم سے درگذر کر، ہمارے گناہوں کو بخش دے۔ ہم پر رحم کر، تو ہمارا مددگار ہے اور تو کافروں کی قوم سے مقابلہ میں ہماری مدد کر۔" اس کے جواب میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "قد فعلت" میں نے کر دیا۔ ❶

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ﴾ (الاحزاب : ۵)

"تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا ارادہ تم دل سے کرو۔"

صحیحین میں ابو ہریرہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا جْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِنْ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ.)) ❷

"جب حاکم اجتہاد کرے اور درست ہو تو اس کے دو اجر ہیں اور غلط ہو اس کا ایک اجر ہے۔"

خطا کرنے والے مجتہد کو گنہ گار نہیں ٹھہرایا بلکہ اس کے لیے ایک اجر رکھا جو اجتہاد کرنے کا

❶ مسلم: الایمان، بیان أنه سبحانه وتعالیٰ لم یکلف الا مایطاق (۲۰۰)۔ مسند احمد: (۱/۲۳۳)۔
❷ اس حدیث کی تخریج گذر چکی ہے، دیکھئے فصل نمبر ۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلہ ہے اور اس کی خطا معاف کر دی، لیکن وہ مجتہد جس کا اجتہاد درست نکلے دو اجر کا مستحق ہوتا ہے لہٰذا وہ پہلے سے افضل ہے۔

الہام کی صحت کا معیار:

لہٰذا چونکہ ولی اللہ کے لیے غلطی کا امکان ہے تو لوگوں پر اس کی تمام باتوں پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے، البتہ نبی ہو تو اور بات ہے۔ ولی اللہ کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ وہ ان تمام باتوں پر اعتماد کرے جو اس کے دل پر القاء ہوں، نہ ہی ان چیزوں پر بھروسا کرے جو الہام، محادثہ ❶ اور خواب کے طور پر دیکھے، بلکہ ضروری ہے کہ ان سب کو محمد ﷺ کی شریعت کی کسوٹی پر پرکھے، اگر موافق ہوں تو قبول کرے اور اگر مخالف ہوں تو قبول نہ کرے، اور اگر موافق یا مخالف ہونا معلوم نہ ہو تو توقف کرے۔

ولی کو سمجھنے میں لوگوں کی قسمیں:

اس باب میں لوگوں کی تین قسمیں ہیں، دو کناروں پر اور ایک بیچ ہے۔ ایک وہ قسم ہے جو کسی شخص کو اللہ کا ولی مان لیتی ہے تو ہر اس بات سے وہ اتفاق کر لیتی ہے جس کے بارے میں اس کا ولی اپنے قلب کے ربانی واردات کی خبر دیتا ہے، اور جو کچھ اس کا ولی کرتا ہے اسے تسلیم کر لیتی ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو کسی شخص کے قول یا فعل کو موافق شرع نہ پائے، تو اس کو سرے سے ولایت ہی سے خارج کر دے، گو وہ مجتہد مخطی کیوں نہ ہو، لیکن " خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا " کے بمصداق صحیح طریقہ یہ ہے کہ اجتہاد میں غلطی ہو جائے تو اللہ کے ولی کو نہ معصوم سمجھا جائے،

❶ **محادثہ** : صوفیاء کی اصطلاح میں اللہ رب العلمین کے عارفین کے ساتھ عالم الملك والشهادة سے خطاب کو کہتے ہیں، اس طرح سے کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو درخت کی آڑ سے ندا دی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ صحیح یہ ہے کہ "محادثہ" الہام (دل میں بات ڈالنا) کے معنیٰ میں ہے، اور محدث ملہم (جس کے دل میں بات ڈالی جائے) پس الہام غیر انبیاء کو بھی حاصل ہوتا ہے، جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے اور جرجانی نے محادثہ کی جو تعریف کی ہے اس سے مراد وہ تکلیم (گفتگو) ہے جو محض بعض انبیاء علیہم السلام کے لئے ہی ثابت ہے، لہٰذا محادثہ کی تفسیر تکلیم سے کرنا درست نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مَأْثُوْم (گنہگار)، اس کی ہر بات کی اتباع کی جائے اور نہ ہی اس کی اجتہادی غلطی کی وجہ سے اس پر کفر یا فسق کا حکم لگایا جائے۔ لوگوں پر واجب وہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ بھیجی ہے، لیکن اگر کوئی شخص بعض فقہاء کے قول کے مخالف ہو اور دوسروں کے موافق ہو تو کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس پر قول مخالف کو لازم کرے اور کہے کہ اس نے شریعت کی خلاف ورزی کی ہے۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فضائل میں چند احادیث:

صحیحین میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، آپ نے فرمایا:

((قَدْ كَانَ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ مِنْهُمْ .)) ❶

"تم سے پہلی امتوں میں محدَّث گزرے ہیں، اگر میری امت میں کوئی محدَّث ❷ ہوگا تو وہ عمر ہوں گے۔"

نیز ترمذی وغیرہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

((لَوْ لَمْ أُبْعَثْ فِيكُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ)) ❸

---

❶ بخاری: فضائل الصحابة، مناقب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (٣٦٨٩)۔ مسلم: فضائل الصحابة، من فضائل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ (٢٣٩٨)

❷ محدث کی تاویل میں اختلاف کیا گیا ہے، بعض نے کہا ہے: جس پر الہام ہوتا ہو، اکثر کی یہی رائے ہے اور ایک قول یہ ہے کہ "محدث" جس کا گمان (اندازہ) سچ ثابت ہوتا ہو، اور اس کے دل میں اللہ کی طرف سے کوئی بات ڈال دی جاتی ہے نیز کہا گیا ہے کہ جس کی زبان پر بغیر قصد و ارادہ کے حق جاری ہو جاتا ہو، یہ بھی کہا جا گیا ہے کہ جس سے فرشتوں نے بغیر نبوت کے کلام کیا ہو۔

❸ یہ حدیث ترمذی میں نہیں ہے، بلکہ اسے دیلمی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، حافظ عراقی کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے، شوکانی الفوائد المجموعہ میں کہتے ہیں: اسے ابن عدی نے حدیث بلال سے روایت کیا ہے، اور اس کی سند میں ایک راوی ہے جو حدیثیں گھڑتے تھے، اور امام احمد، ترمذی، حاکم نے حدیث رقبہ بن عامر سے اور طبرانی نے عصمہ بن مالک سے جو یہ حدیث "لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ" (اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتے) تو یہ حدیث حسن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر میں تمہارے درمیان مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے۔''

اور ایک حدیث میں ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ.)) ❶

''اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل کو حق سے معمور کر دیا ہے۔''

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔'' ❷

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ہم اس خیال کو مستبعد نہیں سمجھتے تھے کہ عمر کی زبان سے سکینت بولے گی۔ علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول بروایت شعبی ثابت ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب کبھی عمر یہ فرماتے تھے کہ یہ میری رائے ہے تو ویسا ہی ہوتا تھا جیسا وہ کہتے تھے۔ قیس بن طارق کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ عمر کی زبان سے فرشتہ باتیں کر رہا ہے۔

عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: فرمانبردار لوگوں کے منہ سے قریب ہو کر باتیں سنا کرو، کیونکہ ان پر سچی باتیں روشن ہوا کرتی ہیں۔

اور وہ سچی باتیں جن کے متعلق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یہ خبر دی ہے وہی ہیں جو اولیاء اللہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے منکشف ہوا کرتی ہیں، اور یہ ثابت ہے کہ اولیاء اللہ سے مخاطبے اور مکاشفے ہوا کرتے ہیں۔ ان اولیاء میں سب سے افضل امت محمدیہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے بڑا درجہ ابوبکر کا، پھر عمر کا ہے۔ ❸

---

❶ مسند احمد: ۱۴۵/۵، ابوداود: الخراج والامارة والفئی، تدوین العطاء، (۲۹۶۲)۔ ترمذی: المناقب، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب (۳۶۸۲)۔ ترمذی کہتے ہیں: حدیث حسن ہے۔

❷ مسند احمد: (۱۵۴/۴)۔ ترمذی: المناقب، مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب (۳۶۸۶)۔ ترمذی کہتے ہیں: حدیث حسن غریب ہے۔

❸ بخاری: فضائل الصحابة، قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیلا (۳۶۶۲، ۳۶۷۱)۔ ابوداود: السنة، فی التفضیل (۴۶۲۹)۔ بخاری میں ہے: ابن عمر کہتے ہیں: ''ہم عہد نبوی میں لوگوں کے درمیان سب سے بہتر ابوبکر کو پھر عمر کو، پھر عثمان رضی اللہ عنہم کو جانتے تھے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح حدیث کے اندر عمر رضی اللہ عنہ کا محدث (جس پر الہام ہو) ہونا متعین ہے۔

پس جو محدث اور مخاطب امت محمدیہ میں ہوں گے، حضرت عمر ان میں سب سے افضل ہوں گے۔ اس کے باوجود حضرت عمر وہی کیا کرتے تھے جو ان پر واجب تھا۔ جو معاملات ان کو درپیش ہوتے تھے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے سامنے پیش کرتے تھے، کبھی تو وہ شریعت کے موافق ہوتے تھے اور یہ عمر کے فضائل میں داخل ہے، جیسا کہ ایک سے زائد مرتبہ قرآن کریم حضرت عمر کی رائے کے موافق نازل ہوا۔ ❶

کبھی ان کی رائے شریعت کے مخالف بھی ہوتی تھی۔ اس صورت میں وہ اس سے رجوع کر لیتے تھے جیسا کہ انہوں نے حدیبیہ میں اپنی رائے سے رجوع کیا تھا، حدیبیہ میں حضرت عمر کی رائے یہ تھی کہ مشرکین کے ساتھ جنگ کی جائے۔

صحیح بخاری وغیرہ میں مشہور حدیث ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۶ ھ میں عمرہ کے لیے سفر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تقریباً چودہ سو مسلمان تھے، جنہوں نے درخت کے نیچے آپ سے بیعت کی تھی، اور آپ نے اس شرط پر مشرکین کے ساتھ مصالحت کر لی تھی کہ مسلمان اس سال واپس ہو جائیں گے، اور آئندہ سال عمرہ کریں گے، اور ان کے لیے ایسی شرطیں رکھی گئی تھیں جن کی رو سے بظاہر مسلمانوں پر ایک طرح کا عیب لگتا تھا۔ یہ بات بہت سارے مسلمانوں کو ناگوار گزری، حالانکہ اس صلح و سمجھوتہ کے اندر جو مصلحت کارفرما تھی اللہ اور اس کے رسول اچھی طرح جانتے تھے۔

عمر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کو یہ معاہدہ ناپسند تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم لوگ حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں'' انہوں نے کہا: کیا ہمارے مقتولین جنت میں اور ان کے مقتولین جہنم میں نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیوں نہیں'' عمر نے کہا: تو پھر کیوں ہم اپنے دین کے بارے میں دباؤ قبول کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خطاب کے بیٹے! میں اللہ

❶ جیسے آیت حجاب، مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم وغیرہ۔ مزید تفصیل کتب تاریخ میں ملاحظہ فرمائیں۔ مترجم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا رسول ہوں، اس کی نافرمانی نہیں کرسکتا، وہ میری مدد کرے گا۔ عمر نے کہا: کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم بیت اللہ جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں، لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال جائیں گے اور اس کا طواف کریں گے؟ عمر نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم بیت اللہ کے پاس جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے، اس کے بعد عمر ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کے پاس پہنچے اور ان سے بھی وہی باتیں کہی جو رسول اللہ ﷺ سے کہی تھیں، اور انہوں نے بھی ٹھیک وہی جواب دیا جو رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا جواب ابوبکر نے نہیں سنا تھا۔ البتہ ابوبکر بہ نسبت عمر کے اللہ اور اس کے رسول کی موافقت میں کامل تر تھے، عمر نے اس سے رجوع کیا۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی اس غلطی کے کفارہ کے لیے کئی عمل کیے۔ ❶

اسی طرح جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت عمر نے سب سے پہلے آپ ﷺ کی موت کا انکار کیا مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ یقیناً فوت ہوچکے ہیں، تو عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے رجوع کیا۔ ❷

اسی طرح مانعین زکاۃ کے ساتھ جہاد کے سلسلہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر سے کہا: آپ ان لوگوں کے ساتھ کیسے جہاد کریں گے، جب کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے:

((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُ وَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِذجا فَعَلُوْا ذَالِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا .))

مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ وہ اللہ کے معبود برحق ہونے کی شہادت نہ دیں اور مجھے اللہ کا رسول نہ تسلیم کرلیں، اور جب وہ ایسا کر

❶ بخاری: الشروط، الشروط في الجهاد (٢٧٣١)۔ مسلم: الجهاد و السير، صلح الحديبية، (١٧٨٥)۔

❷ بخاری: فضائل الصحابة، قول النبي ﷺ لو كنت متخذا خليلاً (٣٤٦٧) الجنائز، الدخول على الميت بعد الموت اذا أدرج في كفنه: ١٢٤٢۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں تو ان کے جان و مال مجھ سے محفوظ ہیں، الا یہ کہ بطور قصاص لیے جائیں۔ ابوبکر صدیق نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا ہے: "اِلَّا بِحَقِّهَا" زکاۃ بھی جان و مال کا حق ہے، اور فرمایا:

((وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقًا كَانُوا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا.)) ❶

"قسم ہے اللہ کی! اگر وہ بکری کا بچہ بھی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے، مجھے نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔" عمر کہتے ہیں: قسم ہے اللہ کی! مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے، "فَعَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ" مجھے یقین ہو گیا کہ ان کی بات حق ہے۔"

صدیق کا مرتبہ محدث سے اونچا ہے:

اسی طرح کی بہت ساری مثالیں ہیں جن سے عمر پر ابوبکر کی فضیلت بالکل واضح ہے، بایں ہمہ حضرت عمر محدث ہیں، تاہم صدیق کا مرتبہ محدث کے مرتبہ سے بلند تر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ صدیق جو کچھ کہتا یا کرتا ہے، وہ رسول معصوم سے سیکھ کر کہتا یا کرتا ہے، محدث کچھ باتیں اپنے دل سے کہتا ہے اور اس کا دل معصوم نہیں ہوتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ وہ اپنے دل کے القاء کو نبی معصوم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی کسوٹی پر پرکھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام سے مشورہ لیا کرتے تھے، ان سے تبادلۂ خیالات کرتے تھے، بعض امور میں ان کی طرف رجوع کرتے تھے، کچھ امور میں ان سے نزاع بھی ہوئی تھی۔ چنانچہ آپ اور صحابہ کرام ایک دوسرے کے خلاف کتاب و سنت سے دلائل پیش کرتے تھے، اور آپ اپنی مخالفت پر انہیں برقرار رکھتے تھے، اور آپ ان کو اور وہ آپ کو کتاب و سنت کے دلائل سنایا کرتے تھے، اور آپ کبھی نہیں کہتے کہ میں محدث ہوں، مجھ پر الہام ہوتا ہے اور مجھ

❶ بخاری: الزکاۃ، وجوب الزکاۃ (۱۴۰۰)۔ مسلم: الایمان، الأمر بقتال الناس حتیٰ یقولوا: لا اله الا الله محمد رسول الله (۲۰، ۲۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خطاب ہوتا ہے، لہٰذا میرا موقف قبول کرو اور میری مخالفت نہ کرو۔

پس جو شخص بھی ولایت الٰہی کا دعویدار ہو، یا اس کے احباب اس کے ولی یا مخاطب ہونے کے مدعی ہوں اور یہ کہیں کہ اس کے پیرو اس کی ہر بات مان لیں، اس کی مخالفت نہ کریں، کتاب وسنت کو بالائے طاق رکھ کر اس کے خیال کو تسلیم کرلیں۔ تو اس طرح کا مدعی اور اس مدعی کے رفقائے کار سب کے سب خطا کار ہیں، اور ایسے لوگ گمراہ ترین لوگوں میں ہیں۔ ایسے مدعی ولایت کو اگر افضل ترین مان بھی لیا جائے تو بھی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس سے افضل قرار پائیں گے۔ آپ امیر المومنین تھے، مسلمان آپ سے اختلاف کرتے تھے، اور آپ کا قول کتاب وسنت کی کسوٹی پر پرکھتے تھے۔

انبیاء کی اطاعت واجب ہے اولیاء کی نہیں:

امت کے تمام سلف صالحین اور ائمۂ کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ہر شخص کی باتیں قبول اور رد کی جاسکتی ہیں۔ انبیاء اور غیر انبیاء کا یہی فرق ہے۔ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اللہ عزوجل کی طرف سے جو باتیں لاتے ہیں، ان پر ایمان لانا ضروری ہے، اور ان کے احکام کی اطاعت واجب ہے۔ جب کہ اولیاء کے ہر حکم کی اطاعت واجب نہیں ہے، اور نہ ان کی ہر خبر پر ایمان لانا ضروری ہے بلکہ ان کا حکم اور ان کی خبر کتاب وسنت پر پیش کی جائے گی۔ جو کتاب وسنت کے موافق ہوگی وہ قابل قبول اور جو کتاب وسنت کے مخالف ہوگی وہ مردود ہوگی، گو وہ اللہ کا ولی کیوں نہ ہو، مجتہد کیوں نہ ہو، جس کی خطا معاف ہو جاتی ہے اور وہ ماجور و مثاب قرار پاتا ہے لیکن اس کا قول کتاب وسنت کے مخالف ہوگا تو خطا کار ہوگا تاہم حتیٰ المقدور اللہ سے ڈرتا ہوگا تو اس کی خطا بخش دی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾ (التغابن: ١٦)

''جہاں تک ہوسکے اللہ سے ڈرتے رہو۔''

اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾﴾ (آل عمران : ١٠٢)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ایسا ڈرو جیسا اس سے ڈرنا چاہیے ، اور تمہاری موت نہ ہو مگر اس حال میں کہ تم مومن ہو۔''

ابن مسعود اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حق یہ ہے کہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس کی نافرمانی نہ کی جائے۔ اسے یاد کیا جائے فراموش نہ کیا جائے ، اس کا شکر ادا کیا جائے ناشکری نہ کی جائے اور یہ سب کچھ حسب استطاعت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ (البقرة : ٢٨٦)

''اللہ تعالیٰ کسی نفس کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا ، جو کام وہ کرے اس کا ثواب ہوگا تو اسی کے لیے اور عذاب ہوگا تو اسی کو ہوگا۔''

اور فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿٤٢﴾﴾ (الاعراف : ٤٢)

''اور جو لوگ ایمان لائے ، پھر نیک عمل کیے ، ہم تو کسی شخص پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالا کرتے ، یہی لوگ جنتی ہوں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔''

اور فرمایا:

﴿وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ ۖ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۖ﴾

(الانعام : ١٥٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"انصاف کے ساتھ ناپ تول پوری پوری کرو، ہم کسی شخص پر اس کی طاقت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتے۔"

کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام کی لائی ہوئی باتوں پر ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

﴿قُولُوٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡنَا وَ مَآ اُنۡزِلَ اِلٰٓى اِبۡرٰهٖمَ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ يَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَ مَآ اُوۡتِىَ مُوۡسٰى وَ عِيۡسٰى وَ مَآ اُوۡتِىَ النَّبِيُّوۡنَ مِنۡ رَّبِّهِمۡ‌ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ‌ۖ وَنَحۡنُ لَهٗ مُسۡلِمُوۡنَ﴿۱۳۶﴾﴾ (البقرة: ١٣٦)

"مسلمانو! تم یہود و نصاریٰ کو یہ جواب دو کہ ہم تو اللہ پر ایمان لائے ہیں، اور قرآن جو ہم پر اتارا گیا اس پر بھی، اور صحیفے جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب پر اترے ان پر، اور موسیٰ اور عیسیٰ کو جو کتاب ملی اس پر، اور جو دوسرے پیغمبروں کو ان کے رب کی طرف سے ملا ان پر، ہم ان پیغمبروں میں کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، اور ہم اسی اللہ کے فرماں بردار ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿الٓمّٓ ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ يُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ﴿۳﴾ وَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَ مَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ‌ۚ وَ بِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ‌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾﴾ (البقرة: ١ ـ ٥)

"الٓـمٓ، یہی وہ کتاب ہے جس کے کلام الٰہی ہونے میں کچھ بھی شک نہیں، پرہیزگاروں کی رہنما ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے ہیں، اور جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ کی طرف اتارا گیا اور آخرت پر بھی ایمان رکھتے ہیں، یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے سیدھے راستے پر ہیں، اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾﴾

(البقرۃ: ۱۷۷)

''مسلمانو! نیکی یہی نہیں کہ نماز میں اپنا رخ مشرق کی طرف کر لو یا مغرب کی طرف کر لو، بلکہ اصل نیکی تو ان کی ہے جو اللہ اور روز آخرت اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور رسولوں پر ایمان لائے، اور مال سے محبت کرنے کے باوجود اللہ کی راہ میں رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دیا، اور غلامی وغیرہ کی قید سے لوگوں کی گردنیں چھڑانے میں دیا، اور نماز پڑھتے زکاۃ دیتے رہے، اور جب کسی بات کا اقرار کر لیا تو اپنے قول کو پورا کیا، اور تنگ دستی اور دکھ و لڑائی کے وقت میں ثابت قدم رہے، یہی وہ لوگ ہیں جو دعوائے اسلام میں سچے نکلے، اور یہی ہیں جن کو پرہیزگار (متقی) کہنا چاہیے۔''

یہ بات کہ اولیاء اللہ پر کتاب و سنت کی پابندی لازمی ہے اور کوئی ان میں معصوم نہیں ہے جس کے لیے یا دوسروں کے لیے یہ جائز ہو کہ جو کچھ اس کے دل میں آ جائے، اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب وسنت کی کسوٹی پر پرکھے بغیر اس کی پیروی کرے، ایسا شخص متفقہ طور پر اللہ کا ولی ہے، برعکس ازیں اللہ کا ولی نہیں ہے، جس کی پیروی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہو، وہ یا تو کافر ہے، یا پھر حد سے زیادہ جاہل ہے۔

مشائخ کے کلام میں اس طرح کی کئی مثالیں موجود ہیں، جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

سلیمان دارانی کا قول ہے:

((اِنَّہٗ لَیَقَعُ فِیْ قَلْبِیَ النُّکْتَۃُ مِنْ نُکَتِ الْقَوْمِ فَلَا أَقْبَلُھَا بِشَاھِدَیْنِ: الْکِتَابُ وَالسُّنَّۃُ .))

"میرے دل میں کوئی نکتہ وارد ہوتا ہے تو میں کتاب وسنت کی شہادت کے بغیر اسے قبول نہیں کرتا۔"

حضرت جنید کا قول: ابوالقاسم جنید فرماتے ہیں:

((عِلْمُنَا ھٰذا مُقَیَّدٌ بِالْکِتَابِ وَالسُّنۃِ فَمَنْ لَّم یَقرَا الْقُرْآنَ وَ یَکْتُبِ الْحَدِیْثَ وَلَا یَصلُحُ لَہ أن یَّتکَلَّمَ فِی عِلمِنَا))

"یعنی ہمارا یہ علم (علم ولایت) کتاب وسنت کا پابند ہے، جو شخص قرآن نہ پڑھے اور نہ حدیث نقل کرے، اس کے لئے درست نہیں کہ ہمارے علم کے باب میں کوئی کلام کرے" یا یہ فرمایا کہ "اس کی پیروی نہ کی جائے۔"

ابوعثمان نیشاپوری کا قول: ابوعثمان نیشاپوری فرماتے ہیں:

((مَنْ أَمَرَ السُّنَّۃَ عَلٰی نَفْسِہٖ قَوْلًا وَّ فِعْلًا نَطَقَ بِالْحِکْمَۃِ، وَمَنْ أَمَرَ الْھَوٰی عَلٰی نَفْسِہٖ قَوْلًا وَّ فِعْلًا نَطَقَ بِالْبِدْعَۃِ لِأَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ فِیْ کَلَامِہِ الْقَدِیْمِ:

﴿قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْہِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیْکُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِیْعُوْہُ تَھْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿٥٤﴾ (النور: ٥٤)

''جو شخص قولاً وفعلاً اپنے نفس پر سنت کو حاکم بنائے گا وہ حکمت کی بات کرے گا اور جو قولاً وفعلاً اپنے نفس پر خواہش کو حاکم بنائے گا وہ بدعت کی بات کہے گا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام قدیم میں فرمایا ہے: ''کہہ دیجئے کہ اللہ کا حکم مانو، رسول اللہ کی اطاعت کرو، پھر بھی اگر تم نے روگردانی کی تو رسول کے ذمہ صرف وہی ہے جو اس پر لاگو کر دیا گیا ہے، اور تم پر اس کی جواب دہی ہے جو تم پر رکھا گیا ہے، ہدایت تو تمہیں اسی وقت ملے گی جب تم رسول اللہ ﷺ کی ماتحتی کرو۔ سنو! رسول کے ذمہ تو صرف صاف طور پر پہنچا دینا ہے۔''

ابوعمرو بن نجید فرماتے ہیں:

((كُلُّ وَجْدٍ لَا يَشْهَدُ لَهُ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ فَهُوَ بَاطِلٌ .))

''ہر وہ وجد جس کی شہادت کتاب وسنت سے نہ ہو باطل ہے۔''

اس مقام پر بہت سے لوگ غلطیاں کر جاتے ہیں، وہ کسی کو اللہ کا ولی سمجھ لیتے ہیں، ان کے گمان کے مطابق ولی کی ہر بات قبول ہوتی ہے اور جو فعل بھی وہ کرتا ہے اپنی قدرت سے کرتا ہے، خواہ وہ کتاب وسنت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ اس شخص کی موافقت کی جاتی ہے اور اللہ نے جن باتوں کو دے کر اپنا رسول بھیجا ہے اس کی مخالفت کی جاتی ہے، حالانکہ رسول نے جو خبر دی ہے اس کی تصدیق کرنا اور اس کے حکم کی اطاعت تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ یہی وہ بات ہے جو اللہ کے اولیاء اور اعداء، جنتیوں اور دوزخیوں اور نیک بختوں اور بدبختوں کے درمیان حد فاصل ہے۔ جو رسول کی اتباع کرتا ہے، وہ اللہ کا متقی ولی، اس کی فیروز مند فوج کا ایک سپاہی اور اس کے نیکوکار بندوں کا ایک فرد ہوتا ہے، اور جو شخص رسول کی اتباع نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کے مجرم، ناکام ونامراد دشمنوں کا ایک عضو بن کر رہتا ہے۔

رسول کی مخالفت اور ولایت الٰہی کے منصب پر بٹھائے گئے مذکورہ آدمی کی موافقت ایسے شخص کو پہلے تو بدعت اور گمراہی کی طرف اور پھر کفر ونفاق کی طرف گھسیٹ لے جاتی ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مصداق بن جاتا ہے جسے ذیل کی آیتوں میں بیان کیا گیا ہے۔

کتاب وسنت میں کسی چیز کا ثبوت نہ ہو تو وہ باطل ہے:

﴿وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ﴿٢٧﴾ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ﴿٢٨﴾ لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾﴾

(الفرقان: ۲۷ـ ۲۹)

”اور جس دن نافرمان اپنے ہاتھوں کو چبا چبا کر کہے گا، ہائے افسوس! کاش میں نے رسول اللہ ﷺ کی راہ اختیار کی ہوتی۔ ہائے میری کمبختی! کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا، اس نے تو مجھے اس کے بعد گمراہ کر دیا کہ میرے پاس نصیحت آ پہنچی تھی اور شیطان کا تو قاعدہ ہے کہ وقت پڑنے پر انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔“

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ﴿٦٧﴾ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿٦٨﴾﴾ (الأحزاب: ٦٦ـ ٦٨)

”یہ وہ دن ہوگا جب کہ ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے، اور افسوس کے طور پر کہیں گے کہ اے کاش! ہم نے دنیا میں اللہ کا حکم مانا ہوتا اور اے کاش! ہم نے اللہ کے رسول کا کہا مانا ہوتا اور یہ بھی کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہنا مانا اور انہوں نے ہی ہم کو گمراہ کیا، تو اے رب! ان کو دہرا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت فرما۔“

﴿وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾ اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَقَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ﴾ (البقرة: ۱۶۵۔ ۱۶۷)

''اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ کے سوا اوروں کو بھی اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں، اور جیسی محبت اللہ سے رکھنی چاہئے ویسی محبت ان سے رکھتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں ان کو تو سب سے بڑھ کر اللہ سے محبت ہوتی ہے، اور جو بات ان ظالموں کو عذاب دیکھنے پر سمجھ میں آئے گی، اے کاش! وہ ابھی سمجھ میں آجاتی، کہ ہر طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے، اور نیز یہ کہ اللہ کا عذاب بھی سخت ہے۔ یہ ایسا ٹیڑھا وقت ہوگا کہ گرو اپنے چیلوں سے (سردار اپنے تابعداروں سے) دست بردار ہو جائیں گے، اور عذاب آنکھوں سے دیکھ لیں گے، اور ان کے آپس کے سب تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔ تابعدار لوگ کہنے لگیں گے کہ اے کاش! ہم ایک دفعہ دنیا میں پھر لوٹا دیا جاتا تو جیسے یہ لوگ آج ہم سے دست بردار ہو گئے ہیں، اسی طرح ہم بھی ان سے دست بردار ہو جائیں گے۔ یوں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال ان کے آگے لائے گا کہ ان کے اعمال سراسر موجب حسرت دکھائی دیں گے، اس پر بھی وہ ہرگز جہنم سے نہیں نکل سکیں گے۔''

یہ لوگ نصاریٰ سے مشابہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾ ﴾ (التوبة: ۳۱)

''انہوں نے اپنے علماء اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا تھا اور مسیح بن مریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی رب بنالیا تھا، حالانکہ انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا گیا تھا جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، وہ جو شرک کرتے ہیں اس سے وہ پاک ہے۔''

مذکورہ آیت کی تفسیر میں عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا تو عدی نے کہا: نصاریٰ نے ان کی عبادت تو نہیں کی تھی! تو آپ ﷺ نے جواب دیا: ''انہوں نے حرام کو حلال اور حلال کو حرام کیا تھا، چنانچہ انہوں نے اپنے علماء کی یہ بات مان لی تھی، تو ان کی یہ بات مان لینا ہی ان کی عبادت تھی جو وہ کرتے تھے۔'' ❶

اسی لیے ایسے لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے کہ "اِنَّمَا حَرَمُوْا الْوُصُوْلَ بِتَضْيِيْعِ الْأُصُوْلِ." اصل کو ضائع کر کے وصول سے محروم ہو گئے، (یعنی اصول وضوابط کو ضائع کرنے کی وجہ سے حق تک پہنچنے سے محروم رہ گئے) کیونکہ اصل الاصول یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو کچھ لائے ہیں اس پر ایمان لایا جائے۔ پس یہ ایمان رکھنا لازم ہے کہ محمد ﷺ تمام مخلوقات جن وانس، عرب وعجم، اصحاب علم، اور عابد وزاہد، کشور کشا اور رعایا سبھی کے لیے اللہ کے رسول ہیں، نیز یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ کسی مخلوق کے لیے اللہ تک پہنچنے کی راہ صرف یہی ہے کہ باطنی اور ظاہری ہر طرح آپ ﷺ کی پیروی کی جائے، حتیٰ کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام بھی آپ ﷺ کے زمانہ میں آئیں تو ان پر بھی آپ کی اتباع واجب ہوگی۔

رسالت محمدی ﷺ کی جامعیت:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

❶ ترمذی: ابواب تفسیر القرآن، و من سورة التوبة (٣٠٩٥)۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ سیوطی کہتے ہیں: اسے ابن سعد، عبد بن حمید نے روایت کی ہے اور ترمذی نے روایت کر کے اسے حسن قرار دیا ہے۔ نیز ابن منذر اور ابن ابی حاتم، طبرانی، ابو الشیخ، ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی سنن میں عدی بن ابی حاتم سے روایت کی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝﴾ (آل عمران: ۸۱۔ ۸۲)

''جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب و حکمت دوں۔ پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا: ہمیں اقرار ہے۔ فرمایا: تو اب گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ پس اس کے بعد بھی جو پلٹ جائیں وہ پورے نافرمان ہیں۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں پیدا کیا جن سے یہ عہد نہ لیا گیا ہو کہ اگر اس کی زندگی میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہو جائیں تو وہ ان پر ضرور ایمان لائے گا اور ان کی مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی امت سے یہ عہد لے لے کہ اس امت کی زندگی میں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو جائیں تو وہ آپ کی مدد کریں گے اور آپ پر ایمان لائیں گے۔'' [1]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَ يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ۝ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ

[1] تفسیر ابن جریر: ٦/٥٥٦، تفسیر ابن کثیر ١/٣٥٢، الدر المنثور للسیوطی: ٢/٤٧، ٤٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ﴿٦١﴾ فَكَيْفَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ بِمَا
قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَاءُوكَ يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا إِحْسَانًا وَ
تَوْفِيقًا ﴿٦٢﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللَّهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ
وَ عِظْهُمْ وَ قُل لَّهُمْ فِي أَنفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ﴿٦٣﴾ وَ مَا أَرْسَلْنَا مِن
رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَ لَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ
جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ
تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

(النساء: ٦٠ ـ ٦٥)

''آپ نے ان منافق مسلمانوں کے حال پر نظر نہیں کی جو منہ سے تو یہ کہتے ہیں کہ وہ قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ پر اتارا گیا ہے، اور ان آسمانی کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری گئی ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اپنا مقدمہ غیر اللہ کے پاس لے جائیں، حالانکہ ان کو حکم دیا جاچکا ہے کہ اس کی بات نہ مانیں اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں راہ راست سے بھٹکا کر بڑی دور لے جائے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ نے جو حکم اتارا ہے اس کی طرف اور رسول کی طرف رجوع کریں تو آپ ان منافقوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کے پاس آنے سے رکتے ہیں۔ تو اس وقت ان کی کیسی کچھ رسوائی ہوگی جب انہیں کے اپنے کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آپڑے تو آپ کے پاس قسمیں کھاتے ہوئے دوڑے آئیں کہ اللہ کی قسم! ہماری غرض تو سلوک و میل ملاپ کی تھی۔ یہ ایسے آدمی ہیں کہ جو فساد ان کے دلوں میں ہے اس کا علم صرف اللہ ہی کو ہے، تو اے پیغمبر آپ ان کے پیچھے نہ پڑیں، اور ان کو سمجھا دیں، اور ان سے ایسی باتیں کریں کہ اچھی طرح ان کے ذہن نشین ہوجائے اور جو رسول ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا ہے، اس کے بھیجنے سے ہمارا مقصود یہی رہا ہے کہ اللہ کے حکم سے ان کا کہا مانا جائے ، اور جب ان لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا تھا اگر اس وقت یہ لوگ آپ کے پاس آتے اور اللہ سے معافی مانگتے اور رسول ان کی معافی چاہتے تو یہ لوگ دیکھ لیتے کہ اللہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ پس اے پیغمبر! تمہارے رب کی قسم ہے کہ جب تک یہ اپنے باہمی جھگڑوں کا فیصلہ آپ ہی سے نہ کرائیں ، اور صرف فیصلہ ہی نہیں بلکہ آپ جو کچھ فیصلہ کردیں اس سے کسی طرح تنگی اور ناخوشی محسوس نہ کریں ، بلکہ قبول کرلیں ، جب تک ایسا نہ کریں یہ مومن نہیں ہوسکتے۔"

اور اگر کسی نے ذرا بھی رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کی مخالفت کی اور جسے وہ ولی اللہ سمجھتا رہا ، اس کا مقلد رہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے معاملہ کی بنیاد اس عقیدہ پر رکھی ہے کہ وہ شخص اللہ کا ولی ہے، اور ولی کی مخالفت کسی بات میں نہیں کی جاتی۔ فرض کرلیں کہ یہ شخص اکابر صحابہ اور اعاظم تابعین کی طرح اللہ کا بہت بڑا ولی ہے تو بھی اس کی وہ بات نہیں مانی جائے گی جو کتاب وسنت کے خلاف ہوگی ، پھر بات کیسے بنے گی جب کہ وہ اس درجہ کا ولی نہیں ہے۔

اللہ کا ولی تسلیم کرلینے کے باب میں اکثر حضرات کی بنیاد یہ ہے کہ بعض معاملات کے اندر اس سے کچھ کرامات یا کچھ خارق عادات تصرفات ظاہر ہوئے ہیں مثلاً یہ کہ کسی کی طرف اشارہ کردیتا ہے اور وہ مر جاتا ہے ، یا ہوا میں اڑ کر مکہ وغیرہ پہنچ جاتا ہے ، یا کبھی کبھی پانی پر چلتا ہے ، یا ہوا سے لوٹے میں پانی بھر لیتا ہے ، یا بعض اوقات غیب کی باتیں کرتا ہے ، یا کبھی لوگوں کی آنکھوں سے پوشید ہو جاتا ہے ، یا بعض لوگ اس کی عدم موجودگی میں یا مردہ حالت میں اس سے دادخواہ ہوئے اور اس نے ضرورت پوری کردی ، یا وہ لوگوں کو ان کے چوری کئے گئے مال کی خبر دیتا ہے ، یا نظروں سے اوجھل شخص یا مریض کا حال بتاتا ہے ، وغیرہ۔

ان باتوں میں کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو اس بات کی دلیل ہو کہ ان اوصاف کا حامل اور وہ شخص اللہ کا ولی ہے بلکہ اللہ کے اولیاء کا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا میں اڑے یا پانی پر چلے تو اس سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے، جب تک کہ یہ نہ دیکھ لیا جائے کہ وہ کہاں تک رسول اللہ ﷺ کی متابعت کرتا اور امر و نہی میں آپ ﷺ کی موافقت کرتا ہے۔

اولیاء اللہ کی کرامات تو ان خارق عادات تصرفات سے بڑھ کر ہوتی ہیں۔ مذکورہ خارق عادات کا تماشا گو کبھی اللہ کا ولی رہا ہو، مگر اب اللہ کا دشمن ہے، کیونکہ خارق عادات امور تو کفار، مشرکین، اہل کتاب، منافقین، اہل بدعت اور شیاطین سے بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جس شخص کے اندر تصرف کی کوئی بات ہو اسے اللہ کا ولی سمجھ لینا جائز نہیں۔

اللہ کے ولی اپنے اوصاف، افعال اور احوال سے سمجھے جاتے ہیں جن کی دلیل کتاب وسنت کے اندر موجود ہوتی ہے، ان کی پہچان ایمان کے باطنی حقائق اور اسلام کی ظاہری شریعتوں کے نور سے ہوا کرتی ہے۔

شیطان والوں کی پہچان:

مذکورہ بالا باتیں اور انہی جیسے دیگر امور کچھ لوگوں کے اندر پائے جائیں مگر جو ایسے ہوں کہ نہ وضو کرتے ہوں، نہ نمازیں پڑھتے ہوں، بلکہ نجاستوں میں لت پت رہتے ہوں۔ کتوں کے ساتھ رہتے ہوں۔ حمام، قبرستان، کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر پڑے رہتے ہوں۔ ان کے بدن سے بدبو آتی ہو۔ شرعی غسل اور وضو نہیں کرتے ہوں، حالانکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُنُبٌ وَّ لَا كَلْبٌ .)) ❶

"جس گھر میں جنبی ہو یا کتا ہو اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

تنہائی کی ان جگہوں کے بارے میں فرمایا کہ:

---

❶ ابوداود اور نسائی نے علی بن ابی طالب سے روایت کی ہے اور اس کے الفاظ یہ ہیں: "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّ لَا كَلْبٌ وَّ لَا جُنُبٌ . ابودود: الطهارة، الجنب يوخر الغسل، (٢٢٧)۔ نسائی: الطهارة، الجنب اذا لم يتوضأ: ٢٦٢۔ علامہ البانی نے ضعیف کہا ہے۔ ضعيف الجامع: (٦٢٩٣) ولاجنب کے لفظ کے بغیر بقیہ حدیث بخاری و مسلم میں مروی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ .)) ❶

''یہ شیطان کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔'' پھر فرمایا:

''جو شخص ان دو بد بودار پودوں سے (پیاز اور لہسن) کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے، کیونکہ جن چیزوں سے انسانوں کو تکلیف ہوتی ہے ان سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔'' ❷

اور فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا .))❸

''اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی پسند کرتا ہے۔

نیز فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ .)) ❹

''اللہ تعالیٰ صاف ہے، صفائی پسند کرتا ہے۔''

نیز فرمایا:

''پانچ چیزیں بری ہیں، وہ حل وحرم دونوں میں قتل کی جائیں گی، سانپ، چوہا، کوا، چیل اور کٹھا کتا۔'' ❺

---

❶ ابوداود، ابن ماجه، اوراحمد نے زید بن ارقم سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے "اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ." دیکھئے: ابوداود: الطهارة، ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء (٦)۔ ابن ماجه: الطهارة وسننها، مايقول الرجل اذا دخل الخلاء، (٢٩٦)۔ مسنداحمد: ٣٩/٤۔ ٣٧٣۔

❷ مسلم: المساجد، نهى من أكل ثوماأوبصلاً، (٥٦٤) بخارى: مواقيت الصلوٰة، ماجاء فى الثوم النئى والبصل والكراث (٨٥٥، ٨٥١)۔

❸ مسلم: الزكاة، قبول الصدقة من الكسب الطيب (١٠١٥)۔ احمد، ترمذی اوردارمی نے بھی روایت کی ہے۔

❹ ترمذى: ابواب الادب من رسول الله، ماجاء فى النظافة (٢٧٩٩) ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

❺ بخارى: ابواب الحصار و جزاء الصيد، مايقتل المحرم من الدواب (١٨٢٩،١٨٢٨)۔ مسلم: الحج، ما يندب المحرم وغيره (١١٩٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ایک روایت میں سانپ اور بچھو کا لفظ آیا ہے۔'' ❶

''اسی طرح نبی کریم ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔'' ❷

اور فرمایا:

''جس نے کوئی ایسا کتا پالا جو اسے کھیتی اور دودھ دینے والی چیزوں کی حفاظت کر کے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔'' ❸

نیز فرمایا:

((لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً مَعَهُمْ كَلْبٌ .)) ❹

''ان لوگوں کے ساتھ فرشتے نہیں رہا کرتے جن کے ساتھ کتا ہو۔''

اور فرمایا:

((إِذَا وَقَعَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ .)) ❺

''جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے، جس میں سے ایک مرتبہ مٹی سے بھی دھویا جائے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٦﴾ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ

---

❶ ابو داود: المناسك، مايقتل المحرم من الدواب، (١٨٤٧)

❷ بخاری: بدء الخلق، اذاوقع الذباب، (٣٣٢٣)مسلم: المساقاة، الأمربقتل الكلاب، (١٥٧٠)

❸ بخاری: بدء الخلق، ا وقع الذباب، (٣٣٢٥)مسلم: المساقاة، الأمربقتل الكلاب، (١٥٧٤)۔

❹ مسلم: اللباس والزينة، كراهة الكلب والجرس، (٢١١٣)۔ ابو داود: الجهاد، في تعليق الاجراس (٢٥٥٥)۔ ترمذی: الجهاد، الاجراس على الخيل، (١٧٠٣)

❺ مسلم: الطهارة، حكم ولوغ الكلب، (٢٧٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٥٧﴾ (الأعراف: ١٥٦ـ ١٥٧)

''اور میری رحمت تمام اشیاء پر محیط ہے، میں ان لوگوں کے لیے وہ رحمت ضرور لکھ دوں گا، جو اللہ سے ڈرتے ہیں، اور زکاۃ دیتے ہیں، اور ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جسے وہ اپنے یہاں توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں، اور جو ان کو نیک کاموں کا حکم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال کرتے ہیں، اور گندی چیزوں کو ان کے لیے حرام کرتے ہیں، ان کے بوجھ ان سے اتارتے ہیں، اور جن پھانسیوں (طوق) میں جکڑے ہوئے تھے ان سے نجات دلاتے ہیں، تو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور اس کا ساتھ دیتے ہیں، اس کی مدد کرتے ہیں اور جو نور اس کے ساتھ نازل ہوا ہے اس کی اتباع کرتے ہیں وہی لوگ کامیاب ہیں۔''

جب یہ شخص ان نجاستوں سے لت پت ہو جو شیطان کو پسند ہیں، یا حماموں اور غلاظت کے ان مقامات پر پڑا رہتا ہو جو شیطان کی آماجگاہ ہیں۔ یا جن کی خوراک سانپ، بچھو، بھڑ اور گوشہائے سگ ہوں، جن کا شمار خبیث اشیاء میں ہو۔ یا پیشاب جیسی ناپاک اور دیگر ناپاک اشیاء پیتا ہو، جنہیں شیطان پسند کرتا ہے۔ یا جو غیر اللہ کو پکارتا ہو اور مخلوقات کے ذریعہ دادخواہ ہو، اور انہیں کی جانب رخ کرتا ہو۔ یا اپنے پیر کی خانقاہ کی جانب رخ کر کے سجدہ کرتا ہو، اور رب العلمین کی خالص اطاعت نہ کرتا ہو، یا کتوں یا آگ کے پاس رہتا ہو، یا گھور اور ناپاک مقامات میں پناہ لیتا ہو، یا قبرستان بالخصوص یہود و نصاریٰ اور مشرکوں کے قبرستانوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتا ہو، یا قرآن کا سماع ناپسند کرتا ہو اور اس سے متنفر ہو، اور گیتوں اور اشعار کے سماع کو مقدم رکھتا ہو، تو یہ سب شیطان والوں کی علامات ہیں نہ کہ اللہ والوں کی۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

"تم میں سے کوئی شخص اپنے نفس کے متعلق سوال کرے تو قرآن سے کرے، اگر وہ قرآن سے محبت رکھتا ہوگا تو اللہ سے محبت ہوگی اور اگر قرآن سے بغض رکھتا ہو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بغض رکھتا ہوگا۔" ❶

اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر ہمارے دل پاک ہوں تو اللہ عزوجل کے قرآن سے کبھی سیر نہ ہوں۔" ❷

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ذکر الٰہی دل میں، ایمان کی نمو د اسی طرح پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزیوں کو، اور گانا نفاق کو دل میں اسی طرح پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزیوں کو۔" ❸

اس اثر کا نصف اخیر ابن قیم نے ابن مسعود سے صحیح سند سے ذکر کیا ہے۔

اور اگر کوئی شخص ایمان کے باطنی حقائق سے آگاہ ہو، رحمانی حالات اور شیطانی حالات میں فرق کرتا ہو، تو سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں نور ڈال دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٢٨﴾﴾ (الحديد: ٢٨)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو، اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ، وہ اپنی

---

❶ جامع العلوم والحکم لابن رجب: ص ٣١٨۔

❷ اغاثة اللهفان لابن القيم: ١/ ٥٥، جامع العلوم والحکم لابن رجب: ص٣١٨۔

❸ اغاثة اللهفان: ١/ ٢٤٧، ٢٤٨۔ ابوداود: الادب، كراهية الغناء (٤٩٢٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت سے دوحصے بخش دے گا، اور تمہارے لیے ایسا نور پیدا کرے گا جس کے ذریعہ تم چلو پھرو گے اور تمہیں معاف فرمادے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَ لَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ؕ﴾ (الشوریٰ: ٥٢)

''اور اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اپنے حکم سے روح کو اتارا ہے، آپ اس سے پہلے یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ کتاب اور ایمان کیا چیز ہے، لیکن ہم نے اسے ایک نور بنایا ہے، اس کے ذریعہ ہم اپنے بندوں میں سے جسے چاہتے ہیں ہدایت دیتے ہیں۔''

یہ شخص ان مومنین میں سے ہے جن کے بارے میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ترمذی میں وارد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ .)) [1]

''مومن کی فراست سے ہوشیار رہو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔''

اس سے پہلے بخاری کی اس حدیث کا ذکر آچکا ہے، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا جاتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ

---

[1] ترمذی: ابواب تفسیر القرآن، تفسیر سورۃ الحج، (٥١٣٣)۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے، جس کو ہم صرف اسی طریق سے جانتے ہیں۔ ہیثمی کہتے ہیں: اسے طبرانی نے ابوامامہ سے روایت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ مجمع الزوائد: (٢٦٨/١٠) وتاریخ بغداد: (٢٤٢/٧)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ چنانچہ وہ میرے ذریعہ سنتا ہے، میرے ذریعہ دیکھتا ہے، میرے ذریعہ پکڑتا ہے، میرے ذریعہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو دیتا ہوں، میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں، مجھے جو کام کرنا ہوتا ہے اس سے میرے اندر اس درجہ پس وپیش نہیں ہوتا جس درجہ اس بندۂ مومن کی روح قبض کرنے سے ہوتا ہے، جسے موت ناپسند ہوتی ہے، مجھے بھی اسے تکلیف دینا پسند نہیں ہوتا، مگر حقیقت یہ ہے کہ موت سے اسے رستگاری نہیں۔'' ❶

جب بندہ مذکورہ صفات کا حامل ہوتا ہے، تو رحمان والوں اور شیطان والوں کے درمیان فرق اسی طرح سمجھتا ہے، جس طرح صرف کھرے اور کھوٹے سکوں کی تمیز رکھتا ہے، جس طرح گھوڑوں کی پہچان رکھنے والا اچھے اور خراب گھوڑے میں فرق کر لیتا ہے اور جس طرح صاحب بصیرت اور اصابت رائے کا حامل سمجھ لیتا ہے کہ کون بہادر ہے اور کون بزدل اور جس طرح سچے اور نام نہاد نبی کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ رب العالمین کے پیامبر محمد صادق وامین اور موسیٰ ومسیح اور دیگر انبیاء علیہم السلام میں اور مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی، حارث دمشقی اور بابائے رومی وغیرہ جھوٹوں میں فرق کرنا لازم ہے، بالکل اسی طرح اللہ کے متقی اولیاء اور شیطان کے گمراہ دوستوں میں فرق کرنا لازم ہے۔ ❷

---

❶ اس حدیث کی مفصل تخریج فصل اوّل کے حاشیہ (۲) میں گزر چکی ہے۔

❷ بابائے رومی سے مراد علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے زمانہ کا کوئی معروف پادری ہے، ہم اس کے نام سے واقف نہیں ہو سکے ہیں۔ (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دسویں فصل:

حقیقت اور شریعت

حقیقت تو اللہ کے دین کی حقیقت ہے، جو انبیاء اور پیغامبروں کا متفقہ مسئلہ ہے، گو ہر ایک کی شریعت اور طریقہ کار الگ ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا﴾ (المائدة: ٤٨)

''تم میں سے ہر ایک فریق کے لیے ہم نے ایک شریعت ٹھہرائی اور طریقہ خاص۔''

شرعہ سے مراد شریعت ہے، فرمایا:

﴿ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿١٩﴾﴾

(الجاثية: ١٨۔ ١٩)

''پھر ہم آپ کو دین کی ایک شریعت یعنی اسلام سے لگا دیا ہے تو آپ اسی پر لگے رہیں، اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلیں، جن کو ان باتوں کا علم نہیں، یہ لوگ اللہ کے سامنے آپ کے کچھ کام نہیں آسکتے، اور نافرمان لوگ ایک دوسرے کے رفیق ہوتے ہیں، اور پرہیزگاروں کا کارساز اللہ تعالیٰ ہے۔''

''منہاج'' رسالے کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَّ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾﴾

(الجن: ١٦۔ ١٧)

''اور (اے پیغمبر ان لوگوں سے کہہ دیجئے) کہ اہل مکہ دین کے سیدھے راستے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر قائم رہتے تو ہم انہیں پانی کی ریل پیل سے سیراب کرتے تاکہ ہم اس میں انہیں آزمالیں اور جو شخص اپنے رب کی یاد سے روگردانی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔''

پس ''شــرعة''❶ نہر کے لیے بمنزلہ شریعت ہے اور ''منهاج'' وہ راہ ہے جس میں نہر رواں دواں ہوتی ہے، اور منزلِ مقصود حقیقت دین ہے یعنی اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت یہی دین اسلام کی حقیقت ہے کیوں کہ دین اسلام یہی ہے کہ بندہ خود کو دوسروں کے نہیں اللہ رب العلمین کے سپرد کردے، اور اللہ رب العلمین کے سوا کسی کے سامنے سر نہ جھکائے۔ جو شخص خود کو اللہ کے اور دوسروں کے بھی سپرد کرتا ہے وہ مشرک ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں مشرک کی بخشش نہیں ہوتی۔ جو شخص خود کو اللہ کے سپرد نہ کرے اور اس کی بندگی سے بربنائے غرور روگردانی کرے اس کا شمار ان لوگوں میں ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۞﴾

(غافر: ٦٠)

''جو لوگ میری عبادت سے سرتابی کرتے ہیں، عنقریب مرنے کے بعد ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

دین اسلام اگلے پچھلے تمام انبیاء اور رسولوں کا دین ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ﴾ (آلِ عمران: ٨٥)

''اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی دوسرا دین تلاش کرے تو اس کی یہ کوشش کبھی قبول نہیں ہوگی۔''

یہ آیت ہر زمانہ اور ہر جگہ کے لیے عام ہے۔ نوح، ابراہیم، یعقوب، ان کی اولاد، موسیٰ، عیسیٰ اور ان کے حواری سب کا مذہب تھا جو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

❶ **شرعة**: دریا کے کنارے اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں جانور پانی پیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ
مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ
وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا
تُنْظِرُوْنِ ﴿٧١﴾﴾ (یونس: ۷۱)

''اے میری قوم کے لوگو! اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنانا گراں گزرتا ہے تو میرا بھروسا اللہ ہی پر ہے، پس تم اور تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریک سب مل کر اپنی ایک بات ٹھہرالو، پھر تمہاری وہ بات تم میں کسی سے مخفی نہ رہے تاکہ سب اس تدبیر کی تکمیل میں شریک ہوسکیں، پھر جو کچھ تم کو کرنا ہے، میرے ساتھ کر چلو اور مجھے مہلت نہ دو۔''

اور فرمایا:

﴿وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ
اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٣٠﴾ اِذْ قَالَ لَهٗ
رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٣١﴾ وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ
بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ
اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٣٢﴾﴾ (البقرۃ: ۱۳۰۔ ۱۳۲)

''دین ابراہیمی سے وہی بے رغبتی کرے گا جو محض بے وقوف ہو، ہم نے تو انہیں دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا، اور آخرت میں بھی وہ نیکوکاروں میں سے ہوں گے، جب کبھی بھی ان کے رب نے ان سے کہا ہماری ہی فرمانبرداری کرو تو جواب میں عرض کیا کہ میں سارے جہاں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوا اور اس طریقہ کی نصیحت ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں کو کر گئے، اور یعقوب بھی کہ بیٹو! اللہ نے تمہارے اس دین کو تمہارے لیے پسند فرمایا ہے، پس تم مسلمان ہی مرنا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا:

﴿وَقَالَ مُوسٰى يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿٨٤﴾﴾ (یونس : ٨٤)

''اور موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میری قوم! اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسا کرو اگر تم مسلمان ہو۔''

جادوگروں نے کہا:

﴿رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿١٢٦﴾﴾ (الاعراف : ١٢٦)

''اے ہمارے رب! ہمارے اوپر صبر کا فیضان فرما اور ہماری حالت اسلام ہی میں موت دے۔''

یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

﴿تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠١﴾﴾ (یوسف : ١٠١)

''مجھے بحالت اسلام دنیا سے اٹھا اور نیک لوگوں کے ساتھ میرا ساتھ کر۔''

ملکۂ سبا بلقیس نے کہا:

﴿اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٤﴾﴾ (النمل : ٤٤)

''میں سلیمان (علیہ السلام) کے ساتھ اللہ رب العلمین کی مطیع اور فرمانبردار بنتی ہوں۔''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ﴾ (المائدہ : ٤٤)

''یہودیوں میں اسی توراۃ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماننے والے انبیاء علیہم السلام اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے۔''

حواریوں نے کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿۵۲﴾ ﴾ (آلِ عمران : ۵۲)

''ہم اللہ پر ایمان لائے اور گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہیں۔''

پس انبیاء کا دین ایک ہی ہے، گو شریعتیں مختلف رہی ہیں جیسا کہ بخاری و مسلم میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد منقول ہے:

((اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ دِيْنُنَا وَاحِدٌ .)) ❶

''ہم انبیاء کی جماعت کا دین ایک ہی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَ مَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَ لَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ ؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ ﴾ (الشوریٰ : ۱۳)

''تمہارے لیے اللہ تعالیٰ نے وہی دین مقرر کردیا ہے جس کے قائم کرنے کا اس نے نوح (علیہ السلام) کو حکم دیا تھا، اور جو (بذریعہ وحی) ہم نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور اس پر چلنے کا حکم ہم نے ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا کہ اس دین کو قائم کرنا، اس میں تفرقہ نہ ڈالنا، جس چیز کی طرف آپ انہیں دعوت دیتے ہیں وہ مشرکین پر گراں گزرتی ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ﴿۵۱﴾ ؕ وَ اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾

---

❶ بخاری: الانبیاء، قول اللہ تعالیٰ : واذکر فی الکتب مریم اذا انتبذت من اھلھا (۳۲۵۹)۔ مسلم : الفضائل، فضائل عیسی علیه السلام (۲۳۶۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾

(المومنون: ۵۱، ۵۳)

''اے رسولوں کی جماعت! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں، یقیناً تمہاری یہ امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں، پس مجھ ہی سے ڈرو، پھر لوگوں نے آپس میں پھوٹ کر کے اپنا اپنا دین جدا جدا کر لیا، اب جو دین جس فرقہ کے پاس ہے وہ اسی سے خوش ہے۔''

﴿ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ڎ مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ وَاتَّقُوْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ۙ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ۭ كُلُّ حِزْبٍۢ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ ﴾ (الروم: ۳۰۔ ۳۲)

''پس آپ یکسو ہو کر اپنا منہ دین کی طرف متوجہ کر دیں، اللہ تعالیٰ کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کے بنائے کو بدلنا نہیں، یہی سیدھا دین ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے، (لوگو!) اللہ کی طرف رجوع ہو کر اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم رکھو، اور مشرکین میں سے نہ ہو جاؤ، ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے۔ ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے مگن ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارھویں فصل:

انبیاء علیہم السلام کی افضلیت اور خوش بختوں کے مراتب

سلف صالحین، ائمہ مجتہدین اور اللہ کے تمام ولیوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ انبیاء ان اولیاء سے افضل ہیں جو نبی نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن سعادت مندوں پر انعام فرمایا ہے ان کے چار مراتب ہیں:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىِٕكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىِٕكَ رَفِيْقًا ﴾ (النساء: ٦٩)

''جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں، انہیں ان لوگوں کا ساتھ حاصل ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام نازل فرمایا، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔''

حدیث میں ہے:

((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ .)) ❶

''نبیوں اور رسولوں کے بعد ابوبکر سے افضل کسی شخص پر آفتاب طلوع ہوا نہ غروب۔''

---

❶ بروایت جابر رضی اللہ عنہ کئی طریقوں سے طبرانی کی روایت ہے، اور اس کی سند میں اسماعیل بن یحییٰ التیمی ہے جو جھوٹا ہے، اور ابودرداء سے روایت شدہ سند میں بقیہ جو مدلس ہیں، باقی رجال ثقہ ہیں، سلمہ بن اکوع سے مروی سند میں اسماعیل بن زیاد ہے، جو ضعیف ہے، دیکھئے: مجمع الزوائد للهيثمي، ٩/٤٣، ٤٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوام عالم میں سب سے افضل محمد ﷺ کی امت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ﴾ (آل عمران: ١١٠)

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے برپا کی گئی ہے۔''

ایک مقام پر فرمایا:

﴿ ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا ﴾ (فاطر: ٣٢)

''پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کا ہم نے انتخاب کیا تھا۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَنْتُمْ توفون سَبْعِيْنَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَ أَكْرَمُهَا عَلَى اللّٰهِ .)) ❶

''تم ستر امتیں پاؤ گے ان میں سب سے بہتر اور اللہ کے نزدیک عزیز تر تم ہو۔''

محمد ﷺ کی امت میں بھی پہلا دور سب سے افضل ہے، کئی حدیثوں سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''سب سے بہتر دور وہ ہے جس میں میری بعثت ہوئی ہے، پھر وہ لوگ ہیں جو اس سے متصل ہیں، پھر ان کے بعد آنے والے لوگ۔'' ❷

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَ الَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنْفَقَ أَحَدُكُمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَه .)) ❸

''تم میرے صحابہ کو گالی نہ دو، کیونکہ اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری

---

❶ مسند احمد: ٥/٣، ٥۔ ابن ماجہ: الزهد، صفة امة محمد ﷺ (٤٢٨٨)۔ ترمذی: ابواب تفسير القرآن (٤٠٨٧)۔ ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔

❷ بخاری: الشهادات، لايشهد علىٰ شهادة جور اذا شهد، مسلم: فضائل الصحابة، فضل الصحابة ثم الّذين يلونهم (٢٥٣٣، ٢٥٣٦)

❸ بخاری: فضائل اصحاب النبي ﷺ، قول النبي ﷺ لو كنت متخذًا خليلا (٣٦٧٣) مسلم: فضائل الصحابة، تحريم سب الصحابة رضي الله عنهم (٢٥٤٠)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان ہے !اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر ڈالے تو ان صحابہ کے سیر یا آدھ سیر کے ثواب کو نہیں پہنچ سکتا۔“

سابقین اولین میں انصار ومہاجرین تمام صحابہ میں افضل ہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ﴾ (الحدید: ۱۰)

”تم میں سے جن لوگوں نے فتح سے قبل مال خرچ کیا اور جہاد کیا تمہارے برابر نہیں ہو سکتے، بلکہ وہ درجہ میں ان لوگوں سے بڑھ کر ہیں، جنہوں نے بعد میں مال خرچ کیے اور جہاد کیا، اور بھلائی کا وعدہ تو اللہ نے ان دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک کے ساتھ کر رکھا ہے، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔“

اور فرمایا:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ﴾ (التوبة: ۱۰۰)

”مہاجرین وانصار میں سے جو اگلے وقتوں کے ہیں وہ بقیہ تمام صحابہ سے افضل ہیں، اور جو لوگ نیکی کرنے میں ان کے قدم بہ قدم چلے اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔“

سابقین اولین وہ ہیں جنہوں نے فتح سے قبل مال خرچ کیے اور لڑائیاں لڑیں، اور فتح سے مراد صلح حدیبیہ ہے، کیونکہ وہ فتح مکہ کا آغاز ہے، اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ﴾ (الفتح: ۱۔۲)

”اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو ایک کھلم کھلا فتح عطا کی تاکہ آپ کے اگلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پچھلے سارے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔‘‘

یہ آیت سن کو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’ہاں۔‘‘

سابقین اولین میں سے خلفاء اربعہ افضل ہیں:

سابقین اولین میں خلفاء اربعہ سب سے افضل ہیں اور ان میں بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر عمر رضی اللہ عنہ افضل ہیں، صحابہ کرام، تابعین، ائمۂ کرام اور جمہور امت سے یہی معروف و مشہور ہے۔ اس کے دلائل شرح وبسط کے ساتھ ہم نے اپنی کتاب ”منهاج أهل السنة النبوية في نقض كلام أهل الشيعة والقدرية“ میں بیان کر دیا ہے۔ ❶

الحاصل اہل سنت اور اہل تشیع کے تمام گروہوں کا اتفاق ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد امت میں افضل ترین شخصیت خلفاء ہی میں کوئی ہے، صحابہ کرام کے بعد صحابہ سے افضل کوئی نہیں ہے۔

اولیاء اللہ میں افضل وہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کا سب سے زیادہ علم ہو اور جو آپ ﷺ کی پیروی میں سب سے آگے ہو، مثلاً صحابہ کرام جو رسول اللہ ﷺ کے دین کو سمجھنے اور اس کی پیروی میں تمام امت سے کامل تر ہیں۔ دین محمدی کے باب میں علمی اور عملی اعتبار سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سب سے زیادہ درجۂ کمال حاصل ہے۔

اولیاء کو انبیاء سے افضل کہنا صریح گمراہی ہے۔ نبی کا مرتبہ گھٹانا یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے:

ایک غلط رو جماعت نے خاتم الانبیاء پر قیاس کرتے ہوئے خاتم الأولیاء کو افضل الأولیاء قرار دیا ہے۔ بزرگان قدیم میں خاتم الاولیاء کی بات محمد بن علی ترمذی کے سوا کسی نے نہیں کی

❶ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی معروف کتاب ہے، جس کے محقق مختصر نسخے طبع ہو چکے ہیں، اس کتاب میں رافضیت پر زبردست ردّ موجود ہے۔ مختصر نسخہ دو جلدوں میں استاذ محترم شیخ عبداللہ بن محمد الغنیمان کے قلم سے منظر عام پر آ چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس نے ایک کتاب ترتیب دی ہے جس میں کئی مقامات پر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

اس کے بعد متاخرین میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا جس کا ہر ایک شخص اس بات کا دعویدار ہوا کہ وہی خاتم الاولیاء (آخری ولی) ہے۔

ان میں سے کچھ کا دعویٰ ہے کہ اللہ کا علم رکھنے کے اعتبار سے خاتم الأ ولیاء خاتم الأ نبیاء سے افضل ہے۔ انبیاء اسی کے ذریعہ علم الٰہی پاتے ہیں، جیسا کہ الفتوحات المکیہ اور کتاب الفصوص کے مولف ابن عربی کا خیال ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور ولیوں کی مخالفت کے ساتھ شریعت اور عقل کی بھی خلاف ورزی کی ہے۔ جیسا کہ اس شخص سے کہا جائے گا جو اس طرح کہے: "فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِنْ تَحْتِهِمْ" (یعنی ان کے اوپر چھت ان کے نیچے سے گر پڑی) نہ عقل ہے نہ قرآن ....

انبیاء تو زمانہ میں اس امت کے اولیاء سے پہلے آئے ہیں۔ انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام اولیاء سے افضل ہوا کرتے ہیں، پھر سوچئے تمام انبیاء کی حیثیت کیا بنے گی؟

اور یہاں اولیاء کا حال یہ ہے کہ اللہ کی معرفت وہ اپنے بعد آنے والوں سے حاصل کرتے ہیں، اور دعویٰ کیا جاتا ہے کہ بعد میں آنے والا خاتم الأ ولیاء (آخری ولی) ہے، حالانکہ یہ آخری ولی تمام اولیاء سے افضل نہیں ہے، جس طرح کہ آخری نبی تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

تمام انبیاء پر محمد ﷺ کی برتری اور فضیلت صریح دلائل سے ثابت ہے، جیسا کہ ارشاد گرامی ہے:

((أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ .)) [1]

"میں تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور یہ کہنا بطور فخر نہیں۔"

---

[1] ان الفاظ کے ساتھ ابن ماجہ نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور مسلم وابوداود نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، ان کے یہاں "ولا فخر" کے الفاظ نہیں ہیں۔ ابن ماجه، الزهد، ذكر الشفاعة (٤٣٠٨)۔ مسلم، الفضائل، تفضيل نبينا محمد ﷺ (٢٢٧٨)۔ ابوداود، السنة، في التخيير بين الأنبياء (٤٦٧٣)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ ﷺ فرماتے ہیں:

((آتِـی بَـابَ الْجَنَّةِ فَأَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُوْلُ أَنَا مُحَمَّدٌ ، فَيَقُوْلُ: بِكَ أُمِرْتُ أَنْ لَّا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ .)) ❶

''میں جنت کے دروازہ پر آ کر دروازہ کھولنے کا مطالبہ کروں گا۔ محافظ کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا، محمد ہوں۔ وہ کہے گا: آپ ہی کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔''

شب معراج کے واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کا درجہ تمام انبیاء سے بلند فرمایا۔ چنانچہ آپ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل فرمان کے مصداق ثابت ہوئے:

﴿ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ﴾ (البقرة: ٢٥٣)

''ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی ہے، ان میں بعض کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام فرمایا اور بعض کے درجے بلند کیے۔''

تمام انبیاء کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی ہے، محمد ﷺ اپنی نبوت میں کسی کے محتاج نہیں ہوئے، ان کی شریعت کسی سابق ولاحق نبی کی محتاج نہیں ہوئی۔ برعکس ازیں مسیح علیہ السلام نے اپنی زیادہ تر شریعت کے اندر لوگوں کو تورات سے وابستہ کیا، وہ خود توراتی شریعت کی تکمیل کے لیے آئے تھے، لہٰذا عیسائی حضرات تورات، زبور اور تمام چوبیس نبوتوں کے محتاج تھے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پیشتر برپا ہو چکی تھیں۔

ہم سے پیشتر اقوام محدثین کی محتاج تھیں، لیکن امت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس سے مستغنی کر دیا ہے، آپ ﷺ کے ہوتے ہوئے اب کسی نبی کی ضرورت ہے نہ کسی محدث کی، بلکہ آپ ﷺ کی ذات گرامی میں اللہ تعالیٰ نے وہ تمام فضائل و معارف اور اعمال صالحہ جمع کر دیے ہیں جو دیگر انبیاء سے آپ کو منفرد کرتے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جس فضل

❶ مسلم: الایمان، قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنة، (١٩٧)۔ مسند احمد: ٣/١٣٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نوازا وہ وحی و رسالت ہے جو براہ راست تھی کسی فرد بشر کے توسط سے نہ تھی۔

اس کے برعکس اولیاء کا معاملہ ہے، جن کو محمد ﷺ کی رسالت پہنچ چکی ہو وہ صرف نبی کریم ﷺ کی اتباع ہی سے ولی بن سکتے ہیں اور جو ہدایت اور دین حق حاصل ہو گا وہ محمد ﷺ کی وساطت ہی سے حاصل ہو گا۔

علیٰ ہذا القیاس، جس شخص کو کسی کی رسالت پہنچی ہو وہ اس رسول کی اتباع کے بغیر ولی نہیں ہو سکتا۔

ولایت الٰہی رسولوں کی اتباع پر موقوف ہے:

اور جو شخص دعویٰ کرے کہ جن اولیاء کو محمد ﷺ کی رسالت پہنچی ہے ان میں بعض کے یہاں اللہ کی ایک راہ ایسی موجود ہے جس میں وہ محمد ﷺ کے محتاج نہیں ہیں، تو ایسا شخص کافر اور بے دین ہے۔

اگر عقیدہ یہ ہو کہ ظاہری علم میں محمد ﷺ کی ضرورت تو ہے مگر باطنی علم میں نہیں، یا علم شریعت میں آپ ﷺ کی ضرورت ہے علم حقیقت میں نہیں، تو ایسا عقیدہ رکھنے والا یہود و نصاریٰ سے بدتر ہے جو یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ ان پڑھ لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے تھے نہ کہ اہل کتاب کی طرف۔

یہود و نصاریٰ رسالت کے ایک حصہ پر ایمان لائے اور ایک حصہ سے انکار کیا، اس وجہ سے کافر قرار پائے۔ اسی طرح وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ علم ظاہر لائے ہیں نہ کہ علم باطن، ایک حصہ پر ایمان لاتا ہے اور دوسرے سے انکار کرتا ہے۔ اس وجہ سے وہ یہود و نصاریٰ سے بڑا کافر ہے، کیونکہ علم باطن نام ہے دلوں کے ایمان اور دلوں کے معارف و احوال کے علم کا، یہ ایمان کے باطنی اسرار و حقائق کا علم ہے۔ لہٰذا یہ مجرد اسلام کے ظاہری اعمال کے علم سے اعلیٰ و برتر ہے۔ جب یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ محمد ﷺ نے صرف ان ظاہری امور کی تعلیم دی ہے نہ کہ حقائق ایمان کی، اور وہ ان حقائق کو کتاب و سنت سے اخذ نہیں کرتا، وہ اس امر کا دعویدار ہے کہ جو حصہ اسے رسول کی وساطت سے حاصل ہوا ہے، وہ دوسرے حصہ سے کمتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ اس شخص سے بدتر ہے جو کہتا ہے کہ میں بعض پر ایمان لاتا ہوں اور بعض کا انکار کرتا ہوں، لیکن یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ جس حصہ پر ایمان لاتا ہوں وہ دونوں حصہ میں اعلیٰ ہے۔ ان مدعیان اسلام ملاحدہ کا یہ دعویٰ ہے کہ ولایت نبوت سے افضل ہے اور لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی ولایت آپ کی نبوت سے افضل ہے اور یہ شعر پڑھتے ہیں:

مقام النبوة فی برزخ
فویق الرسول ودون الولی

''نبوت کا مرتبہ درمیان میں ہے، رسول سے کچھ اوپر اور ولی سے نیچے ہے۔''

اور کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کی ولایت میں جو ان کی رسالت سے بڑھ کر ہے شریک ہیں، ان کا یہ دعویٰ ان کی عظیم ترین گمراہی ہے، کیوں کہ ولایت میں محمد ﷺ کے ہم رتبہ ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام تک نہ ہو سکے تو یہ ملحد کس کھیت کی مولی۔

ہر رسول نبی اور ہر نبی ولی ہوتا ہے، پس رسول نبی اور ولی دونوں ہوتا ہے اور اس کی رسالت نبوت کو اور نبوت ولایت کو شامل ہوتی ہے۔ پس یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ نبوت کو شامل ولایت، ولایت کو شامل نبوت سے بڑھ کر اور افضل ہو۔ نبی کو ولایت الٰہی سے مجرد مان لینا ممتنع ہے، کیونکہ حالت نبوت میں کوئی ذات گرامی صرف اللہ کا ولی ہی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا کوئی نبوت ولایت الٰہی سے خالی نہیں ہوگی، اگر نبی کو مجرد نبی ہی مان لیا جائے تو بھی ولایت الٰہی میں رسول کا کوئی شخص ہم پلہ نہیں ہوسکتا۔

ملحد اتحادی صوفیاء کا تعلق فلسفہ سے:

یہ حضرات صاحب فصوص ابن عربی ہی کی طرح کہتے ہیں کہ وہ ولایت کو اسی کان سے حاصل کرتے ہیں جس سے رسول کی طرف وحی لانے والا فرشتہ حاصل کرتا ہے۔ اس طرح سے ان لوگوں نے ملحد فلاسفہ کا عقیدہ اختیار کر رکھا ہے، پھر اسے کشف وکرامت کے سانچے میں ڈھال کر پیش کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاسفہ کا عقیدہ ہے کہ افلاک قدیم اور ازلی ہیں، ان کی ایک علت ہے جو ان افلاک سے مشابہت رکھتی ہے، ارسطو اور اس کے پیروؤں کا یہی قول ہے۔

پہلا فلک موجب بذاتہ (خود کو واجب کرنے والا) ہے جیسا کہ ابن سینا وغیرہ متاخرین فلاسفہ کا عقیدہ ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ اس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ نہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ اس نے اشیاء کو اپنی مشیت وقدرت سے پیدا کیا ہے۔ وہ اس کے بھی قائل نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو جزئیات کا علم رہتا ہے، بلکہ وہ یا تو ارسطو کی طرح مطلقاً اس کے علم ہی کے منکر ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ امور متغیرہ میں اسے صرف کلیات کا علم ہوتا ہے، جیسا کہ ابن سینا کا قول ہے۔

اس قول کی حقیقت یہ ہے کہ وہ اللہ کے علم کے منکر ہیں، اس لیے کہ جو چیز بھی خارج میں موجود ہے وہ جزئی طور پر ہے اور تمام کے تمام افلاک معین جزئی ہیں، یہی حال تمام اعیان اور ان کے افعال وصفات کا ہے، پس جو شخص کلیات کے بغیر کسی چیز کا عالم نہ ہو اسے حقیقت میں موجودات کا کچھ بھی علم نہیں ہوسکتا، کلیات کا علم تو صرف ذہنوں میں ہوتا ہے، ان کی کوئی معین صورت نہیں ہوتی۔

اس طرح کے فلسفیوں کے متعلق گفتگو "دَرْءُ تَعارُضِ الْعَقْلِ وَالنَّقْلِ" وغیرہ میں کی جا چکی ہے۔ [1]

پس ان لوگوں کا کفر یہود ونصاریٰ کے کفر سے بڑھ کر ہے، بلکہ مشرکین سے بھی بڑھ کر ہے، اس لیے کہ یہ سارے لوگ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو اور تمام مخلوق کو اپنی مشیت اور قدرت سے پیدا کیا ہے۔

ارسطو اور اس کے ہم خیال یونانی فلاسفہ بت پرست تھے، ستاروں کو پوجتے تھے، انبیاء

---

[1] امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی معروف تالیف ہے۔ شیخ نے اپنی اس کتاب میں اس موضوع پر مفصل گفتگو کی ہے، جس میں فلاسفہ اور متکلمین پر رد کیا ہے۔ یہ کتاب ''درء تعارض العقل والنقل'' کے نام سے دس جلدوں میں ڈاکٹر محمد رشاد سالم کی تحقیق کے بعد جامعۃ الامام محمد بن سعود ریاض سے چھپ چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرشتوں سے واقف ہی نہ تھے، اسی لیے ارسطو کی کتابوں میں سرے سے اس کا کوئی ذکر ہی نہیں ملتا۔ ان کا علم زیادہ تر طبعیات کے باب میں ہے۔ الٰہیات کا جہاں تک تعلق ہے اس باب میں ان کا صحیح علم کم اور غلط زیادہ ہے۔

ان کے بالمقابل یہود و نصاریٰ نسخ و تحریف کے باوجود الٰہیات میں ان سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے، ابن سیناء وغیرہ متاخرین فلاسفہ نے قدیم فلاسفہ اور رسولوں کی تعلیمات کو خلط ملط کر دینا چاہا، چنانچہ کچھ اصول جہمیہ سے اور کچھ معتزلہ سے لے لیے اور ان کو فلاسفہ کے اقوال کے ساتھ ملا لیا اور ایک ایسا مذہب تیار کر لیا جس کی جانب فلاسفہ اقوام خود کو منسوب کرتے ہیں، اس مذہب کی بعض خرابیوں اور تناقضات کا ذکر ہم نے دوسری جگہ کر دیا ہے۔ [1]

انہوں نے جب دیکھا کہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے پیامبروں کی بات نے دنیا کو مسحور کر دیا ہے اور یہ اعتراف ہو چکا ہے کہ جس ذریعہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی ہے وہ دنیا کے تمام ذرائع میں عظیم ترین ذریعہ ہے، نیز یہ بات بھی سامنے آ گئی کہ انبیاء علیہم السلام نے فرشتوں اور جنوں کا تذکرہ کیا ہے تو انہوں نے اس علم اور اپنے یونانی بزرگوں کے درمیان جو اللہ، ملائکہ، آسمانی کتابوں اور رسولوں کی معرفت سے بے گانہ تھے توفیق پیدا کرنا چاہا۔

ان حضرات نے عقول عشرہ ثابت کئے، جس کا نام انہوں نے مجردات اور مفارقات رکھا، اس کی اصل جسم سے نفس کی فرقت اختیار سے ماخوذ ہے، چنانچہ انہوں نے مفارقات

---

[1] مجموع فتاوی: ۹/۱۳۳، ۱۳۵۔

الجهمیه: جہم بن صفوان کے متبعین کو جہمیہ کہا جاتا ہے، یہ ایک گمراہ فرقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کی نفی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ انسان اپنے اعمال کے لئے مضطر و مجبور ہے، اور کہتے ہیں کہ معرفت باللہ ہی کا نام ایمان ہے، اور عدم معرفت کا نام کفر ہے۔ امت کے مختلف طبقے اس فرقہ کے کفر پر متفق ہیں۔ دیکھئے: الملل والنحل للشهرستاني، بهامش الفصل لابن حزم ۱/۱۰۹، الفرق بين الفرق، ص (۲۱۲)

معتزلہ: واصل بن عطاء کے متبعین کو کہا جاتا ہے۔ اس کا نام معتزلہ اس لئے پڑا کہ واصل بن عطاء حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس سے الگ ہو گیا تھا، اس کے نزدیک کبیرہ گناہ کا مرتکب اگر بغیر توبہ کئے مر جائے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ المصدر السابق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نام اس لیے دیا ہے کہ مادے سے جدا ہوتے ہیں اور مجردات اس لیے کہا کہ مادہ سے وہ خالی ہوتے ہیں، انہوں نے افلاک کا اثبات کیا، ہر فلک کے لیے ایک نفس ثابت کیا جسے عرض اور بعض نے جوہر قرار دیا۔

یہ مجردات جنہیں ثابت کرنے کے لیے انہوں نے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا ہے تحقیق کے اعتبار سے محض ذہنی ہیں، جن کا کوئی معین وجود نہیں ہے۔ چنانچہ اصحاب فیثاغورث نے مجرد عدد ثابت کیا ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے افلاطون کے ساتھیوں نے مثالوں کو مجرد ثابت کیا ہے آگے انہوں نے صورت سے خالی ہیولیٰ نیز مجرد خلاء اور مدت کا اثبات کیا، ماہرین کا اعتراف ہے کہ ان کا وجود صرف ذہنوں میں ہے خارج میں نہیں۔

نبوت کی فلسفیانہ تشریح:

ابن سینا جیسے متاخر فلاسفہ نے نبوت کو اپنے فاسد اصول کے مطابق ثابت کرنا چاہا تو یہ دعویٰ کیا کر بیٹھے کہ نبوت کی تین خصوصیات ہیں، جو ان سے متصف ہوگا وہی نبی ہوگا:

۱۔ **قوت علمیہ**: یہ وہ قوت قدسیہ ہے جس کے ذریعہ بغیر سیکھے علم ہوتا ہے۔

۲۔ **تخییلی قوت**: چنانچہ فی نفسہ جو کچھ عقل میں آتا ہے وہ خیال کا جامہ پہن لیتا ہے۔ بایں طور کہ دل میں کچھ صورتیں آتی یا کچھ آوازیں سنائی دیتی ہیں، جیسے خوابیدہ شخص دیکھتا اور سنتا ہے اور خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔ ان لوگوں کا خیال ہے کہ یہی صورتیں اللہ کے فرشتے اور یہی آوازیں اللہ کا کلام ہیں۔

۳۔ **قوت فعالہ**: جس کے ذریعہ دنیا کے ہیولیٰ میں تاثیر پیدا ہوتی ہے، ان حضرات نے انبیاء کے معجزات، اولیاء کی کرامات اور جادوگروں کے خارق عادات کو نفسانی قوتیں قرار دیا ہے چنانچہ ان کے اصولوں کے مطابق جو بات بنی اس کو تو انہوں نے برقرار رکھا مگر عصا کا سانپ بن جانا اور شق القمر جیسے معجزات کا وہ انکار کر بیٹھے۔

ان فلاسفہ پر ہم کئی جگہوں پر مفصل گفتگو کر چکے ہیں۔ [1]

[1] کتاب النبوات ص ۱۶۸، کتاب الرد علی المنطقیین ص ۴۴۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں ہم نے واضح کر دیا ہے کہ ان کی گفتگو نہایت فاسد گفتگو ہے۔

نبوت کی جو خصوصیات انہوں نے قرار دی ہیں ان سے بھی بڑی باتیں عوام اور انبیاء کے کم ترین پیروؤں کو حاصل ہو جاتی ہیں۔ جن فرشتوں کے متعلق انبیاء نے خبر دی ہے وہ تو زندہ ہیں، باتیں کرتے ہیں، اللہ کی سب سے بڑی مخلوق ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ﴾ (المدثر : ٣١)

''اور آپ کے رب کی فوجوں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

نہ تو وہ دس ہیں، نہ ہی وہ اعراض ہیں۔ ان لوگوں کا دعویٰ ہے کہ صادر (آنے والا) اول ہی عقل اول ہے اور اسی سے دیگر تمام اشیاء نکلی ہیں اور ان لوگوں کے نزدیک یہی عقل اول ماسوا اللہ سب کی مالک ہے۔ اور اسی طرح ہر ایک عقل اپنے ماتحت کی مالک ہے۔ دسویں عقل فعال ان سب چیزوں کی مالک ہے، جو فلک ماہتاب کے نیچے ہیں، ان سب باتوں کا فساد بالکل عیاں ہے، اللہ تعالیٰ کے دین سے ان عقائد کا فساد معلوم ہے، کوئی فرشتہ اللہ کے سوا ہر شے کا خالق نہیں ہے، یہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسی عقل اول کا تذکرہ حسب ذیل حدیث میں آیا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عقل کو پیدا کیا، اور اس سے فرمایا کہ سامنے آ، پھر اس سے فرمایا کہ پیچھے آ، تو پیچھے آ گئی، اس پر فرمایا: اپنی عزت کی قسم! تو مجھے اپنی تمام مخلوقات سے زیادہ عزیز ہے، تیرے ہی ذریعہ لوں گا، تیرے ہی ذریعہ دوں گا، تیرے لیے ثواب اور تجھ پر عتاب۔''

یہ حدیث مختلف طرق سے مروی ہے، مگر قابل حجت نہیں ہے۔ ابن الجوزی نے کہا ہے: نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت نہیں ہے، سیوطی نے کہا ہے: یہ جھوٹی اور بالاتفاق موضوع ہے۔ شوکانی نے کہا ہے: اس سے حجت پکڑنا درست نہیں۔ ابن القیم نے کہا کہ: احادیث عقل سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی سب ضعیف ہیں۔ ❶

اس عقل کو قلم بھی کہتے ہیں، کیونکہ ایک روایت کہ:

((اِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمُ .)) ❷

"اللہ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا۔"

اور عقل کے متعلق جو بھی حدیث مذکور ہے وہ حدیث کا علم رکھنے والوں کے نزدیک جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ جیسا کہ ابوحاتم بستی، دارقطنی اور ابن الجوزی وغیرہ نے ذکر کیا ہے۔ یہ روایت حدیث کی کسی معتبر کتاب میں موجود نہیں ہے، اس کے باوجود اگر یہ حدیث ثابت بھی ہو جب بھی اس کے الفاظ خود انہیں کے خلاف دلیل ہیں۔

حدیث کے الفاظ یہ ہیں: "اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ" اور یوں بھی روایت ہے: "لَمَّا خَلَقَ الْعَقْلَ قَالَ لَهُ" پس حدیث کا معنیٰ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کرنے کی ابتدائی ساعات میں ان سے خطاب فرمایا: اس حدیث کے یہ معنیٰ نہیں کہ عقل سب سے پہلی مخلوق ہے۔ لہٰذا "اول" بربنائے ظرفیت منصوب ہے، جیسا کہ دوسری روایت کا لفظ "لما" ہے۔ پوری حدیث یوں ہے: "مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ" میں نے کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی جو مجھے تجھ سے زیادہ عزیز تر ہو۔"

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے بھی کچھ چیزیں پیدا کی ہیں، پھر فرمایا:

((فَبِكَ آخُذُ وَبِكَ أُعْطِي وَلَكَ الثَّوَابُ وَعَلَيْكَ الْعِقَابُ .))

یہاں اعراض کے چار انواع کا بیان ہے، حالانکہ ان فلاسفہ کا کہنا ہے کہ عالم علوی اور عالم سفلی کے تمام جواہر عقل سے صادر ہوئے ہیں۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست کجا

---

❶ الموضوعات لابن الجوزی، ١/١٧٤۔ المجروحین من المحدثین لابن حبان: ١/٣٤٣۔ الفوائد المجموعة للشوکانی، ص٤٧٧۔ الدرر المنتثرة للسیوطی ص ١٦٨۔ فتح الباری لابن حجر ٧/١٣۔ المنار المنیف لابن القیم ص ٦٦۔

❷ ترمذی: القدر (٢١٥٥)۔ ابن ماجه: تفسیر سورة القلم (٣٣٧٥)۔ مسنداحمد: (٥/٣١٧)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ عقل مسلمانوں اور یونانیوں کی زبان میں:

متاخرین فلاسفہ نے ٹھوکر اس وجہ سے کھائی ہے کہ لفظ عقل کا مفہوم مسلمانوں کی زبان میں وہ نہیں ہے جو یونانی فلسفیوں کی زبان میں ہے، مسلمانوں کی زبان میں لفظ عقل "عقل یعقل عقلا" کا مصدر ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾﴾

(الملك : ١٠)

"اور جہنمی کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم اہل دوزخ میں نہ ہوتے۔"

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾﴾ (الرعد : ٤)

"بیشک اس امر میں سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔"

﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا﴾ (الحج : ٤٦)

"کیا وہ زمین میں سیر و سیاحت نہیں کرتے کہ ان کے دل ہوں جن کے ذریعہ وہ سمجھیں اور کان ہوں جن سے وہ سنیں۔"

عقل سے مراد وہ قوت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر اس غرض سے رکھا ہے کہ وہ اس کے ذریعہ سمجھ سکے۔

فلاسفہ کے نزدیک عقل ایک جوہر ہے جو فی نفسہ قائم ہے جیسے عاقل۔ فلاسفہ کا یہ مفہوم پیغمبروں اور قرآن کی زبان کے مطابق نہیں ہے۔

عالم خلق ان کے نزدیک جیسا کہ ابو حامد نے ذکر کیا ہے عالم اجسام کا نام ہے، عقل اور نفوس کا نام عالم امر ہے۔ کبھی عقلوں کو عالم جبروت، نفوس کو عالم ملکوت اور اجسام کو عالم ملک سے موسوم کرتا ہے۔ جو شخص پیغمبروں کی زبان سے نابلد ہو، کتاب وسنت کے معانی سے واقفیت نہ رکھتا ہو وہ گمان کرتا ہے کہ قرآن وسنت میں ملک، ملکوت اور جبروت کا جو ذکر آیا ہے وہ یونانی فلاسفہ کے مطابق ہے، حالانکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ مسلمانوں کو بری طرح شبہہ میں ڈالنے کے لیے یہ بھی کہتے ہیں کہ فلک محدث یعنی معلول ہے، حالانکہ وہ اسے قدیم مانتے ہیں، اور محدث وہی ہوتا ہے جو پیدا ہونے سے پہلے معدوم رہ چکا ہو۔ نہ تو عربوں کی زبان میں اور نہ کسی اور زبان میں قدیم ازلی کو محدث کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو خبر دی ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے اور ہر مخلوق محدث ہے، اور ہر محدث عدم سے وجود میں آیا ہے۔ ان لوگوں کے ساتھ جہمی اور معتزلی متکلمین نے مختصر سا مناظرہ کیا ہے، جس کے ذریعہ نہ تو وہ رسول کی لائی ہوئی شریعت کا تعارف کرا سکے اور نہ ہی عقلوں کے مسائل کو محکم اور مضبوط کر سکے، چنانچہ نہ تو وہ اسلام کی نصرت اور حمایت کر سکے، نہ ہی دشمنوں کی طاقت اور شوکت توڑ سکے۔

وہ بعض فاسد مسائل میں فلسفیوں کے ہم نوا ہو گئے اور بعض صحیح معقولات کے اندر ان سے اختلاف کرتے رہے، سمعی اور عقلی علوم و معارف کے اندر ان حضرات کی ناواقفیت اور کم علمی فلاسفہ کی گمراہی کے لیے الٹے باعث تقویت ثابت ہوئی، جیسا کہ کسی دوسرے مقام پر تفصیل کے ساتھ بیان کیا جا چکا ہے۔ [1]

فرشتے صوفیوں کی نظر میں:

نام نہاد فلاسفہ جبریل علیہ السلام کو ایک خیال قرار دیتے ہیں۔ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں صورت اختیار کر لیا تھا، اور خیال عقل کے تابع ہوتا ہے۔ پس ملحد صوفیاء جو مذکورہ ملحد فلاسفہ کے شریک و سہیم ہو کر دعویٰ کر بیٹھے کہ وہ اللہ کے ولی ہیں اور یہ کہ ولی نبی سے افضل ہوتا ہے، اور پھر یہ تصور پیدا کر لیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ اخذ کرتے رہتے ہیں مثلاً الفصوص اور الفتوحات کا مصنف ابن عربی کہتا ہے کہ وہ اسی کان سے حاصل کرتا ہے جس کان سے رسول کی جانب وحی لانے والا فرشتہ حاصل کرتا ہے، اس کے نزدیک کان یہی عقل اور فرشتہ یہی خیال ہے اور خیال عقل کے تابع ہوا کرتا ہے۔

بزعم خویش وہ اس عقل سے علم حاصل کرتا ہے جو خیال کی اصل ہے، اور رسول بھی خیال

[1] بیان تلبیس ابلیس الجھمیة ١/١٥٢، اور اس کے بعد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی سے علم حاصل کرتے ہیں، اس لیے وہ اپنے تئیں نبی پر فائق ہو گیا۔

نبی کے جس خاصہ کا تذکرہ اس نے کیا ہے اس کے پیش نظر اس کا اس نوعیت کا ہونا تو در کنار نبی سے اونچا ہونا کیا معنیٰ رکھتا ہے۔ حیرت بالائے حیرت یہ ہے کہ جس خاصہ کا تذکرہ اس نے کیا ہے عام مومنین بھی اسے حاصل کر لیتے ہیں، نبوت تو اس سے ماوراء شے ہے۔

ابن عربی اور ان جیسے حضرات گو صوفیاء ہونے کے دعویدار ہیں مگر درحقیقت وہ ملحد صوفیاء سے تعلق رکھتے ہیں، وہ متکلم صوفیاء بھی نہیں ہیں، چہ جائے کہ فضیل بن عیاض، ابراہیم بن ادہم، ابوسلیمان دارانی، معروف کرخی، جنید بن محمد اور سہل بن عبداللہ تستری وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے مشائخ اہل کتاب وسنت میں ان کا شمار ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے براہ راست علم سیکھنے کا مدعی گمراہ ہے:

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرشتوں کی جو صفات بیان فرمائی ہیں وہ ان لوگوں کے عقیدہ کے برعکس ہیں، ارشاد ہے:

﴿ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ﴾ (الانبیاء: ۲۶۔ ۲۹)

''مشرکین کہتے ہیں کہ رحمان اولاد والا ہے (غلط ہے) اس کی ذات پاک ہے، بلکہ جن کو وہ اولاد سمجھتے ہیں وہ اولاد نہیں بلکہ اس کے باعزت بندے ہیں۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے کبھی تجاوز نہیں کرتے، اور اسی کے حکم کے ماتحت کام کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جو ان کے روبرو ہو چکا ہے یا ان کے پہلے ہوا ہے، اور وہ فرشتے اسی کی سفارش کرتے ہیں، جن کے لیے سفارش اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، اور وہ تو خود ہیبت الٰہی سے لرزاں وترساں ہیں، اور جو شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے یہ کہہ دے کہ میں اس کے علاوہ معبود ہوں ، اسے ہم جہنم کی سزا دیتے ہیں، اور اسی طرح ہم ظالموں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیتے ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى ۝۲۶﴾ (النجم : ٢٦)

"اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ہیں لیکن کسی کی سفارش اس وقت تک کارگر نہیں ہوسکتی جب تک کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اجازت دے اور وہ سفارش اسے پسند بھی ہو۔"

اور فرمایا:

﴿قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِي الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ ۝۲۲ وَ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ﴾

(سبا : ٢٢ ـ ٢٣) ۔

"کہہ دیجیے کہ اللہ کے سوا جن جن کا تم کو گمان ہے سب کو پکار لو، انہیں آسمانوں اور زمینوں میں ذرہ بھر اختیار حاصل نہیں ہے، نہ تو ان دونوں میں ان کو کوئی حصہ ہے اور نہ ان کی تخلیق میں وہ اللہ تعالیٰ کے مددگار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی سفارش سودمند نہیں ہوتی مگر جس کے لیے وہ خود اجازت دے۔"

نیز فرمایا:

﴿وَ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۝۱۹ۚ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ۝۲۰﴾ (الانبیاء : ١٩ ـ ٢٠)

"آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی ہے اور جو فرشتے اس کے پاس ہیں اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت سے نہ تو از راہ تکبر منہ موڑتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں، دن رات تسبیحیں کہتے رہتے ہیں اور ذرا سست نہیں پڑتے۔"

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس انسانی صورت میں آئے۔ حضرت مریم علیہا السلام کے سامنے ٹھیک بشر کی صورت میں نمودار ہوا۔ جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دحیہ کلبی کی صورت میں اور اعرابی کی صورت آیا کرتے تھے، اور لوگوں کو ایسا ہی دکھائی بھی دیتا تھا۔

قرآن وسنت میں جبریل علیہ السلام اور فرشتوں کے اوصاف:

اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ طاقت والا فرشتہ ہے اور زور آور رب عرش کے یہاں بڑے مرتبہ والا ہے، فرشتوں کا افسر اور بڑا امانت دار ہے:

﴿عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍ ﴿٢١﴾﴾

(التکویر: ۲۰، ۲۱)

"وہ عرش والے کا یہاں مقام رکھتا ہے، اس کی بات مانی جاتی ہے اور وہ امانت دار بھی ہے۔"

نیز اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے:

﴿عَلَّمَهُ شَدِيْدُ الْقُوٰى ﴿٥﴾ ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ﴿٦﴾ وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ﴿٩﴾ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ﴿١٠﴾ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ﴿١١﴾ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿١٢﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿١٣﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿١٤﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿١٥﴾ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿١٦﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿١٨﴾﴾

(النجم: ۵ ـ ۱۸)

"اس کی روحانی اور جسمانی طاقتیں زبردست ہیں، جو زور آور ہے، پھر وہ سیدھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑا ہوگیا، اور بلند آسمان کے کناروں پر تھا، پھر نزدیک ہوا اور اتر آیا، پھر وہ دونوں کمانوں کے بقدر فاصلہ رہ گیا بلکہ اس سے بھی کم، پس اس نے اللہ کے بندے کو وحی پہنچائی، جو بھی پہنچائی، دل نے جھوٹ نہیں کہا جسے (پیغمبر نے) دیکھا، کیا تم جھگڑا کرتے ہو اس پر جو (پیغمبر) دیکھتے ہیں، اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا، سدرۃ المنتہٰی کے پاس، اسی کے پاس جنۃ الماویٰ ہے، جبکہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی، وہ چیز جو اس پر چھارہی تھی، نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی، یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں۔"

صحیحین میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں صرف دو مرتبہ دیکھا ہے، ایک افق اعلیٰ میں اور دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہٰی کے پاس۔ ❷

نیز دوسری جگہ جبریل علیہ السلام کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ روح امین ہیں، روح القدس ہیں، یہ اور اس طرح کی دوسری صفات سے واضح ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بلند ترین، ذی حیات اور ذی عقل مخلوق ہیں۔ وہ ایک جوہر قائم بذاتہ ہیں، نہ کہ نفس نبی کریم ﷺ کے اندر آیا ہوا کوئی خیال ہیں۔ جیسا کہ مذکورہ ملحد نام نہاد فلاسفہ کا عقیدہ ہے، یہ ولایت الٰہی اور اس بات کے دعویدار ہیں کہ ان کا علم انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر ہے۔

درحقیقت ان حضرات کی تحقیق کا اصل نشانہ اصول ایمان کا انکار ہے، اصول ایمان یہی تو ہے کہ اللہ، اس کے فرشتے، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لایا جائے۔ حقیقت میں وہ خالق کے منکر ہیں، کیونکہ انہوں نے مخلوق کے وجود ہی کو خالق کا وجود قرار دیا ہے، اور کہتے ہیں کہ وجود ایک ہی ہے۔

وہ واحد عینی اور واحد نوعی میں امتیاز نہیں کرتے، کیونکہ موجودات وجود کے ہونے میں

---

❶ بیان تلبیس ابلیس الجهمیة ١/١٥٢، اور اس کے بعد۔

❷ بخاری: تفسیر القرآن، تفسیر سورة النجم (٤٨٥٥)۔ مسلم: الایمان، معنیٰ قول اللہ عزوجل: "ولقد رآه نزلة أخریٰ" (١٧٧)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مشترک ہیں جیسے انسان اسم انسان میں مشترک ہیں اور حیوانات اسم حیوان میں مشترک ہیں، لیکن یہ مشترک کلی صرف ذہنی اعتبار سے مشترک کلی ہے، ورنہ جو حیوانیت انسان کے نام کے ساتھ قائم ہے وہ حیوانیت نہیں ہے جو گھوڑے کے ساتھ قائم ہے، آسمانوں کا وجود بعینہ انسان کا وجود نہیں ہے، پس خالق جل جلالہ کا وجود اپنی مخلوقات کے وجود سے مختلف ہے۔

حقیقت میں انہوں نے وہی بات کہی ہے جو فرعون کا عقیدہ تھا، اس نے صانع کو معطل قرار دیا تھا، وہ موجود و مشہود کا منکر نہیں تھا، بلکہ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ موجود بنفسہ ہے، اس کا کوئی بنانے والا نہیں ہے، مذکورہ صوفیاء نے اس باب میں تو فرعون سے موافقت کی مگر آگے بڑھ کر انھوں نے فرعون کو اللہ تسلیم کرلیا، لہٰذا وہ اس سے بھی زیادہ گمراہ ٹھہرے، گو فرعون کا تصور ان سے زیادہ فاسد تھا، یہی وجہ ہے کہ ان ملحد صوفیاء نے اصنام پرستوں کو الٰہ واحد کا پرستار قرار دیا اور یہ کہا کہ فرعون گو شرعی دستور کے مطابق ظالم تھا، مگر چونکہ صاحب شمشیر تھا، منصب حکومت پر فائز تھا، اس لیے اس نے "اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی" کہا، یعنی کسی بھی نسبت سے اگر ارباب کا وجود ہے تو میں سب سے بڑا رب ہوں، کیونکہ ظاہر میں مجھے منصب حکومت حاصل ہے۔

ان صوفیاء کا کہنا ہے کہ فرعون نے جو کچھ کہا جب اس کی صداقت کا علم ساحروں کو ہو گیا تو انہوں نے یوں کہا:

﴿فَاقْضِ مَآ اَنْتَ قَاضٍ ۭ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ؀﴾

(طه : ۷۲)

"تو جو چاہتا ہے کر گزر، تو اسی دنیوی زندگی پر حکم چلا سکتا ہے۔"

اس طرح فرعون کا قول "اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی" صحیح ثابت ہوا، فرعون عین حق تھا۔

اس کے بعد یہ حضرات یوم آخرت کی حقیقت کے منکر بھی ہوئے، چنانچہ کہتے ہیں کہ جہنمی بھی اہل جنت کی طرح نعمتوں سے بہرہ اندوز ہوں گے، اللہ، یوم آخرت، اللہ کے فرشتوں، کتابوں اور پیغمبروں کا انکار کرنے کے باوجود یہ لوگ دعویدار ہیں کہ وہ خاصۂ خاصان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء ہیں اور یہ کہ وہ انبیاء سے افضل ہیں، انبیاء بھی انہیں کے چراغ سے اللہ کی معرفت حاصل کرتے ہیں۔

یہ موقعہ ان لوگوں کے الحاد کی تفصیل کا نہیں ہے، مگر چونکہ تذکرہ اولیاء اللہ اور اولیاء الشیطان کے درمیان فرق کرنے کا ہے، نیز چونکہ ولایتِ الٰہی کے سب سے بڑے دعویدار ہیں، حالانکہ وہ ولایتِ شیطانی میں سب سے بڑھ کر ہیں، اس لیے ہم نے اس پر روشنی ڈال دینی ضروری سمجھی۔ ❶

بنابریں ان حضرات کی گفتگو زیادہ تر شیطانی تخیلات پر مبنی ہے، یہ لوگ وہی کہتے ہیں جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے، چنانچہ صاحب فتوحات ''باب أرض الحقيقة'' کا باب باندھتا ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ارضِ حقیقت ارضِ خیال کا نام ہے، بات سامنے یوں آتی ہے کہ جس حقیقت کے بارے میں وہ کلام کرتے ہیں وہ خیال ہے، اور خیال تصرفاتِ شیطانی کا مقام ہوتا ہے، کیونکہ شیطان انسان کے سامنے معاملات کا برعکس تصور پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِیْنٌ ﴿۳۶﴾ وَ اِنَّهُمْ لَیَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا قَالَ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾﴾ (الزخرف: ۳۶۔ ۳۹)

''اور جو شخص رحمان کی یاد سے غفلت کرتا ہے، ہم اس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں، وہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور باوجودیکہ شیطان گناہ گاروں کو راہ ہدایت سے روکتے رہتے ہیں تاہم گناہ گار اپنے آپ کو راہِ راست پر سمجھتے ہیں۔

❶ مزید تفصیل کے لئے مولف کا رسالہ ''حقیقه مذهب الاتحاد یین''مجموع فتاویٰ، (۲/ ۱۳۴، ۱۸۵)، اور ''رد ابن عربی فی دعویٰ ایمان فرعون'' جامع الرسائل، ص ۲۰۳، ۲۱۶ ملاحظہ فرمائیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ جب گناہ گار ہمارے حضور میں حاضر ہوگا تو وہ اپنے ساتھی شیطان کو دیکھ کر کہے گا: اے کاش! مجھ میں اور تجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ رہا ہوتا، تو بہت ہی برا ساتھی ہے، اور جب کہ تم نے نافرمانیاں کی ہیں۔ (ظالم ٹھہر چکے ہو) تو تمہیں آج یہ بات تمہارے کچھ کام نہ آئے گی، کہ تم ایک ساتھ عذاب میں ہو۔"

اور فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾ إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَاثًا وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ﴿١١٧﴾ لَعَنَهُ اللَّهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا ﴿١١٨﴾ وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا ﴿١١٩﴾﴾ (النساء: ١١٦ـ ١١٩)

"اللہ تعالیٰ اسے قطعاً معاف نہیں کرتا کہ کسی کو اس کے ساتھ شریک ٹھہرایا جائے، البتہ اس سے کم جس کو چاہے معاف کر دے، اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک گردانا، وہ دور بھٹک گیا (گمراہ ہوگیا) یہ اللہ کے سوا تو بس اوروں ہی کو پکارتے ہیں، اور شیطان سرکش ہی کو پکارتے ہیں، جس کو اللہ نے پھٹکار دیا اور وہ کہنے لگے کہ میں تو تیرے بندوں میں سے ایک حصہ ضرور لیا کروں گا، اور ان کو ضرور ہی بہکاؤں گا، اور ان کو باطل امیدیں ضرور دلاؤں گا، اور ان کو ضرور سمجھاؤں گا، اور جانوروں کے کان ضرور چیرا کریں گے، اور ان کو سمجھاؤں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتوں کو ضرور بدلا کریں گے اور جو شخص اللہ کے سوا شیطان کو دوست بنائے تو وہ صریح گھاٹے میں آ گیا۔ شیطان ان کو وعدے دیتا اور ان کو امیدیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلاتا ہے اور شیطان ان سے جو وعدہ کرتا ہے، وہ سراسر دھوکہ ہے۔''

﴿ وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ؕ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۲﴾ ﴾ (ابراهيم : ۲۲)

''اور جب فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا، کہ اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور وعدہ تو تم سے میں نے بھی کیا تھا، مگر میں نے تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی، اور تم پر میری کچھ زبردستی تو تھی نہیں۔ بات اتنی ہی تھی کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میرا کہا مان لیا تو اب مجھے الزام نہ دو، بلکہ اپنے آپ کو الزام دو، نہ تو میں تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو۔ میں تو مانتا ہی نہیں کہ تم مجھ کو پہلے شریک بناتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ جو لوگ نافرمان ہیں، ان کو بڑا اور دناک عذاب ہوگا۔''

نیز فرمایا:

﴿ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكُمْ اِنِّيْۤ اَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ اِنِّيْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۴۸﴾ ﴾ (الأنفال : ٤٨)

''اور جب شیطان نے ان کی حرکات ان کو عمدہ کر کے (سنوار کر) دکھائیں، اور کہا کہ آج لوگوں میں کوئی ایسا نہیں جو تم پر غالب آسکے اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔ پھر جب دونوں فوجیں آمنے سامنے آئیں تو اپنے الٹے پاؤں چلتا بنا، اور کہنے لگا مجھ کو تم سے کچھ سروکار نہیں، میں وہ چیز دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کی مار بڑی سخت ہے۔"

صحیح حدیث کے اندر نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کو آگے بڑھنے سے روک رہے ہیں۔" ❶

اور جب شیطان فرشتوں کو دیکھتے ہیں جن کے ذریعہ بندگانِ حق کی تائید و نصرت کی جاتی ہے، تو وہ بھاگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَٰٓئِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا﴾

(الأنفال: ۱۲)

"اس وقت کو یاد کرو جب آپ کا رب فرشتوں کی طرف وحی بھیج رہا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، پس مسلمانوں کو جمائے رکھو (ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ)۔"

اور فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ⑨﴾ (الاحزاب: ۹)

"اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کی عطا کردہ اس نعمت کو یاد کرو، جب تمہارے مقابلہ میں فوجیں صف آرا تھیں، تو ہم نے ان پر تیز و تند آندھی اور ایسی فوجیں بھیج دیں جنہیں تم نے دیکھا ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو خوب دیکھنے والا ہے۔"

اور فرمایا:

﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا ۖ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾ (التوبة: ٤٠)

❶ موطا امام مالك: ۱/ ٤٢٢ـ الحج، جامع الحج (٢٥) یہ حدیث مرسل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”(جب پیغمبر ﷺ اپنے دوست ابوبکر (رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہے تھے کہ) کچھ فکر نہ کرو، بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے، پس اللہ نے اپنے پیغمبروں پر تسلی نازل کی اور ان فوجوں کے ذریعہ ان کی مدد کی جن کو تم نے دیکھا ہی نہیں۔“

نیز فرمایا:

﴿اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَلَنْ یَّكْفِیَكُمْ اَنْ یُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُنْزَلِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰۤى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُسَوِّمِیْنَ ﴿۱۲۵﴾﴾ (آل عمران: ۱۲۴، ۱۲۵)

”(اے نبی ﷺ جنگ بدر کا وہی واقعہ یاد کیجئے) جب آپ مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تم کو اتنا کافی نہیں کہ تمہارا ربّ تین ہزار فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کرے، بلکہ اگر تم ثابت قدم رہو اور تقویٰ اختیار کیے رکھو، اور دشمن ابھی اسی دم تم پر چڑھ آئیں تو تمہارا رب پانچ ہزار ایسے فرشتے بھیج کر تمہاری مدد کرے گا جو جنگی نشان سے آراستہ ہوں گے۔“

ان حضرات کے یہاں کچھ روحیں آ کر باتیں کرتی اور معین صورت میں سامنے ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ ارواح جن اور شیاطین ہوتے ہیں جنہیں فرشتے سمجھ بیٹھتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے پرستارانِ کواکب واصنام سے روحیں مخاطب ہو جایا کرتی ہیں۔ عصر اسلام میں اس طرح کا سب سے پہلا شخص جو ظاہر ہوا وہ مختار بن ابو عبید تھا جس کے متعلق نبی کریم ﷺ نے صحیح حدیث کے اندر ارشاد فرمایا:

((سَيَكُوْنُ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَ مُبِيْرًا.)) ❶

”بنی ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ہلاکو۔“

کذاب تو مختار بن عبید تھا ہلاکو حجاج بن یوسف۔

❶ مسلم: فضائل الصحابة، ذکر کذاب ثقیف ومبیرها (۲۵٤٥)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے کہا گیا کہ مختار کا دعویٰ ہے کہ اس پر فرشتے نازل ہوتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾﴾ (الشعراء: ۲۲۱، ۲۲۲)

''کیا میں تمہیں بتاؤں کن لوگوں پر شیاطین اترا کرتے ہیں، وہ جھوٹے بدکردار پر اترا کرتے ہیں۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ مختار کو اپنی طرف وحی آنے کا دعویٰ ہے، تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ﴾

(الانعام: ۱۲۱)

''شیطان اپنے دوستوں کی طرف وحی بھیجتے ہیں، تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔''

انہی ارواح میں وہ روح بھی ہے جس کے متعلق صاحب ''الفتوحات''[1] کا دعویٰ ہے کہ اس نے اس کی جانب اس کتاب[2] کا القاء کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ معین غذا اور معین حالت کی مختلف خلوتوں کا تذکرہ کرتا ہے، یہی خلوتیں تو جنوں اور شیطانوں سے ملاقات کا دروازہ کھولتی ہے، یہ شیطانی حالات ہوتے ہیں مگر یہ حضرات اولیاء کی کرامات سمجھتے ہیں۔

ہمیں ان لوگوں میں سے کچھ کا علم حاصل ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جو ہوا میں دور تک اڑتے چلے جاتے ہیں اور پھر واپس آجاتے ہیں، بعض ایسے ہیں جنہیں شیاطین چرایا ہوا مال لا کر دیتے ہیں، کچھ وہ ہیں جو لوگوں سے اجرت یا عطیہ لے کر مال مسروق کا پتہ بتاتے ہیں۔

---

[1] اس سے مراد ''الفتوحات المکیہ'' ابن عربی ہے، جو چار جلدوں میں دار الکتب العربیۃ مصر سے چھپ چکی ہے۔

[2] اس سے مراد کتاب ''فصوص الحکم'' ہے، جس کا مصنف ابن عربی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ ان لوگوں کے حالات شیطانی ہیں، اس لیے وہ انبیاء کرام علیہم السلام کے مخالف ہیں جیسا کہ الفتوحات المکیہ اور فصوص الحکم کے مصنف اور اسی قسم کے دوسرے حضرات نے قوم نوح، قوم ہود، اور آل فرعون وغیرہ کی تعریف کی ہے اور نوح، ابراہیم، موسیٰ اور ہارون علیہم السلام جیسے انبیاء کی تنقیص کی ہے۔ علماء ومشائخ اور مسلمانوں کے نزدیک جو لوگ محمود ومحترم ہیں، مثلاً جنید بن محمد اور سہل بن عبداللہ تستری وغیرہ، ان کی مذمت اور ان لوگوں کی تعریف کی ہے جو مسلمانوں کے نزدیک مذموم ہیں، جیسے حلاج وغیرہ۔ ❶

جیسا کہ اس نے اپنی شیطانی خیالی خلوتوں کے تذکرہ میں اظہار کیا ہے۔

ابن عربی اور جنید رحمہ اللہ:

جنید (قدس اللہ روحہ) اللہ ان کی روح کو ٹھنڈک پہنچائے) ائمہ ہدایت میں سے تھے، آپ سے پوچھا گیا کہ توحید کیا ہے؟ تو فرمایا: حادث کو قدیم سے علیحدہ ماننا، آپ نے ظاہر فرمایا کہ توحید یہ ہے کہ قدیم اور محدث یعنی خالق اور مخلوق کے درمیان امتیاز کیا جائے، صاحب "الفصوص" نے اس کا انکار کیا ہے اور اپنے خیالی شیطانی خطاب میں کہا: اے جنید! محدث وقدیم میں امتیاز تو وہی کر سکتا ہے جو نہ محدث ہو نہ قدیم۔

حدوث کو قدیم سے جدا رکھنے کی جو بات جنید نے کہی اسے غلط قرار دیا، کیونکہ اس کا عقیدہ جیسا کہ اس نے فصوص میں لکھا ہے، حسب ذیل ہے:

> ''محدث کا وجود، عین وجود قدیم ہے، اس کے اسماء حسنیٰ میں ایک اسم اعلیٰ (بلند) ہے، بلند کس پر؟ یہیں سے الا ہو ہے، مگر کس سے؟ نہیں ہے وہ مگر وہ پس اس کی بلندی اسی کی ذات کے لیے ہے، وجود کی حیثیت سے وہ عین موجودات ہے۔''

> ''پس مسمی محدثات ہیں، وہ اپنی ذات کے لیے بلند ہیں، یہ محدثات نہیں ہیں

❶ حسین بن منصور الحلاج فارسی الاصل تھا۔ عراق میں پرورش ہوئی۔ ابتدا تو ٹھیک ہوئی، مگر آخر میں تصوف اور پھر جادو سیکھا اور لوگوں کو خوارق دکھاتا۔ علماء نے اس کے خون کی حلت اور اس کے قتل کا فتوئی دیا تھا، چنانچہ ۳۰۹ھ میں بغداد میں قتل کر دیا گیا۔ البداية والنهاية: (١١/١٤٨)، لسان الميزان: (٢/٣١٤)۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگروہ۔"

حتیٰ کہ آگے یہ کہہ بیٹھا: "پس پوشیدہ اور ظاہر سب کا وہی عین ہے، یہاں وہ نہیں ہے جو دیکھے، یہاں وہ نہیں جس سے اس کا ماسوئی پوشیدہ ہو، اس کے سوا کوئی نہیں ہے، وہ یہی مسمیٰ ابوسعید خراز ہے، یہ اور اسی طرح کے دوسرے محدثات کے اسماء۔"

اس ملحد کو معلوم ہونا چاہئے کہ دو چیزوں کے درمیان امتیاز کرنے والے کے لیے علماً وقولاً یہ کوئی شرط نہیں ہے کہ وہ ان دونوں چیزوں میں سے نہ ہو، اور کوئی تیسرا وجود ہو۔ ہر آدمی اپنے آپ اور دوسرے شخص کے درمیان امتیاز کرتا ہے، حالانکہ وہ تیسرا نہیں ہوتا۔ بندہ جانتا ہے کہ وہ بندہ ہے، اور وہ اپنے اور اپنے خالق کے درمیان امتیاز کرتا ہے اور جانتا ہے کہ وہ ان کا پروردگار ہے، اور وہ اس کے بندے ہیں، جیسا کہ قرآن میں کئی جگہ وارد ہے۔ ہم نے قرآن سے ان اصحاب ایمان کے سامنے دلیل پیش کردی ہے جو باطنی اور ظاہر طور پر قرآن کا اقرار کرتے ہیں۔

فلاسفہ صوفیوں کی باغیانہ جسارت:

ان ملحدوں کا وہی دعویٰ ہے جو تلمسانی کا ہے۔ ❶

تلمسانی صوفیانہ اتحاد کا سب سے ماہر شخص ہے، اسکے سامنے جب "فصوص" پڑھی گئی، اور اس سے کہا گیا کہ قرآن مجید تمہارے قول کا مخالف ہے، تو اس نے کہا: قرآن تمام کا تمام شرک ہے، توحید تو ہمارے کلام میں ہے، اس سے کہا گیا کہ اگر وجود ایک ہے تو بیوی حلال اور بہن حرام کیوں ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہمارے نزدیک سب حلال ہیں، لیکن یہ محجوبین حرام کہتے ہیں، اس لیے ہم بھی کہہ دیتے ہیں کہ حرام ہیں تم پر۔

کفر عظیم ہونے کے علاوہ اس قول کے اندر کھلا ہوا تضاد اور تناقض ہے، کیونکہ وجد جب

❶ اس کا پورا نام سلیمان بن علی تلمسانی ہے۔ ایک صوفی شاعر ہے، نحو، صرف، فقہ اور اصول میں تصانیف کثیرہ کا مالک ہے، ابن عربی کا پیروکار ہے۔ حلول واتحاد و بے دینی و کفر محض اس کے عقیدہ میں شامل ہے۔ ۶۹۰ھ دمشق میں اس کی وفات ہوئی۔ الاعلام للزرکلی، ۳/۱۳۰، البدایة والنہایة ۱۳/۳۰۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہے تو حاجب کون اور محجوب کون؟

اسی لیے ان ملحدوں کے ایک شیخ نے اپنے مرید سے کہا: جس نے تم سے یہ کہا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی اور وجود ہے تو اس نے جھوٹ کہا ہے۔ مرید نے کہا تو جھوٹ کہنے والا کون ہے؟ اس نے ایک دوسرے مرید سے کہا: یہ مظہر ہیں، تو اس نے کہا: مظاہر ظاہر کا غیر ہیں یا وہی ہے؟ اگر غیر ہیں تو تم دو کے قائل ہوئے، اور اگر وہی ہیں تو کوئی فرق نہ ہوا، ایک دوسرے مقام پر ہم تفصیل کے ساتھ ان لوگوں کے اسرار و رموز کا پردہ چاک کر چکے ہیں اور ہر ایک کے قول کی حقیقت بیان کر چکے ہیں۔ ❶

صاحب فصوص کا قول ہے کہ معدوم ایک چیز ہے اور اس پر وجود حق کا فیضان ہوا، وہ وجود ثبوت کے درمیان فرق کرتا ہے۔ معتزلہ کا عقیدہ ہے کہ معدوم ایک چیز ثابت ہے، اپنی گمراہی کے باوجود یہ صاحب ''فصوص'' سے بہتر ہیں کیونکہ معتزلہ کا عقیدہ ہے کہ رب نے عدم میں ثابت اشیاء کے لیے ایک وجود سے پیدا کیا جو رب کا وجود نہیں ہے، مگر صاحب فصوص کا عقیدہ ہے کہ عین وجود رب کا ان اشیاء ثابتہ پر فیضان ہوا ہے، گویا اس کے نزدیک مخلوق کا وجود خالق کے وجود سے الگ نہیں ہے۔

صاحب فصوص ہی کا ایک رفیق ''صدر قونوی'' مطلق و معین کے درمیان فرق کرتا ہے، کیونکہ وہ فلسفہ سے زیادہ قریب تھا۔ ❷

چنانچہ اس نے اس بات کا اقرار نہیں کیا کہ معدوم کوئی چیز ہے، مگر حق کو وجود مطلق قرار دیا، اس نے ایک کتاب "مفتاح غيب الجمع والوجود" کے نام سے تصنیف کی ہے، یہ خالق کو اور بھی زیادہ معطل اور معدوم قرار دیتا ہے، کیونکہ مطلق بشرط اطلاق کلی عقلی ہے،

---

❶ مزید تفصیل کے لئے دیکھئے: مجموع فتاوىٰ ابن تيمية ٢/ ١٣٤، ٤٥١۔

❷ محمد بن اسحاق القونوی الرومی صدر الدین ابن عربی کے کبار تلامذہ میں سے ہے، جو صوفی بھی ہے، بلکہ ابن عربی نے اس کی ماں سے شادی کی۔ اس کی اس انداز میں تربیت کی کہ وہ وحدۃ الوجود کا قائل ہوگیا، اسے اس کی وصیت کے مطابق ابن عربی کے پہلو میں دفنایا گیا۔ دیکھئے: طبقات الأولياء، لابن الملقن ص ٤٦٧، مفتاح دار السعادة، لاحمد بن مصطفى، ١/ ٤٥١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیے محض ذہنی ہو سکتا ہے غیبی نہیں ، اور مطلق بلا شرط اطلاق کلی طبیعی ہے۔ اگر کہا جائے وہ خارج میں موجود ہے تو خارج میں بصورت معین ہی اس کا وجود ہو سکتا ہے، چنانچہ جو شخص خارج میں اس کے ثابت ہونے کا قائل ہے اس کے نزدیک وہ معین کا جز ٹھہرا، اس سے لازم آتا ہے کہ یوں تو رب کا وجود خارج میں نہیں ہے، یا مخلوقات کے وجود کا یک جزو یا عین وجود مخلوقات ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا جزء کل کو پیدا کرتی ہے؟ یا کوئی چیز خود اپنے آپ کو پیدا کرتی ہے؟ یا عدم وجود کا خالق ہوتا ہے؟ یا کسی چیز کا ایک حصہ اپنے تمام اجزاء کو پیدا کرتا ہے؟

یہ لوگ لفظ حلول سے بھاگتے ہیں، کیونکہ وہ حل اور محل کا مقتضی ہوتا ہے۔ لفظ اتحاد سے بھی فرار اختیار کرتے ہیں، کیونکہ یہ دو چیزوں کا مقتضی ہوتا ہے جو ایک دوسرے سے اتحاد رکھتی ہیں، حالانکہ ان کے نزدیک وجود صرف ایک ہے، یہ کہتے ہیں کہ نصاریٰ اس لیے کافر ہو گئے کہ انہوں نے خصوصیت کے ساتھ مسیح کو الٰہ قرار دیا، اگر وہ ہر چیز کو اللہ کہہ دیتے تو کافر نہ ہوتے۔

اسی طرح بت پرستوں کو بھی غلط قرار دیتے ہیں، کیونکہ وہ بعض مظاہر کی پرستش کرتے ہیں، بعض کی نہیں، اگر تمام مظاہر کی پوجا کرتے تو ان کے نزدیک خطا کار نہ ٹھہرتے۔

عارف محقق، ان کے نزدیک وہ ہے جسے اصنام پرستی نقصان نہیں پہنچاتی اس حقیقت سے قطع نظر کہ یہ عقیدہ کفر عظیم ہے۔ اس باب میں انہیں ہمیشہ تناقض سے سابقہ ہو گا کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا کہ پھر خطا کار کون ہے؟ مگر وہ جواب دیں گے رب ان تمام نقائص اور عیوب سے متصف ہے جن سے متصف ہوتی۔

یہ کہتے ہیں کہ مخلوقات ان تمام کمالات سے متصف ہیں جن سے خالق متصف ہوتا ہے، یہ لوگ وہی کہتے ہیں جو صاحب ''فصوص'' نے کہا ہے، پس اعلیٰ (بلند) لنفسہ جسے کمال حاصل ہے، وہ کمال جو جملہ وجودی اوصاف اور عدمی رشتوں کو محیط ہے، یہ اوصاف اور رشتے سب برابر ہیں، خواہ عرفی عقلی یا شرعی کسی بھی اعتبار سے محمود ہوں یا مذموم، اور یہ صرف اللہ کے مسمیٰ کے لیے خاص ہے۔ یہ کفر تو ہے ہی، بایں ہمہ ان سے تناقض دور بھی نہیں ہوتا، حسی اور عقلی طور پر ظاہر ہے کہ یہ وہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ تلمسانی کے اس قول کے بھی حامی ہیں کہ ''ہمارے نزدیک کشف کے ذریعہ ایسی چیزیں ثابت ہوتی ہیں، جو صریح عقل سے تناقض رکھتی ہیں۔''

یہ کہتے ہیں کہ جو شخص تحقیق یعنی ان کی تحقیق کا طالب ہو تو اسے چاہئے کہ عقل و شرع کو خیرباد کہہ دے، میں نے ایسا ہی عقیدہ رکھنے والے ایک شخص سے ایک مرتبہ کہا تھا کہ یہ یقینی اَمر ہے کہ انبیاء کا کشف دوسروں کے کشف سے زیادہ بڑا اور زیادہ کامل ہوتا ہے، اور ان کی دی ہوئی خبر دوسروں کی خبر سے زیادہ سچی و صحیح ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام ان باتوں کی خبر دیتے ہیں جن کی معرفت سے لوگوں کی عقلیں عاجز ہوتی ہیں، نہ کہ ان باتوں کی خبر دیتے ہیں جن کو لوگ اپنی عقلوں سے ممتنع تصور کرتے ہوں، حالانکہ وہ انہیں چیزوں کی خبر دیتے ہیں جو عقلوں کے خانوں میں فٹ ہوتی ہے نہ کہ محال (ان فٹ) یہ بات بالکل ہی ممتنع ہے کہ رسول کی خبروں میں وہ بات ہو جو صریح عقل کے خلاف ہو۔ اسی طرح یہ بھی ممتنع ہے کہ دو قطعی دلیلیں باہم متعارض ہوں خواہ وہ دونوں دلیلیں عقلی یا سمعی یا دونوں میں سے ایک عقلی اور دوسری سمعی ہو۔

پس اس شخص کا کیا حال ہوگا جو اس بات کا دعویٰ کرے کہ اس کا کشف صریح عقل اور صریح شریعت کے خلاف ہے، کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ جان بوجھ کر جھوٹ نہیں کہتے، لیکن بعض چیزیں جو ان کے نفس میں ہوتی ہیں، خیالی صورت بن کر ان کے سامنے آتی ہیں اور وہ خیال کر لیتے ہیں کہ وہ خارج میں موجود ہیں۔ کبھی وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو خارج میں موجود ہوتی ہیں، لیکن وہ انہیں کرامات صالحین میں شمار کرتے ہیں حالانکہ وہ از قبیل تلبیسات شیطانی ہوتی ہیں۔

یہ لوگ جو وحدت کے قائل ہیں، اولیاء کو انبیاء پر فوقیت دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نبوت کا سلسلہ ٹوٹا نہیں ہے، جیسا کہ ابن سبعین وغیرہ سے مذکور ہے۔ [1]

---

[1] ابن سبعین کا نام عبدالحق بن ابراہیم الرقوطی ہے۔ ۶۱۴ھ میں پیدا ہوا۔ اوائل عمر میں فلسفہ وغیرہ کی تعلیم حاصل کی، مکہ میں کچھ دن گزارے۔ غار حراء میں بھی کچھ وقت گزارا، اس امید سے کہ اس پر وحی آئے گی، جیسا کہ نبی کریم ﷺ پر آئی تھی، اس کے عقائد فاسد اور ردّی ہیں۔ ۶۶۹ھ میں وفات پائی: الاعلام للزرکلی، ۳/۲۸۰۔ البدایة و النهایة: ۱۳/۲۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ حضرات مراتب تین قرار دیتے ہیں، فرماتے ہیں کہ بندہ پہلے طاعت و معصیت کا، پھر طاعت بلا معصیت اور پھر لا طاعت ولا معصیت کا شاہد ہوتا ہے۔

شہود اول صحیح شہود ہے، یہ طاعتوں اور معصیتوں کے درمیان فرق کا نام ہے۔ شہود ثانی سے ان کی مراد شہود قدر ہے، جیسا کہ ان میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں: میں اس پروردگار کا کافر ہوں جو نافرمانی کرتا ہے، ایسے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ معصیت نام ہے اس ارادہ کی مخالفت کا جو اصل میں مشیت ہے، تمام مخلوقات حکم مشیت کے تحت داخل ہیں، ان کا شاعر کہتا ہے:

أَصْبَحْتُ مُنْفَعِلًا لِّمَا تَخْتَارُهُ
مِنِّيْ فَفِعْلِيْ كُلُّهٗ طَاعَاتُ

مجھ سے وہی فعل سرزد ہوتا ہے جس کا مجھ سے سرزد ہونا تجھے پسند ہوتا ہے، اس لیے میرے تمام کام طاعتیں ہیں۔

معصیت کی صحیح تعریف:

ظاہر ہے یہ پیغمبروں کی لائی ہوئی شریعت کے سراسر خلاف اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں کے بالکل منافی ہے، معصیت جو قابل مذمت اور مستحق عذاب ہے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی حکم عدولی سے عبارت ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ⑬ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۠ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ⑭﴾ (النساء: ١٣ـ ١٤)

''یہ اللہ کی حدود ہیں، جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اسے وہ ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ ایسے لوگ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے، اور یہ بڑی کامیابی ہے، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے اور اس کی حدود سے تجاوز کرے اسے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنم میں داخل کرے گا جس میں اسے ہمیشہ رہنا ہوگا، اور اس کے لیے ذلت والا عذاب ہے۔“

عنقریب ہم ارادۂ تکوینی و دینی اور امر تکوینی و دینی کے درمیان فرق ظاہر کریں گے۔ صوفیاء کی ایک جماعت کو اس مسئلہ میں شبہ پیدا ہوگیا ہے، چنانچہ جنید رحمہ اللہ نے اس کی وضاحت کردی ہے۔ اس سلسلہ میں جو شخص جنید کی پیروی کرے گا وہ سیدھی راہ پر ہوگا اور جو اس کی مخالفت کرے گا گمراہ ہوگا۔

اس مسئلہ پر تمام امور اللہ کی مشیت اور قدرت کے تحت ہوتے ہیں، اور اس توحید کے شہود پر انھوں نے گفتگو کی ہے، جسے وہ جمع اول سے موسوم کرتے ہیں۔ جنید نے واضح کیا کہ فریق ثانی کا شہود لابدی ہے، وہ یہ کہ گرچہ تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کی مشیت اور قدرت اور اس کی تخلیق میں مشترک ہیں، لیکن جس چیز کا وہ حکم دیتا ہے، جس چیز کو وہ پسند کرتا ہے اور جس چیز سے وہ راضی ہوتا ہے، اس میں اور اس چیز میں جسے اس نے ممنوع، مکروہ اور ناراضگی کا سبب گردانا ہے فرق کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دوستوں اور دشمنوں کے درمیان فرق کیا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿٣٥﴾ مَا لَكُمْ ۫ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿٣٦﴾﴾

(القلم: ۳۵۔ ۳۶)

”کیا ہم مسلمانوں کو مثل گناہ گاروں کے کردیں گے، تمھیں کیا ہوگیا، کیسے فیصلے کررہے ہو؟“

نیز ارشاد ہے:

﴿اَمْ نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾﴾ (ص: ۲۸)

”کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے، زمین میں فساد کرنے والوں کی طرح کردیں گے؟ یا کیا ہم پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردیں گے؟''

نیز فرمایا:

﴿اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾﴾

(الجاثیة : ۲۱)

''کیا ان لوگوں کو جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کردیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے کہ ان کا مرنا جینا یکساں ہو جائے، برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔''

اور یہ ارشاد بھی ہے:

﴿وَ مَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ۙ۬ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾﴾ (غافر: ۵۸)

''اندھا اور بینا برابر نہیں، نہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور بھلے کام کیے بدکاروں کے (برابر) ہیں، تم (بہت) کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔''

اسی لیے امت کے ائمہ اور سلف صالحین کا مذہب یہ رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق، اس کا پالنہار اور اس کا مالک ہے، جو چاہے گا ہوگا، جو نہیں چاہے گا نہیں ہوگا، اس کے سوا کوئی رب نہیں۔ ساتھ ہی اس نے فرمانبرداری کا حکم دیا اور نافرمانی سے منع کیا ہے، وہ فساد پسند نہیں کرتا، اپنے بندوں کے لیے کفر پسند نہیں کرتا، بری باتوں کا حکم نہیں دیتا۔ گویہ سب کچھ اس کی مشیت کے تحت ہی واقع ہوتا ہے، مگر وہ انہیں پسند کرتا ہے نہ ہی ان سے خوش ہوتا ہے، بلکہ ناپسند کرتا ہے، خوش نہیں ہوتا۔ ایک قدم اور آگے اس کے نزدیک یہ سب مذموم ومبغوض ہے اور ارتکاب کرنے والا مستحق عذاب ہے۔

تیسرا مرتبہ یعنی نہ طاعت کا شہود نہ معصیت کا شہود، ایسا صاحب شہود، وجود کو واحد تصور کرتا ہے۔ ان حضرات کے نزدیک یہ تحقیق اور ولایت الٰہی کی منزل ہے، مگر درحقیقت یہ اسماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی اور آیات الٰہی میں الحاد اور اللہ سے دشمنی کی منزل ہے، کیونکہ اس مرتبہ والا آدمی یہود و نصاریٰ اور تمام کفار کو دوست بنالیتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ﴾ (المائدة : ٥١)

''تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا، وہ انہیں میں سے ہوگا۔''

وہ شرک اور بت پرستی سے براءت کا اظہار نہیں کرتا، لہٰذا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ملت سے خارج ہو جاتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيٓ إِبْرٰهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُۥٓ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ ٱللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ٱلْعَدَٰوَةُ وَٱلْبَغْضَآءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِٱللَّهِ وَحْدَهُۥٓ إِلَّا قَوْلَ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ ٱللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٤﴾﴾

(الممتحنة : ٤)

''یقیناً تمھارے لیے ابراہیم اور ان لوگوں میں جو اس کے ساتھ تھے ایک اچھا نمونہ تھا، جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک ہم تم سے اور ان تمام چیزوں سے بری ہیں جنھیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، ہم تمھیں نہیں مانتے اور ہمارے درمیان اور تمھارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا، یہاں تک کہ تم اس اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ، مگر ابراہیم کا اپنے باپ سے کہنا (تمھارے لیے نمونہ نہیں) کہ بے شک میں تیرے لیے بخشش کی دعا ضرور کروں گا اور میں تیرے لیے اللہ سے کسی چیز (کے دلوانے) کا مالک نہیں ہوں، اے ہمارے رب! ہم نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی مشرک قوم سے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَ اَفَرَءَيۡتُمۡ مَّا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۞ اَنۡتُمۡ وَاٰبَآؤُكُمُ الۡاَقۡدَمُوۡنَ ۞ فَاِنَّهُمۡ عَدُوٌّ لِّیۡۤ اِلَّا رَبَّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۞﴾

(الشعراء: ۷۵، ۷۷)

''کہا: کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے ہو، تم اور تمہارے اگلے باپ دادا، وہ سب میرے دشمن ہیں، بجز اللہ کے جو تمام جہاں کا پالنہار ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُّؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ يُوَآدُّوۡنَ مَنۡ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَوۡ كَانُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ اَوۡ اَبۡنَآءَهُمۡ اَوۡ اِخۡوَانَهُمۡ اَوۡ عَشِيۡرَتَهُمۡ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ وَاَيَّدَهُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡهُ ؕ﴾

(المجادلة: ۲۲)

''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لانے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں میں ہرگز نہ پائیں گے، گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں، یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے۔''

ان لوگوں میں سے بعض نے اپنے اپنے مذہب کے مطابق کتابیں اور قصیدے لکھے ہیں، ابن الفارض نے ایک قصیدہ ''نظم السلوک'' کے نام سے لکھا ہے، جس میں وہ کہتا ہے:

''مقام ابراہیم پر میری نماز اسی کے لیے ہوتی ہے، اور اس کے بارے میں میں گواہی دیتا ہوں کہ اس نے میرے ہی لیے نماز ادا کی۔''

''ہم میں کا ہر ایک نماز پڑھنے والا ہے، اور ہر سجدہ میں اپنی ہی حقیقت کے لیے سجدہ ریز ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وماكان لي صلّى سواي ولم تكن
صلاتي لغيري في أداء كل ركعة

”یہ میرے لیے کیسے ہوسکتا ہے کہ میں اپنے علاوہ کیلیے نماز پڑھوں ، جب کہ میری نماز ہر رکعت کے اندر اپنی ذات کے علاوہ کسی اور کے لیے نہ تھی۔“

اور آگے کہتا ہے:

مازلت اياها واياي لم تزل
ولا فرق بل ذاتي لذاتي صلّت

”میں برابر اسی ذات کا عین تھا ، اور بعینہ میری ہی ذات تھی ، اور ان دونوں میں کوئی فرق نہ تھا ، بلکہ میری ذات نے میری ذات کے لیے نماز پڑھی۔“

الى رسولاً كنت مني مرسلاً
وذاتي بآياتي عليَّ استدلّت

”میں اپنی ہی طرف سے اپنی ہی ذات کی طرف رسول تھا ، اور میری ذات نے میری ہی آیات سے مجھ پر استدلال کیا۔“

فان دعيت كنت المجيب وان أكن
منادي أجابت من دعاني ولبت

”اگر وہ ذات پکاری گئی تو میں ہی جواب دینے والا ہوں اور جب مجھے پکارا گیا تو ، جس نے مجھے پکارا اسی نے جواب دیا اور لبیک کہا ، وغیرہ وغیرہ۔“

اسی لیے جب اس شاعر کی موت کا وقت آیا تو یہ اشعار گنگنانے لگا:

ان كان منزلتي في الحب عندكم
ماقد لقيت قد ضيعت أيامي

”اگر میرا مقام محبت میں تمہارے نزدیک یہی ہے ، جو کچھ میں نے پایا ، تو گویا میں نے اپنے دنوں کو ضائع کر دیا۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أمــنية ظــفــرت نـفسـي بهـا زمـنًـا
والـيــوم أحسبهــا أضـغـاث أحـلام

''ایسی آرزو کہ میرا نفس اسے ایک مدت تک حاصل کیے رہا، اور آج اسے میں خواب پریشاں سمجھ رہا ہوں۔''

اس کا گمان تھا کہ وہ اللہ ہے، مگر جب اللہ کے فرشتے اس کی روح قبض کرنے کے لیے آئے تو اس پر اس کے عقیدہ کا بطلان واضح ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①﴾

(الحدید: ۱)

''آسمان وزمین میں جو ہے (سب) اللہ کی تسبیح کررہے ہیں ، وہ زبردست باحکمت ہے۔''

جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے وہ اللہ کا تسبیح خواں ہے، وہ خود اللہ نہیں ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ② هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③﴾ (الحدید: ۲، ۳)

''آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کی ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور موت بھی، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے، وہی ظاہر ہے اور وہی مخفی، اور وہ ہر چیز کو بخوبی جاننے والا ہے۔''

صحیح مسلم میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى مُنْزِلَ التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالْقُرْآنِ، أَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ .)) ❶

''اے ساتوں آسمان اور عرش عظیم کے مالک! ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پالنے والے! اور گٹھلی کے پھاڑنے والے! تورات، انجیل اور قرآن اتارنے والے! میں ہر اس جانور کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی چوٹی تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی نہیں، تو ظاہر ہے تجھ سے بلند و برتر کوئی نہیں، تو باطن ہے تجھ سے پرے کوئی نہیں، تو میرا قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے غنی کر دے۔''

اللہ تعالیٰ کا مزید ارشاد ہے:

﴿ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ؕ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴ ﴾ (الحديد: ٤)

''وہی ہے جس نے آسمانوں کو اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے، اور جو اس سے نکلے، اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو وہ اللہ دیکھ رہا ہے۔''

یہاں اللہ نے ذکر کیا کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، وہ سب مخلوق ہے، اس کی تسبیح خواں ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

❶ مسلم: الذکر، مایقول عندالنوم واخذ المضجع (٢٧١٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیت کا تقاضا حلول اور اتحاد نہیں ہے:

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ﴿وَهُوَ مَعَكُمْ﴾ میں لفظ "مع" عربوں کی زبان میں اس بات کا متقاضی نہیں ہے کہ دونوں چیزیں ایک دوسرے سے گھلی ملی ہوں، جیسے اللہ تعالیٰ کا قول:

﴿اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ﴿١١٩﴾﴾ (التوبة : ۱۱۹)

"اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔"

نیز فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ (الفتح : ۲۹)

"محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں۔"

اور فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا مِن بَعْدُ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَٰئِكَ مِنكُمْ﴾ (الأنفال : ۷۵)

"اور جو لوگ اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی، اور تمہارے ساتھ ہو کر جہاد کیا، پس یہ لوگ بھی تم میں سے ہی ہیں۔"

لفظ "مع" قرآن میں عام وخاص دونوں معنوں میں آیا ہے، مذکورہ آیت میں سورہ مجادلہ کے اندر وہ عام مفہوم میں ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧﴾﴾

(المجادلة : ۷)

"کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے، اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے، اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے، جہاں بھی وہ ہوں۔ پھر قیامت کے دن انہیں ان کے اعمال سے آگاہ کرے گا، بیشک اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔''

اس آیت کا آغاز بھی علم سے فرمایا، اور خاتمہ بھی علم کے تذکرہ پر کیا، اسی لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما ضحاک، سفیان ثوری، اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان ساتھ از روئے علم ہے۔

معیت اپنے خصوصی معنی میں حسب ذیل آیات کے اندر وارد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ ۝١٢٨﴾ (النحل: ۱۲۸)

''یقین مانو کہ اللہ تعالیٰ پرہیز گاروں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ ۝٤٦﴾ (طه: ٤٦)

''میں تمہارے ساتھ ہوں اور سنتا دیکھتا رہوں گا۔''

﴿إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ (التوبة: ٤٠)

''جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

اللہ تعالیٰ فرعون کے ساتھ نہیں بلکہ موسیٰ اور ہارون کے ساتھ ہے، اور ابوجہل اور دیگر دشمنوں کے ساتھ نہیں بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے دوست ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ ہے، ان لوگوں کے ساتھ ہے جو متقی ہیں، اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو احسان کرنے والے ہیں، نہ کہ ظالموں اور حد سے تجاوز کرنے والوں کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ﴾ (الزخرف: ٨٤)

''وہی آسمانوں میں معبود ہے اور زمین میں بھی وہی قابل عبادت ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ان مخلوقات کا بھی الٰہ ہے جو آسمانوں میں ہیں اور زمین پر رہنے والوں کا بھی الٰہ ہے، نیز فرمایا:

﴿وَلَهُ الْمَثَلُ الْأَعْلَىٰ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٧﴾﴾

(الروم: ٢٧)

''اسی کی بہترین اور اعلیٰ صفت ہے، آسمانوں میں اور زمین میں بھی، اور وہی غلبہ والا حکمت والا ہے۔''

﴿وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ﴾ کی تفسیر امام احمد اور دیگر ائمہ علم نے یوں کی ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین میں معبود ہے۔

امت مسلمہ کے ائمہ وسلف صالحین کا اتفاق ہے کہ رب تعالیٰ اپنی مخلوقات سے جدا ہے، اس کے اوصاف وہی ہیں۔ جن سے خود اپنے آپ کو اس نے متصف کیا ہے، اور جن سے اس کے رسول ﷺ نے اسے متصف کیا ہے، کسی طرح کی بھی تحریف، تعطیل، تمثیل اور تکییف کے بغیر۔

اللہ تعالیٰ صفات نقص سے نہیں بلکہ صفات کمال سے متصف ہے، اور یہ معلوم ہے کہ اس کے مثل کوئی نہیں ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ اور نہ ہی اس کی صفات کمال میں کوئی چیز اس کے فعل جیسی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ اللَّهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ﴿٤﴾﴾ (الاخلاص: ١ ـ ٤)

''آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''الصمد'' یعنی علیم جو اپنے علم میں، عظیم جو اپنی عظمت میں، قدیر جو اپنی قدرت میں، حکیم جو اپنی حکمت میں، آقا جو اپنی آقائی (سرداری) میں پایہ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعود اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں ''الصمد'' وہ ہے جس کو کوئی خوف نہ ہو، اور احد وہ ہے جس کی کوئی نظیر نہ ہو، پس اللہ تعالیٰ کا نام "الصمد" متضمن ہے اس بات کو کہ صفات کمال سے وہ متصف ہے، اور اسم ''اَحد'' اس بات کو شامل ہے کہ اس کا کوئی ہمسر وہم پایہ نہیں ہے۔

اس مسئلہ پر سورۂ اخلاص کی تفسیر اور سورہ کے ثلث قرآن ہونے کے بارے میں ہم مفصل بحث کر چکے ہیں۔ ❶

---

❶ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی "تفسیر سورۃ الاخلاص " عربی تحقیق دکتور/عبدالعلی عبدالحمید ازہری، الدار السلفیہ ممبئی سے شائع ہو چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارھویں فصل:

دینی اور تکوینی حقائق کا مسئلہ

کچھ حقیقتیں دینی ہوتی ہیں جن کا تعلق ایمان سے ہوتا ہے اور کچھ حقیقتیں فطری اور مقدر ہوتی ہیں جن کا تعلق تکوینی حقائق سے ہوتا ہے مگر اکثر حضرات پر یہ حقائق گڈمڈ ہو جایا کرتے ہیں۔ خلق اور امر دونوں کا تعلق اللہ تعالیٰ ہی سے ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٥٤﴾﴾ (الأعراف: ٥٤)

”بیشک تمہارا رب اللہ ہی ہے، جس نے سب آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا۔ وہ شب سے دن کو ایسے طور پر چھپا دیتا ہے کہ وہ شب اس دن کو جلدی سے آلیتی ہے، اور سورج اور چاند اور دوسرے ستاروں کو پیدا کیا، ایسے طور پر کہ سب اس کے حکم کے تابع ہیں۔ یاد رکھو! اللہ ہی کے لیے خاص ہے خالق ہونا، اور حاکم ہونا بڑی خوبیوں سے بھرا ہوا ہے، جو تمام عالم کا پروردگار ہے۔“

پس اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق، پروردگار اور مالک ہے، اس کے سوا کوئی خالق نہیں، کوئی رب نہیں، جو چاہتا ہے ہوتا ہے جو نہیں چاہتا ہے نہیں ہوتا ہے، وجود میں جو حرکت وسکون ہے اس کے حکم، اسی کی تقدیر، اسی کی مشیت، اسی کی قدرت اور اسی کی تخلیق سے ہوتا ہے۔

اللہ سبحان وتعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میری اور میرے پیغمبروں کی اطاعت کرو، اور میرے پیغمبروں کی اور میری نافرمانی سے بچو، اللہ تعالیٰ نے توحید واخلاص کا حکم دیا ہے، اور شرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منع کیا ہے، اس لیے سب سے بڑی نیکی توحید اور سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾

(النساء : ١١٦)

''یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا، اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ﴾ (البقرۃ: ١٦٥)

''بعض لوگ ایسے بھی ہیں، جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے، اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں۔''

صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا گناہ یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔'' میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ فرمایا: ''یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ بدکاری کرے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے تصدیق کے لیے یہ آیت بھی اتاری:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا ﴿٦٨﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ يَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿٦٩﴾ اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٧٠﴾ (الفرقان: ٦٨۔ ٧٠)

"جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی ایسے شخص کو کہ جسے قتل کرنا اللہ نے منع کر دیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔ اسے قیامت کے دن دوہرا عذاب دیا جائے گا، اور وہ ذلت وخواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں، اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں، ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں سے بدل دیتا ہے، اللہ بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہے۔" [1]

اللہ سبحان وتعالیٰ نے عدل و احسان اور رشتہ داروں کو دینے اور فواحش و منکرات اور سرکشی کے کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ متقی، محسن، منصف، کثرت سے توبہ کرنے والوں، پاکیزگی اختیار کرنے والوں اور ایسے لوگوں سے محبت کرتا ہے، جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر جہاد کرتے ہیں۔ جیسے سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں، جس چیز سے اس نے منع کر دیا ہے اس کا ارتکاب اسے سخت ناپسند ہے، جیسے کہ سورۂ اسراء میں فرمایا:

﴿كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿٣٨﴾﴾ (الإسراء: ٣٨)

"ان سب کاموں کی برائی تیرے رب کے نزدیک (سخت) ناپسند ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے والدین کی نافرمانی اور شرک سے منع کیا ہے، ادائیگی حقوق کا حکم دیا ہے، فضول خرچی اور بخل سے روکا ہے، ہاتھ کو اس قدر سمیٹ لینا گویا گردن سے بندھا ہو، یا اس قدر پھیلا دینا کہ مکمل پھیلا رہے اس سے منع کیا ہے۔

---

[1] بخاری: التفسیر، باب قوله تعالیٰ: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ (٤٧٦١)۔ مسلم: الایمان، کون الشرك أقبح الذنوب (٨٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو ناحق قتل کرنا، زنا کرنا، یتیم کا مال احسن طریقہ کے بغیر لینا، ان تمام باتوں سے منع کیا ہے، انہی باتوں کو بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَيِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا﴾ (الإسراء: ۳۸)

''یہ سب کام، ان کا برا تیرے رب کے ہاں ہمیشہ سے ناپسندیدہ ہے۔''

اللہ سبحان وتعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا، اور نہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے کفر کریں بندے کو حکم ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں ہر وقت توبہ کریں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

(النور: ۳۱)

''اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔''

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ ، فَوَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ، إِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ وَ أَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً .)) ❶

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔''

صحیح مسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((وَإِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَإِنِّيْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ .)) ❷

---

❶ بخاری: الدعوات، استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلۃ، (۶۳۰۷)۔ مسلم: الذکر والدعاء، استحباب الاستغفار و الاستکثار منہ (۲۷۰۲)۔

❷ مسلم: الذکر والدعاء، استحباب الاستغفار والاستکثار منہ، (۲۷۰۲)

وضاحت:...... اس اظہار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مفہوم یہ ہے کہ آپ پر کبھی سہو وغفلت کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، جس سے کوئی فرد بشر مستغنی نہیں ہے، ملک وملت کے امور ومعاملات کو نپٹانے میں کبھی کوئی بشری عارضہ ہو گیا تو اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ اور کوتاہی شمار فرمایا، چنانچہ تیزی سے استغفار کی جانب مائل ہوئے۔ (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میرے دل پر پردہ سا آجاتا ہے، اور میں دن میں سو بار اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔''

سنن ابی داود میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان فرماتے ہیں:

((كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ يَقُوْلُ: رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ، مِائَةَ) مَرَّةٍ أَوْ قَالَ أَكْثَرَ مِنْ مِّائَةِ مَرَّةٍ .)) ❶

''ہم شمار کیا کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں سو مرتبہ یا سو سے زائد مرتبہ ''رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَ تُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ'' کہا کرتے تھے، ''اے میرے رب! میرے گناہوں کو بخش دے، میری توبہ قبول فرما، یقیناً تو توبہ کو قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔''

اللہ سبحان وتعالیٰ کا حکم ہے کہ اعمال صالحہ کے آخر میں استغفار کیا جائے، نبی کریم ﷺ سلام پھیر لینے کے بعد تین مرتبہ ''استغفر اللّٰہ'' پڑھتے اس کے بعد یہ پڑھتے:

((أَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ ، وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ .))

''اے اللہ! تو سلام ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے بزرگی اور بخشش والے! تو بابرکت ہے۔'' ❷

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان: ﴿وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْأَسْحَارِ ﴿١٧﴾﴾ (آل عمران : ١٧) میں رات کو نماز پڑھنے اور سحر کے وقت استغفار کرنے

---

❶ ابوداود: الصلاۃ، فی الاستغفار (١٥١٦)۔ ترمذی: الدعوات، ما یقول اذا قام من مجلسه (٣٤٣٤) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

❷ مسلم: المساجد، استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفته (٥٩٢) من حدیث ثوبان رضی اللہ عنہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حکم دیا ہے۔
اسی طرح سورۂ مزمل جو قیام اللیل کی سورہ ہے، کا خاتمہ اس آیت پر ہے:
﴿وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۖ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ (المزمل: ۲۰)
''اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''
اسی طرح سورۂ بقرہ کے اندر ارشاد فرمایا:
﴿فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ﴿١٩٨﴾ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۚ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٩٩﴾﴾ (البقرة: ۱۹۸۔ ۱۹۹)
''پس جب تم عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس ذکرِ الٰہی کرو، اور اس کا ذکر ایسے کرو جیسے کہ اس نے تمہیں ہدایت دی، حالانکہ تم اس سے پہلے گم گشتہ راہ تھے۔ پھر تم اس جگہ سے لوٹو جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔''
بلکہ اللہ سبحان وتعالیٰ نے آخر میں جب کہ آپ ﷺ اپنی زندگی کے آخری غزوہ غزوۂ تبوک میں گئے، اس مضمون کی آیت نازل کی:
﴿لَّقَد تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ۚ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ﴿١١٧﴾ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّىٰ إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّوا أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿١١٨﴾﴾ (التوبة: ۱۱۷۔ ۱۱۸)
''اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کے حال پر توجہ فرمائی، اور مہاجرین اور انصار کے حال پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی، انہوں نے ایسی تنگی کے وقت پیغمبر کا ساتھ دیا۔ اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ کے دلوں میں کچھ تزلزل ہو چلا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے حال پر توجہ فرمائی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان سب پر بہت ہی شفیق اور مہربان ہے اور تین شخصوں کے حال پر بھی، جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، جبکہ زمین اپنی فراخی کے باوجود ان پر تنگ ہونے لگی، اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے، اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ بجز اس کے کہ اس کی طرف رجوع کیا جائے، پھر ان کے حال پر توجہ فرمائی، تاکہ وہ آئندہ بھی توبہ کر سکیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا اور بڑا رحم والا ہے۔"

یہ قرآن کی نازل شدہ آخری آیات میں سے ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آخری سورہ جو نازل ہوئی یہ ہے:

﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝١ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝٢ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝٣﴾

(النصر: ١۔ ٣)

"جب اللہ کی مدد اور فتح آ جائے گی، اور تم لوگوں کو اللہ کے دین میں جوق در جوق آتا دیکھ لو، تو اپنے پروردگار کی تسبیح کرنے لگو حمد کے ساتھ، اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو، بیشک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

چنانچہ پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ وہ اپنے عمل کو تسبیح و استغفار پر ختم کیا کریں۔

صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع و سجود میں قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ.)) ❶

---

❶ بخاری، صفة الصلاة، الدعاء فی الرکوع، و باب التسبیح و الدعاء فی السجود (٨١٧)۔ مسلم: ... ما یقول فی الرکوع والسجود (٤٨٤)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! ہمارے پروردگار میں تیری تسبیح و تقدیس بیان کرتا ہوں، اور تیری حمد بیان کرتا ہوں اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

صحیحین میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ کہا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَ جَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ أَمْرِیْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّیْ ، أَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ھَزْلِیْ وَ جِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَكُلَّ ذَالِكَ عِنْدِیْ أَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ .)) ❶

''اے اللہ میری خطا معاف فرما، میری جہالت اور میرے اسراف سے درگزر فرما، اسے بھی جس کا تجھے زیادہ علم ہے۔ اے اللہ! میری ہزل گوئی، سنجیدہ کلامی، خطا کو، قصد کو معاف فرما۔ اے اللہ! میرے ان تمام گناہوں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے اور جو بعد میں کیے اور جو چھپ کر کئے ہیں اور جو کھلم کھلا کئے ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

صحیحین ہی میں وارد ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے وہ دُعا سکھا دیجیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دُعا پڑھا کرو:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّی ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ أَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ .)) ❷

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا، تیرے علاوہ کوئی گناہوں معاف

---

❶ بخاری: الدعوات، قول النبی ﷺ اللھم اغفرلی ماقدمت وما أخرت، (٦٣٩٨)۔ مسلم: الذکر والدعاء، التعوذ من شرما عمل ومن شر مالم یعمل (٢٧١٩)۔

❷ بخاری: صفة الصلاة، الدعاء قبل السلام، (٨٣٤)۔ مسلم: الذکر، الدعوات والتعوذ (٢٧٠٥)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا نہیں، تو اپنی خاص مغفرت سے میرے گناہوں کو بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، بیشک تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔''

سنن ابی داود میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے وہ دُعا سکھایئے جو میں صبح و شام پڑھا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پڑھا کرو:

((اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیکَہُ أَشْھَدُ أَن لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِی وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْکِہِ اَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِی سُوْءًا أَوْ أَجُرَّہُ اِلٰی مُسْلِمٍ.)) [1]

''اے آسمانوں اور زمین کے خالق! غیب و ظاہر کے جاننے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اور اس کے شرک سے تیری پناہ لیتا ہوں، اور اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ میں اپنے خلاف برائی حاصل کرلوں، یا کسی دوسرے مسلمان کی طرف برائی کھینچ لے جاؤں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہی دُعا صبح و شام اور سوتے وقت پڑھا کرو۔

کسی شخص کے لیے یہ خیال کرنا جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرنے سے مستغنی ہے بلکہ ہر شخص ہمیشہ توبہ و استغفار کا محتاج ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۟ۙ﴿۷۲﴾ لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِیْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ

[1] ابو داود: الأدب، مایقول اذا أصبح (٥٠٦٧)۔ ترمذی: الدعوات، مایقول فی الصباح والمساء، ترمذی نے کہا ہے: یہ حدیث حسن ہے۔ (٣٤٥٢)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾

(الأحزاب : ۷۲ ـ ۷۳)

''اور اس بار امانت کو انسان نے اُٹھالیا، اور وہ بڑا ہی ظالم جاہل ہے۔ (یہ اس لیے کہ) اللہ تعالیٰ منافق مردوں، عورتوں کو سزا دے، اور مومن اور عورتوں کی توبہ قبول فرمائے، اور اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔''

پس انسان ظالم اور جاہل ہے، اہلِ ایمان مردوں اور عورتوں کی منزل توبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے اندر، اپنے نیک بندوں کی توبہ اور ان کی مغفرت کا ذکر فرمایا ہے۔

صحیح بخاری میں نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ثابت ہے:

((لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ أَحَدٌ بِعَمَلِهِ ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَلَا أَنَا ، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ)) ❶

''کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں بھی، اِلا یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے دامن میں جگہ دے دے۔''

یہ حدیث قرآن کریم کی اس آیت کے خلاف نہیں ہے:

﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿۲۴﴾﴾

(الحاقة : ۲٤)

''گزشتہ ایام تم نے جو اعمال کئے ان کے بدلے مزے سے کھاؤ اور پیو۔''

اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے ''باء'' مقابلہ و معادلہ کی نفی کی ہے اور قرآن نے باء سببیہ کا اثبات کیا ہے۔

کچھ لوگوں کا یہ قول ہے کہ'' جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو گناہ سے

❶ بخاری: صفات المنافقین، لن یدخل الجنة أحد بعمله، (۲۸۱٦)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے نقصان نہیں پہنچتا''، تو اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کے دل میں توبہ و استغفار کا خیال پیدا کرتا ہے، چنانچہ وہ گناہوں پر اصرار نہیں کرتا۔

یہ گمان کہ گناہوں پر مصر رہنے والا نقصان سے بچ جائے گا سراسر گمراہی ہے، ایسا شخص کتاب و سنت اور اجماع سلف اور ائمہ کا مخالف ہے۔ حقیقت تو یہ کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اس کا نتیجہ پائے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی، اس کے انجام سے وہ دوچار ہوگا۔

قابل تعریف بندے وہی ہیں، جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشاد میں وارد ہے:

﴿وَ سَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿١٣٣﴾ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ الْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٣٤﴾ وَ الَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ۙ وَ لَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٣٥﴾﴾ (آل عمران: ۱۳۳۔ ۱۳۵)

''اور اپنے رب کی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کا عرض آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے، جو متقیوں کیلیے تیار کی گئی ہے۔ جو لوگ آسانی میں سختی کے موقع پر بھی اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں، غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نیک کاروں سے محبت کرتا ہے، جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لیے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے۔''

قضاء وقدر کی حجت پیش کرنا مشرکین کا طریقہ ہے:

یہ خیال کہ تقدیر گناہ گار بندوں کے لیے حجت ہے، ایسا خیال رکھنے والوں کا شمار ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکین میں ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِن شَيْءٍ﴾ (الانعام: ١٤٨)

''یہ مشرکین یوں کہیں گے کہ اگر اللہ کو منظور ہوتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے باپ دادا، اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کہہ سکتے۔''

اللہ تعالیٰ نے اس نظریہ کی تردید ہے:

﴿كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا ۗ قُلْ هَلْ عِندَكُم مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا ۖ إِن تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۖ فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿١٤٩﴾﴾ (الانعام: ١٤٨، ١٤٩)

''اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے تھے، یہاں تک کہ انہوں نے ہمارے عذاب کا مزہ چکھ لیا، آپ کہیے کہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے تو اس کو ہمارے روبرو ظاہر کرو، تم لوگ محض خیالی باتوں پر اور بالکل اٹکل سے باتیں بناتے ہو۔ آپ کہیے کہ بس پوری حجت اللہ ہی کی رہی، پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہِ راست پر لے آتا۔''

تقدیر کسی کے لیے حجت ہوتی تو اللہ تعالیٰ پیغمبروں کی تکذیب کرنے والوں کو عذاب نہ دیتا، نوح، عاد، ثمود، لوط اور فرعون کی قومیں اور جن کی بستیاں الٹ دی گئیں، وہ اللہ کے عذاب سے ہلاک نہ کی جاتیں، نیز حد سے تجاوز کرنے والوں پر حدود جاری کرنے کا حکم نہ دیا جاتا۔

تقدیر کو حجت وہی بناتا ہے جو خواہشِ نفس کا پیروکار ہو، گنہ گاروں کے حق میں جو شخص تقدیر کو حجت سمجھتا ہے وہ ان کو گناہوں اور سزاؤں سے بری قرار دیتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ جب اس پر ظلم ہو تو نہ کسی کی مذمت کرے نہ ہی مواخذہ کرے، اس کے نزدیک تو باعث لذت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باعث الم سب ہی باتیں برابر ہیں، لہٰذا نیکی اور بدی کرنے والے کے درمیان وہ امتیاز نہ کرے۔ اس کا تو فطرت، عقل، شریعت، کسی کی بارگاہ سے فتویٰ نہیں دیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

﴿أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ كَالْفُجَّارِ ﴿٢٨﴾﴾ (ص : ۲۸)

''کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ان کے برابر کر دیں گے جو (ہمیشہ) زمین میں فساد مچاتے رہے، یا پرہیزگاروں کو بدکاروں جیسا کر دیں گے؟''

نیز: ﴿أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾﴾ (القلم: ۳۵)

''کیا ہم مسلمانوں کو مثل گنہ گاروں کے کر دیں گے؟''

نیز فرمایا:

﴿أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٢١﴾﴾

(الجاثیة: ۲۱)

''کیا ان لوگوں کو جو برے کام کرتے ہیں یہ گمان ہے کہ ہم انہیں ان لوگوں جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کیے، ان کا مرنا، جینا یکساں ہو جائے۔ برا ہے وہ فیصلہ جو وہ کر رہے ہیں۔''

نیز:

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ ﴿١١٥﴾﴾

(المومنون: ۱۱۵)

''کیا تم یہ گمان کیے ہوئے ہو کہ ہم نے تمہیں یوں ہی بیکار پیدا کیا ہے، اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے۔''

اور ﴿أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾﴾ (القیامة: ۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ اسے بیکار چھوڑ دیا جائے گا۔''

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''آدم اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک بحث ہوئی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے آدم! آپ ابو البشر ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اور آپ میں روح پھونکی، اپنے فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کرایا مگر اس کے باوجود آپ نے اپنے آپ کو اور ہمیں بھی جنت سے نکلوا دیا؟ آدم علیہ السلام نے جواب دیا: آپ وہ موسیٰ ہیں، جنہیں اللہ نے صفت کلیمی سے نوازا اور اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے تورات لکھی، ذرا یہ بتایئے کہ میری تخلیق سے کتنی مدت پہلے آپ نے یہ آیت لکھی ہوئی دیکھی ہے؟: ﴿وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ﴾ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی، پس وہ بہک گئے۔'' موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: چالیس سال پہلے۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر آپ مجھے ایسی بات پر کیوں ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کرنے سے چالیس سال پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بحث میں آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔'' [1]

اس حدیث کو سمجھنے میں دو گروہ گم کردہ راہ ہو گئے، ایک نے اسے جھوٹی قرار دیا، کیونکہ اس کے خیال میں تقدیر کے پیش نظر اللہ کی معصیت اختیار کرنے والا مذمت اور سزا دونوں سے بالاتر ہوگا۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو پہلے سے بھی زیادہ گمراہ ہے، اس نے تقدیر کو حجت بنا لیا۔ اس کا کہنا ہے کہ تقدیر حقیقت والوں کے لیے جو اسے دیکھ چکے ہیں یا ان لوگوں کے لیے جو فعل کے قائل ہیں، حجت ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام پر آدم علیہ السلام اس لیے غالب آئے کہ وہ ان کے باپ تھے، یا اس لیے کہ وہ توبہ کر چکے تھے، یا اس لیے کہ گناہ ایک شریعت میں تھا اور ملامت دوسری

---

[1] بخاری: التفسیر، تفسیر سورة طه، القدر، تحاج آدم وموسىٰ، (٤٧٣٦)۔ مسلم: القدر، حجاج آدم وموسىٰ (٢٦٥٢)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت میں، یا اس لیے کہ سزا دنیا میں ہے آخرت میں نہیں ہے۔ یہ سارے کے سارے اقوال باطل ہیں۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے باپ کو صرف اس وجہ سے ملامت کیا کہ شجرۂ ممنوعہ (منع کیا گیا درخت) کھا لینے سے مصیبت آئی۔ کہا: آپ نے ہمیں اور اپنے آپ کو جنت سے کیوں نکال باہر کیا؟ یہ ملامت اس لیے نہ تھی کہ آدم علیہ السلام نے گناہ کیا اور توبہ کر لی، کیونکہ موسیٰ علیہ السلام جانتے تھے کہ گناہ سے توبہ کر لینے والا لائق ملامت نہیں ہوتا، انہوں نے خود بھی توبہ کی تھی۔ اگر آدم علیہ السلام کا یہ عقیدہ ہوتا کہ تقدیر کی وجہ سے وہ ملامت سے بری ہو گئے ہیں تو یہ نہ کہتے:

﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾﴾ (الاعراف: ٢٣)

''اے ہمارے رب! ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا، اور اگر تو معاف نہ کرے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم زیاں کاروں میں سے ہو جائیں گے۔''

مومن کو حکم ہے کہ مصائب کے وقت صبر کرے، اور راضی برضا رہے، گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ واستغفار کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مَآ أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ﴾

(التغابن: ١١)

''کوئی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی، جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔''

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے: ''یہ وہ شخص ہوتا ہے جسے مصیبت پہنچے تو سمجھ لے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے، لہٰذا راضی برضا رہے۔''

مومنوں پر جب بیماری، غریبی اور ذلت اور مسکنت جیسی مصیبت آتی ہے، تو وہ اللہ کے فیصلہ پر صبر کرتے ہیں، اور اگر یہ مصیبت کسی اور گناہ کے باعث ہو مثلاً کسی کے باپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں میں اپنا مال خرچ کر ڈالا ہو، اور اس کی اولاد اس کی وجہ سے محتاج ہو گئی ہو، تو اولاد کو اس مصیبت پر صبر کرنا لازم ہے، اور اولاد اپنی بد قسمتی پر باپ کو ملامت کرے تو اس کے سامنے تقدیر کی تذکیر کی جائے گی۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صبر واجب ہے۔اس سے بھی بلند تر بات ہے راضی برضا رہنا۔بعض راضی برضا رہنا واجب اور بعض مستحب قرار دیتے ہیں، دوسرا مسلک صحیح ہے۔

اس سے بھی بلند تر مقام یہ ہے کہ انسان مصیبت پر شاکر رہے کیوں کہ مصیبت کی وجہ سے اس پر اللہ کا انعام بایں طور ہے کہ وہ مصیبت اس کے گناہوں کا کفارہ اور بلندئ درجات کا باعث بنے گی۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے وہ رجوع کرے گا، اس سے عاجزی کرے گا، مخلوقات سے ہٹ کر صرف اللہ پر توکل اور اسے اپنی امیدوں کا مرکز بنانے میں نہایت پر خلوص ہو گا۔

گمراہ اور سرکش لوگوں کا وطیرہ ہے کہ وہ ارتکابِ گناہ و اتباعِ خواہشات کے مجرم ہوتے ہیں، تو تقدیر کو حجت بناتے ہیں، نیکیوں کے باعث ان پر انعامِ الٰہی کی بارش ہوتی ہے تو وہ اپنی جانب منسوب کرتے ہیں، جیسا کہ کسی عالم نے کہا ہے: ”تو طاعت کے وقت قدری ❶ اور معصیت کے وقت جبری ❷ بن جاتا ہے، جو مذہب بھی تمہارے جی کے موافق ہو، اس پر چل پڑتے ہو۔“

راست لوگ جب نیکی کرتے ہیں تو خود پر اللہ کے فضل و کرم کا مشاہدہ کرتے ہیں، وہ دیکھتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اسی نے ان کو مسلمان بنایا، ان کو نماز کا پابند بنایا، ان کے دل میں تقویٰ کی بات ڈالی، جو تدبیر اور توانائی بھی ہے اسی کی بدولت ہے، تقدیر کا تماشا دیکھ کر کرتے ہیں، تو اس سے توبہ و استغفار کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے۔ ❸

---

❶ **قدری**: جو یہ کہے کہ جو کام ہوتا ہے تقدیر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

❷ **جبری**: جو یہ کہے کہ میں برائی کرنے پر مجبور ہوں۔

❸ یعنی جب وہ کسی کے ساتھ نیکی کرتے ہیں، تو اللہ کی لکھی ہوئی تقدیر سمجھ کر کرتے ہیں، اس واسطے ان کے دل میں فخر و غرور احسان جتانے جیسی مذموم حرکت کا خیال نہیں پیدا ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سید الاستغفار پڑھا اور اسی دن اس کی موت واقع ہوگئی تو وہ جنت میں داخل ہوگا:

((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ))

''اے اللہ! تو ہی میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں جس قدر طاقت رکھتا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے آپ پر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے کیوں کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔''

جو شخص حالت ایمان میں یہ دُعا دن کے کسی حصہ میں پڑھے اور شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا، اور جو شخص رات کے کسی حصہ میں بحالتِ ایمان پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ [1]

نیز صحیح حدیث میں ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

((يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا۔ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ۔ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي أَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

[1] بخاري: الدعوات، افضل الاستغفار، (٦٣٠٦)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِی اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِی اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّی فَتَضُرُّونِی وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِی فَتَنْفَعُونِی يَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِی مُلْكِی شَيْئًا يَاعِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِی شَيْئًا يَا عِبَادِی لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِی صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَاَلُونِی فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِی اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِی اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ.)) ❶

اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام کر لیا ہے، اور تمہارے درمیان بھی ظلم حرام کر دیا ہے، اس لیے تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے ہو، اور میں سارے گناہ معاف کر دیتا ہوں، اور پروا نہیں کرتا، اس واسطے تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔

اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو، مگر وہ بھوکا نہیں جسے میں کھلا دوں، اس لیے مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔

اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو، مگر وہ ننگا نہیں جسے میں کپڑا پہنا دوں، اس لیے مجھ سے ہی کپڑا مانگو کہ میں تمہیں کپڑا پہناؤں گا۔

اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، مگر وہ گمراہ نہیں جسے میں ہدایت دے دوں، تم

❶ مسلم: كتاب البر، باب تحريم الظلم (٢٥٧٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے ہدایت طلب کرنے کے لیے دعا کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔

اے میرے بندو! تم مجھے نفع یا نقصان پہنچانے کے لائق ہرگز نہیں ہو سکتے۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے اول و آخر تمہارے انس و جن، یعنی تمام مخلوقات مکمل طور سے متقی و پرہیزگار ہو جائیں، تو اس سے میری بادشاہی میں کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی۔

اے میرے بندو! اگر تم سب کے سب انتہائی درجہ کے بدکار اور سیہ کار بن جاؤ تو میری بادشاہی میں کوئی کمی واقع نہیں ہو سکتی۔

اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے آخری، تمہارے انسان اور جنات، سب کے سب کسی ایک میدان میں جمع ہو کر مجھ سے مانگنا شروع کر دیں، اور میں ہر ایک کی منہ مانگی مراد پوری کر دوں، تو میرے خزانوں میں اسی طرح کوئی کمی نہیں آسکتی، جس طرح ایک سوئی کو سمندر میں ایک دفعہ ڈبو کر نکال لینے سے سمندر کی آبی حیثیت میں کوئی کمی نہیں واقع ہوتی۔

اے میرے بندو! یہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ یہ تمہارے اعمال ہیں، جن کو میں نے رکھا ہے، اور پھر پورے طور پر تمہیں اس کا بدلہ دوں گا، پس جو شخص نامۂ اعمال میں نیکی دیکھے، وہ اللہ کی حمد وثنا بیان کرے، اور جو شخص اس کے علاوہ کچھ دیکھے تو وہ خود اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

پس اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ بندہ اگر بھلائی دیکھے تو اللہ کی حمد بیان کرے، اور اگر برائی دیکھے تو صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

بہت سے لوگ حقیقت کی زبان بولتے ہیں مگر تکوینی قدری حقیقت کیا ہے، جس کا تعلق تخلیق اور مشیت سے ہے اور دینی اور شرعی حقیقت کیا ہے، جس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت سے ہے۔ وہ شخص کیا ہے جو دینی حقیقت کو ٹھیک اس حکم کے مطابق انجام دیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کی زبان سے دیا ہے اور وہ شخص کیا ہے جو اپنے وجدان وذوق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق کتاب وسنت کا لحاظ کئے بغیر چلتا ہے وہ ان باتوں کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

یہی حال لفظ ''شریعت'' کا ہے، بہت سے لوگ اسے بولتے ہیں مگر نازل شدہ شریعت کیا ہے اور وہ شریعت کیا ہے جسے کسی حاکم نے بنایا ہے، ان دونوں کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اول الذکر شریعت کتاب وسنت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعہ بھیجا، اس کے دائرہ سے کسی مخلوق کا باہر ہونا جائز نہیں ہے۔ اس سے باہر وہ نکلتا ہے جو کافر ہوتا ہے۔ آخر الذکر وہ ہے جو گاہ صحیح ہوتی گاہ غلط ہوتی ہے وہ بھی اس وقت جب کہ حاکم عالم وعادل ہو، ورنہ نہیں۔

قضاۃ (جج) کی تین قسمیں:

سنن أبو داود میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے:

((الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ أَقْسَامٍ: قَاضِيَانِ فِي النَّارِ ، وَقَاضٍ فِي الْجَنَّةِ ، رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ وَ قَضَى بِهِ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضَى بِغَيْرِهِ فَهُوَ فِي النَّارِ .)) [1]

''قاضی تین قسم کے ہیں: دو جہنمی ہیں اور ایک جنتی۔ ایک وہ شخص ہو جسے حق معلوم ہو اور حق پر فیصلہ دے وہ جنتی ہے۔ ایک وہ ہے جو جہالت کی بنیاد پر فیصلہ دے وہ جہنمی ہے۔ ایک وہ ہے جسے حق معلوم ہو مگر فیصلہ حق کے خلاف دے وہ جہنمی ہے۔''

اصحابِ علم وانصاف قاضیوں میں سب سے افضل اولادِ آدم کے سردار محمد ﷺ ہیں، صحیحین میں ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] ابو داود: الأقضية، فی القاضی یخطی (٣٥٧٣) ترمذی: الأحکام، ماجاء عن رسول اللہ ﷺ فی القاضی۔ ابن ماجة: الأحکام، الحاکم یجتهد فیصیب الحق (٢٣١٥) یہ حدیث صحیح ہے۔ مجمع الزوائد: ٤/١٩٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنَ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَقْضِي بِنَحْوِ مَا أَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قَطْعَةً مِنْ نَّارٍ .)) ❶

''تم لوگ اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو، ممکن ہے تم میں سے بعض دوسرے کی بہ نسبت حجت پیش کرنے میں زیادہ ہوشیار ہوں اور میں فیصلہ اسی کے بطابق دیتا ہوں جو میں سنتا ہوں۔ اس لیے جس شخص کے حق میں یہ فیصلہ دے دیا جائے کہ اسے اپنے بھائی کے حق میں سے کچھ ناجائز طور پر مل گیا ہو، تو وہ نہ لے، کیوں کہ وہ آگ کا ٹکڑا ہوتا ہے۔''

سید خلق محمد عربی ﷺ نے خبر دی کہ اگر کسی کے حق میں اس کا بیان سن کر فیصلہ دے دیا ہو اور حقیقت میں اس شخص کا حق نہ ہو تو اس کے لیے وہ چیز لینا جائز نہیں، کیوں کہ اسے تو جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دیا گیا ہے۔

یہ تو مطلق ملکیت کے بارے میں علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جب حاکم شہادت و اقرار جیسی شرعی دلیل دیکھ کر فیصلہ دے دے مگر حقیقت اس کے برعکس ہو، تو جس کے حق میں فیصلہ دیا گیا ہو، اس کے لیے وہ چیز لینا حرام ہے اور اگر معاملات اور فسخ معاملات کے ضمن میں یہی کیفیت ہو تو اکثر علماء کے نزدیک جیسا فیصلہ ہو گیا ہے عمل اسی کے مطابق جائز ہے۔ یہ مذہب امام مالک، شافعی اور احمد بن حنبل کا ہے، ابوحنیفہ دونوں نوعیتوں کے درمیان فرق کرتے ہیں۔

لفظ ''شرع'' اور ''شریعت'' سے مراد کتاب وسنت لیا جائے تو اولیاء وغیرہ میں سے کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ اس سے باہر نکلے، اگر کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ کی جانب جانے کا راستہ باطنی اور ظاہری اعتبار سے محمد ﷺ کی پیروی کے برعکس ہے تو وہ کافر ہے۔

❶ بخاری: المظالم، اثم من خاصم فی الباطل وھو یعلم، (۲٤٥٨)۔ مسلم: الأقضیة، ان حکم الحاکم لا یغیر الباطن (۱۷۱۳)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خضر علیہ السلام کے ساتھ قصہ موسیٰ کی حجت پیش کرنا غلط ہے:

خضر کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کا جو واقعہ پیش آیا ہے اس سے اگر کوئی شخص مذکورہ مسئلہ میں دلیل پیش کرتا ہے تو دو اعتبار سے وہ غلط ہے:

۱: ایک یہ کہ موسیٰ علیہ السلام خضر علیہ السلام کے نبی نہ تھے، نہ ہی خضر علیہ السلام پر ان کی اتباع واجب تھی۔ موسیٰ علیہ السلام کی بعثت بنی اسرائیل کے لیے تھی، جہاں تک محمد ﷺ کا تعلق ہے آپ کی رسالت تمام جن اور انس کے لیے ہے۔ مگر خضر علیہ السلام سے افضل ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام جیسے انبیاء نے بھی آپ ﷺ کا زمانہ پایا ہو تو آپ کی اتباع ان پر واجب ہوتی۔ پھر خضر علیہ السلام کی کیا بات ہے خواہ نبی ہوں یا ولی، اسی لیے خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا:

> ''اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں سے، کچھ مجھے دیا ہے جو آپ کو معلوم نہیں، اور اسی نے اپنے علم میں سے، کچھ آپ کو دیا ہے جو مجھے معلوم نہیں۔'' [1]

جن اور انس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں کہہ سکتا جس تک محمد ﷺ کی رسالت پہنچ چکی ہو۔

۲: دوسرے یہ کہ جو کام خضر علیہ السلام نے کیا تھا وہ شریعت کے خلاف نہیں تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کو ان اسباب کا علم نہیں تھا، جس کی بنا پر خضر علیہ السلام کی کاروائی جائز تھی۔ جب خضر علیہ السلام نے وہ اسباب بیان کر دیئے تو موسیٰ علیہ السلام نے اس پر ان کی موافقت کی، کیوں کہ کشتی کا ظالم اور غاصب کو قبضہ سے بچانے کے لیے توڑ دینا اور پھر کشتی والوں کی مصلحت کی خاطر اس کے اندر پیوند لگا دینا ان پر ایک احسان تھا۔ حملہ آور کو قتل کر دینا، خواہ بچہ ہی کیوں نہ ہو، یا اس شخص کو قتل کر دینا جس کی دشمنی کا ازالہ صرف قتل ہی سے ہوسکتا ہے جائز ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نجدہ حروری نے پوچھا کہ بچوں کو قتل کرنا آپ کے خیال میں کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا، اگر آپ کو ان کے متعلق وہ بات معلوم ہو جائے جو خضر علیہ السلام کو

---

[1] بخاری: العلم، ما یستحب للعالم اذا سئل، (۱۲۲)۔ مسلم: الفضائل، من فضائل الخضر علیہ السلام، (۲۳۸۰)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس غلام (بچہ) کے متعلق معلوم تھی تو انہیں قتل کر دیں، ورنہ نہیں۔ ❶

رہا بلا معاوضہ یتیم کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور بھوک پر صبر کرنا تو یہ اعمالِ صالحہ میں داخل ہے، اس میں کوئی بات شریعتِ الٰہی کے خلاف نہ تھی۔

ائمہ کی تقلید نہ واجب ہے نہ حرام:

جب شریعت سے مراد حکم حاکم ہو تو یہ کبھی ظلم پر مبنی ہو سکتی ہے، اور کبھی عدل پر کبھی صحیح ہوتی ہے اور کبھی غلط اور کبھی شریعت سے مراد فقہ مثلاً امام ابوحنیفہ، امام ثوری، امام مالک بن انس، امام اوزاعی، امام لیث بن سعد، امام احمد بن حنبل، امام اسحاق، امام داوؤد رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم کا قول ہوتا ہے۔ ان ائمہ کے اقوال کے لیے کتاب وسنت کے اقوال سے دلیل حاصل کی جائے گی، ان میں سے کسی کی تقلید بشرطِ جواز کی جائے تو جائز ہے۔ ان میں سے کسی ایک کی اتباع امت پر اس طرح واجب نہیں جس طرح رسول اللہ ﷺ کی اتباع واجب ہے، اور نہ ہی ان ائمہ میں سے کسی کی تقلید اس طرح حرام جس طرح بے بنیاد کلام کرنے والے کی اتباع حرام ہے۔

باقی کوئی شخص شریعت کی جانب سے خودساختہ باتیں منسوب کرے جو شریعت کے اندر نہیں ہیں، یا نصوص کی تاویل اللہ تعالیٰ کے منشا کے خلاف کرے، تو یہ ایک طرح کی تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ پس شریعت منزلہ، شریعت مؤولہ، اور شریعت مبدلہ کے درمیان فرق کرنا اسی طرح ضروری ہے جس طرح حقیقت تکوینی اور حقیقت دینی کے مابین اور کتاب وسنت سے استدلال کرنے والے اور اس باب میں اپنے ذوق و وجدان کو کافی سمجھنے والے کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔

---

❶ مسلم: الجهاد، النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم، والنهي عن قتل الصبيان أهل الحرب (١٨١٢)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرھویں فصل:

تشریعی اور تکوینی قوانین کا فرق

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے اندر ارادہ، امر، قضا، اذن، تحریم، بعث، ارسال، جعل اور کلام کا فرق واضح کیا ہے۔

چنانچہ تکوینی امور جو اس کی تخلیق ہیں، تقدیر ہیں اور قضا ہیں، ان کا تعلق اللہ کے حکم سے ہے نہ ہی اس کی محبت و رضا سے ہے اور نہ ہی ان امور کا انجام دینے والا ثواب اور ولایت الٰہی کا مستحق ہے۔ اس کے علاوہ دینی امور کا تعلق اللہ کے حکم، شریعت اور محبت و رضا سے ہے اور انہیں انجام دینے والا محبوب اور مثاب ہے، مکرم و معظم ہے، ولی متقی ہے، فیروزمند اور غالب و کامراں ہے۔ ان دونوں باتوں کی وضاحت اللہ نے کر دی ہے۔

یہ سب سے بڑا فرق جس کے ذریعہ اللہ کے ولیوں اور دشمنوں کے درمیان قائم کیا جائے گا مالک سبحانہ وتعالیٰ جسے اپنی محبت اور رضا کے اندر رکھے اور اسی پر اس کی موت ہو، وہ اللہ کا ولی ہے، اور جس کی زندگی ان کاموں کے اندر بسر ہو جس سے مالک کو نفرت اور کراہیت ہو اور اسی پر اس کی موت ہو وہ اللہ کا دشمن ہے۔

تکوینی ارادہ:

اللہ تعالیٰ کی اس مشیت کا نام ہے جو اُس کی مخلوق کے لیے ہوتی ہے، تمام مخلوقات اس کی مشیت کے اندر داخل ہے۔

دینی ارادہ (تشریعی امر):

وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی محبت و رضا کو شامل ہے اس کے ماموارت کا حامل یہ ہے اس کی شریعت اور اس کا دین ہے، اور ایمان و عملِ صالح کے ساتھ مختص ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ﴾

(الأنعام: ١٢٥)

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہے اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے ، اور جسے بے راہ رکھنا چاہے اس کے سینے میں اتنی گھٹن پیدا کر دیتا ہے گویا وہ آسمان پر چڑھ رہا ہے۔''

نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ﴾ (هود: ٣٤)

''اور میں تمہاری بھلائی بھی کرنا چاہوں تو میری نصیحت تم کو کچھ فائدہ نہ دے گی ، اگر اللہ تعالیٰ تم کو گمراہ کرنا چاہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ⑪﴾ (الرعد: ١١)

''اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو تباہ کرنا چاہے تو کوئی اس کو ٹال نہیں سکتا ، اور اللہ کے سوا کوئی ان کا والی نہیں۔''

دینی ارادہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَ لَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (البقرہ: ١٨٥)

''اور جو بیمار ہو، یا مسافر ہو، اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے سختی کا نہیں۔''

اور آیت طہارت میں آیا ہے:

﴿مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾ (المائدہ: ٦)

''اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر کسی قسم کی تنگی ڈالنا نہیں چاہتا بلکہ اس کا ارادہ تمہیں پاک کرنے کا اور تمہیں اپنی بھرپور نعمت دینے کا ہے، تاکہ تم شکرادا کرتے رہو۔''

نکاح کے حلال وحرام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يُرِيدُ اللَّهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ وَيَتُوبَ عَلَيْكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦﴾ وَاللَّهُ يُرِيدُ أَن يَتُوبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّهَوَاتِ أَن تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا ﴿٢٧﴾ يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا ﴿٢٨﴾﴾

(النساء: ٢٦ ـ ٢٨)

''اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے، اور تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے، اور تمہاری توبہ قبول کرے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہاری توبہ قبول کرے اور جو لوگ خواہشات کے پیرو ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ تم اس سے بہت دور ہٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے تخفیف کردے، کیوں کہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔''

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے مامورات اور منہیات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿٣٣﴾﴾ (الاحزاب: ٣٣)

''اے اہلِ بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر طرح کی گندگی دور کردے، اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے۔''

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسی باتوں کا حکم دیا ہے جس سے تمہاری گندگی دور ہو جائے گی، اور تم صاف ستھرے ہو جاؤ گے، یعنی گندگی کو دور کرنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاموں کا حکم دے دیا گیا ہے، جو اس حکم کی اطاعت کرے گا وہ پاک ہو جائے گا، اس کی گندگی دور ہو جائے گی، اور جو اس حکم کی نافرمانی کرے گا، اس سے گندگی دور نہ ہوگی۔

امرِ تکوینی اور اُمرِ دینی:

امرِ تکوینی کے باب میں فرمایا:

﴿إِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْنَاهُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝٤٠﴾

(النحل: ٤٠)

''جب ہم کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں تو صرف ہمارا یہ کہہ دینا ہوتا ہے کہ ہو جا، پس وہ ہو جاتی ہے۔''

نیز:

﴿وَمَا أَمْرُنَا إِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ۝٥٠﴾ (القمر: ٥٠)

''ہمارا حکم صرف ایک دفعہ (کا ایک کلمہ) ہی ہوتا ہے، جیسے آنکھ کا جھپکنا۔''

اور فرمایا:

﴿أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَنْ لَمْ تَغْنَ بِالْأَمْسِ﴾

(یونس: ٢٤)

''اسی (رات یا دن) پر ہماری طرف سے کوئی حکم (عذاب) آپڑا سو ہم نے اس کو ایسا صاف کر دیا کہ گویا وہ موجود ہی نہ تھی۔''

مرِ دینی کے باب میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝٩٠﴾

(النحل: ٩٠)

''اللہ تعالیٰ عدل کا بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں، اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خود تمہیں نصیحت کر رہا ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔"

نیز:

﴿اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ۝۵۸﴾ (النساء: ٥٨)

"اللہ تعالیٰ تمہیں تاکیدی حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں انہیں پہنچاؤ اور جب لوگوں کا فیصلہ کرو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کرو۔ یقیناً وہ بہتر چیز ہے جس کی نصیحت تمہیں اللہ تعالیٰ کر رہا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ سنتا ہے دیکھتا ہے۔"

اذن تکوینی اور اذن دینی:

اذن تکوینی کے باب میں وارد ہے:

﴿وَ مَا هُمْ بِضَآرِّیْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ﴾ (البقرۃ: ١٠٢)

"اور وہ بغیر اللہ کی اجازت (مشیت) کے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔"

اذن دینی کے ضمن میں ارشاد فرمایا:

﴿اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ یَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ﴾

(الشوریٰ: ٢١)

"کیا ان لوگوں نے اللہ کے شریک بنا رکھے ہیں، جو ان کو دین کا وہ راستہ بتاتے ہیں، جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا۔"

اور فرمایا:

﴿اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۝۴۵ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝۴۶﴾ (الاحزاب: ٤٥، ٤٦)

"ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (النساء: ٦٤)

''ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے، وہ محض اس لیے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم (اذن) کے ساتھ اس کی اطاعت کی جائے۔''

اور فرمایا:

﴿مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ﴾ (الحشر: ٥)

''تم نے کھجوروں کے درخت کاٹ ڈالے، یا جنھیں تم نے ان کی جڑوں پر باقی رہنے دیا، یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔''

قضاء دینی اور قضاء تکوینی کی بات:

قضاء تکوینی کے باب میں ارشاد ہے:

﴿فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ﴾ (فصلت: ١٢)

''اس کے بعد دو دن میں اس نے سات آسمان بنائے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝١١٧﴾ (البقرہ: ١١٧)

''اور جس کام کو کرنا چاہے، تو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، بس وہ وہیں ہو جاتا ہے۔''

قضاء دینی کے متعلق فرمایا:

﴿وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ﴾ (الإسراء: ٢٣)

''اور تمہارے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو۔''

یہاں ''قَضٰی'' سے مراد ''أمر'' یعنی حکم دیا ہے نہ کہ مقدر کیا ہے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا معبود دوسرے بھی ہیں، جیسا کہ مختلف مقامات پر آیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ (یونس : ۱۸)

''اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کے نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

ابراہیم خلیل علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا:

﴿ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾ ﴾

(الشعراء : ۷۵۔ ۷۷)

''آپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے ان کی جنھیں تم پوج رہے ہو، تم اور تمہارے اگلے باپ دادا وہ سب میرے دشمن ہیں، بجز سچے اللہ تعالیٰ کے جو تمام جہاں کا پالنہار ہے۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿٤﴾ ﴾

(الممتحنۃ : ٤)

''مسلمانو! تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب کہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، ان سب سے بالکل بے زار ہیں، ہم تمہارے (عقائد) کے منکر ہیں، جب تک تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ، ہم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم میں ہمیشہ کے لیے بغض و عداوت ظاہر ہو گئی، لیکن حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی اتنی بات تو اپنے باپ سے ہوئی تھی کہ میں تمہارے لیے استغفار ضرور کروں گا، اور تمہارے لیے مجھے اللہ کے سامنے کسی چیز کا اختیار کچھ بھی نہیں۔"

نیز فرمایا:

﴿ قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ① لَآ أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ② وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ③ وَلَآ أَنَا۠ عَابِدٌ مَّا عَبَدتُّمْ ④ وَلَآ أَنتُمْ عَٰبِدُونَ مَآ أَعْبُدُ ⑤ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِىَ دِينِ ⑥ ﴾ (الکافرون: ١ ـ ٦)

"آپ کہہ دیجیے کہ اے کافرو! نہ میں عبادت کرتا ہوں اس چیز کی جس کی تم عبادت کرتے ہو، نہ تم عبادت کرنے والے ہو اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور نہ میں عبادت کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کر رہا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارے دین ہے اور میرے لیے میرا دین ہے۔"

یہ ارشاد ان کے دین سے براءت کا اظہار کر رہا ہے نہ کہ رضا مندی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت میں فرمایا:

﴿ وَإِن كَذَّبُوكَ فَقُل لِّى عَمَلِى وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۖ أَنتُم بَرِيٓـُٔونَ مِمَّآ أَعْمَلُ وَأَنَا۠ بَرِىٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ④① ﴾ (یونس: ٤١)

"اور اگر آپ کو جھٹلاتے رہیں تو آپ کہہ دیجیے کہ میرے لیے میرا عمل اور تمہارے لیے تمہارا عمل، تم میرے عمل سے بری ہو اور میں تمہارے عمل سے بری ہوں۔"

جس کا گمان یہ ہو کہ اس بات سے کفار کے مذہب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی ظاہر ہوتی ہے وہ سخت جھوٹا اور حد سے زیادہ کافر ہے، مثلاً "وقضی ربك" میں "قضی" "قدر" کے معنی میں لیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ جس چیز کا فیصلہ کر دے وہ ضرور واقع ہوتی ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے تو اصنام پرستوں کو اللہ کا عابد ثابت کر دیا ہے، ایسا شخص اللہ کی تمام کتابوں کا سب سے بڑا کافر ہے۔

تکوینی اور دینی بعثت:

لفظ ''بعث'' بھی دو معنوں میں مستعمل ہے:

ا۔ بعثت تکوینی۔ ۲۔ بعثت دینی۔

بعثت تکوینی کے متعلق ارشاد ہے:

﴿فَإِذَا جَآءَ وَعْدُ أُولَٰهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَٰلَ الدِّيَارِ ۚ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا ۝﴾ (الإسراء: ٥)

''ان دونوں وعدوں میں سے پہلے کے آتے ہی ہم نے تم پر اپنے ایسے بندے بھیج دیئے جو بڑے ہی طاقتور تھے، پس وہ تمہارے گھروں کے اندر داخل ہو گئے، یہ اللہ کا وعدہ تھا جسے پورا ہونا ہی تھا۔''

بعثت دینی کے متعلق ارشاد ہے:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝﴾ (الجمعة: ٢)

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انھی میں سے بھیجا، جو ان کے سامنے اس کی آیات پڑھتا ہے اور انھیں پاک کرتا ہے اور انھیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، حالانکہ بلاشبہ وہ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔''

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (النحل: ٣٦)

''ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجا کہ (لوگو) صرف اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارسال:

اسی طرح لفظ ''ارسال'' کی دوصورتیں ہیں:

۱۔ارسالِ تکوینی۔ ۲۔ارسالِ دینی۔

ارسالِ تکوینی کے متعلق فرمایا:

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ﴾ (مریم: ۸۳)

''آپ دیکھتے نہیں کہ ہم نے کافروں پر شیطان چھوڑ رکھے ہیں جو انہیں اکساتے رہتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ﴾ (الفرقان: ۴۸)

''اور وہ اللہ تعالیٰ ہے جو بارانِ رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے۔''

ارسالِ دینی کے متعلق فرمایا:

﴿ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴾ (الاحزاب: ۴۵)

''ہم نے آپ کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا، اور عذابِ الٰہی سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ ﴾ (نوح: ۱)

''ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔''

لفظ ''جعل'' بھی دو طرح مستعمل ہے:

۱۔جعل تکوینی۔ ۲۔جعل دینی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعل تکوینی کی مثال اس آیت کریمہ میں ہے:

﴿وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ﴾ (القصص: ٤١)

''اور ہم نے انہیں ایسے راہبر بنایا جو لوگوں کو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔''

جعل دینی کے متعلق فرمایا:

﴿لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا﴾ (المائدہ: ٤٨)

''تم میں سے ہر ایک لیے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔''

لفظ ''تحریم'' بھی دو معنوں میں مستعمل ہے:

۱۔تحریم تکوینی۔ ۲۔تحریم دینی۔

تحریم تکوینی:

﴿وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ﴾ (القصص: ١٢)

''ہم نے موسیٰ علیہ السلام پر پہلے ہی سے دائیوں کے دودھ حرام کر دیے تھے۔''

تحریم دینی کے متعلق فرمایا:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ (المائدہ: ٣)

''تم پر مرا ہوا جانور، اور خنزیر کا گوشت، اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام کر دیا گیا ہے۔''

کلمات تکوینیہ کے متعلق فرمایا:

﴿وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ﴾ (التحریم: ١٢)

''اپنے پروردگار کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کرتی رہیں۔''

تکوینی اور دینی کلمات:

سنن میں نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے آپ فرمایا کرتے تھے:

((أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غَضَبِهِ وَ عِقَابِهِ وَ شَرِّ عِبَادِهِ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَ أَنْ يَحْضُرُونَ .))

’’میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں، اللہ کی مخلوقات کے شر سے، اللہ کے غضب سے اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وسوسوں سے کہ وہ میرے پاس آئیں، پناہ مانگتا ہوں۔‘‘ ❶

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’جو شخص کسی منزل (مقام) پر اترے اور یہ دُعا پڑھ لے تو جب تک وہ اس منزل میں رہے گا اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ .)) ❷

یعنی ’’مخلوقِ الٰہی کے شر سے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں۔‘‘

نیز آپ ﷺ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَ لَا فَاجِرٌ وَ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَ مِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَ النَّهَارِ ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ .)) ❸

’’میں اللہ کے ان کلمات تامہ کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں جن کی حد سے نہ نیک آگے بڑھ سکتا ہے نہ بد، اور زمین میں پیدا ہونے والی چیزوں کے شر سے اور زمین سے نکلنے والی چیزوں کے شر سے، رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور ہر اس چیز کے شر سے جو رات کو آئے پناہ مانگتا ہوں، الا یہ کہ کوئی رات کو آنے

❶ ترمذی: الدعوات: ۹۶، رقم: ۳۵۹۰، ابو داود: الطب، کیف الرقیٰ: ۳۸۹۳، ترمذی نے کہا ہے یہ حدیث حسن غریب ہے۔

❷ مسلم: الذکر والدعاء، فی التعوذ من سوء القضاء: ۲۷۰۸۔

❸ موطا امام مالك: (۲/ ۹۵۰) کتاب الشعر، باب ما یؤمر به من التعوذ (۱۰) مسند احمد: (۳/ ۴۱۹) حدیث صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا بھلائی کے ساتھ آئے، یا رحمٰن۔"

اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ جن کی حد سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کرتا، وہ ہیں جن کے ذریعہ کائنات وجود میں آئی ہے۔ اللہ کی تکوین، اس کی قدرت سے نیک و بد کوئی خارج نہیں ہے۔

کلمات دینیہ:

اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں اور ان کتابوں کے اندر موجود اوامر و نواہی ہیں، نیک لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں اور بدلوگ نافرمانی کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے متقی ولی وہی ہیں جو اس کے کلماتِ دینیہ، جعلِ دینی، اذنِ دینی، اور ارادۂ دینیہ کے مطیع و فرماں بردار ہیں۔

وہ تکوینی کلمات جن سے اچھے یا برے کسی کو تجاوز کی طاقت نہیں اس کے اندر تمام مخلوقات شامل ہیں۔ حتیٰ کہ ابلیس، اس کے لشکر، تمام کفار، اور اہلِ جہنم سبھی اس میں شامل ہیں، تخلیق، مشیت، قدرت اور تقدیر میں گو سب کے سب متفق ہیں مگر امر و نہی، محبت و رضا، اور غضب میں مختلف ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے متقی ولی وہی ہیں، جو ماموات کی تعمیل کرتے ہیں اور منہیات کو ترک کر دیتے ہیں اور تقدیر پر صبر کرتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ان سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

اللہ کے دشمن شیطان کے ولی کو اس کی قدرت اور مشیت کے تحت ہیں، مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض ہیں، قابلِ نفرت ہیں، ملعون ہیں، اللہ کی ان سے دشمنی ہے۔

ان اجمالی تذکروں کی تفصیل دوسرے مقام پر کی جائے گی، یہاں ہم نے رحمٰن والوں اور شیطان والوں کے درمیان بنیادی فرق کی وضاحت کر دی ہے۔

اتباع سنت ہی حق و باطل کا میزان ہے:

ان دونوں گروہوں کا بنیادی فرق یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو دیکھا جائے کہ وہ کہاں تک نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہیں۔ کیوں کہ آپ ﷺ ہی کی ذاتِ گرامی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء و اعداء یعنی اپنے خوش بخت اولیاء اور بد بخت اولیاء اور جہنمی اعداء اپنے اصحاب رشد وہدیٰ اولیاء، اور گمراہ اور مفسد اعداء، اپنی رحمانی فوج والوں اور شیطانی گروہ والوں کے درمیان فرق و امتیاز پیدا کیا ہے۔

اپنے ان اولیاء کے بارے میں جن دلوں میں اس نے ایمان ثبت کر دیا ہے اور جن کو اپنی روح کے ذریعہ تائید فرمائی، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ﴾ (المجادلة: ۲۲)

''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔''

اور فرمایا:

﴿اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝١٢﴾ (الأنفال: ۱۲)

''اس وقت کو یاد کرو جب کہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ، میں ابھی کفار کے دلوں میں رعب ڈالے دیتا ہوں، سو تم گردنوں پر مارو، اور ان کے پور پور کو مارو۔''

اور اپنے دشمنوں کے بارے میں فرمایا:

﴿وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ﴾

(الانعام: ۱۲۱)

''اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں، تاکہ یہ تم سے جدال کریں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا﴾ (الانعام: ۱۱۲)

''اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کیے تھے، کچھ آدمی اور کچھ جن۔ جن میں سے بعض بعضوں کو چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے تھے، تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں۔''

نیز فرمایا:

﴿هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿۲۲۱﴾ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿۲۲۲﴾ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَ الشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿۲۲۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿۲۲۵﴾ وَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۲۲۶﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّ انْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾﴾ (الشعراء: ۲۲۱۔ ۲۲۷)

''کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟ وہ ہر ایک جھوٹے گنہ گار پر اترتے ہیں۔ اچٹتی ہوئی سنی سنائی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹ بولتے ہیں۔ شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں جو بہکے ہوئے ہوں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو کرتے نہیں۔ سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور بکثرت اللہ کا ذکر کیا اور اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا، جنہوں نے ظلم کیا ہے وہ بھی ابھی جان لیں گے کہ کس کروٹ الٹتے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّهٗ لَقَوْلُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾ وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾ وَلَا
بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۚ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾ وَ
لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ
لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾ وَ اِنَّهٗ
لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾ وَاِنَّهٗ
لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾ ﴾ (الحاقة: ٣٨ ـ ٥١)

''پس مجھے قسم ہے ان چیزوں کی جنہیں تم دیکھتے ہو، اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے کہ بے شک یہ (قران) بزرگ رسول کا قول ہے۔ یہ کسی شاعر کا قول نہیں، افسوس تم لوگ بہت ہی کم یقین کرتے ہو اور نہ کسی کاہن کا قول ہے، افسوس بہت کم نصیحت لے رہے ہو۔ یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے، اور اگر یہ ہم پر کوئی بھی بات بنا لیتا تو البتہ ہم اس داہنا ہاتھ پکڑ لیتے، پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے، پھر تم میں سے کوئی بھی مجھے اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ یقیناً یہ قرآن پرہیزگاروں کے لیے نصیحت ہے، ہمیں پوری طرح معلوم ہے کہ تم میں سے بعض اس کے جھٹلانے والے ہیں۔ بیشک (یہ جھٹلانا) کافروں پر حسرت ہے اور اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ یہ یقیناً برحق ہے۔''

اور فرمایا:

﴿ فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّ لَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ
الْمُتَرَبِّصِيْنَ ﴿٣١﴾ اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾
اَمْ يَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٣﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖٓ اِنْ
كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿٣٤﴾ ﴾ (الطور: ٢٩ ـ ٣٤)

''تو آپ سمجھاتے رہیں کیوں کہ آپ اپنے رب کے فضل سے نہ تو کاہن ہیں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوانہ ۔ کیا کافریوں کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ۔ہم اس پر زمانے کے حوادث (یعنی موت) کا انتظار کر رہے ہیں ۔ کہہ دیجیے! تم منتظر رہو، میں تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں ہوں ۔ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی سکھاتی ہیں ، یا یہ لوگ ہی سرکش ہیں۔ کیا یہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے قرآن خود گھڑ لیا ہے، واقعی یہ ہے کہ وہ ایمان ہی نہیں لانا چاہتے ۔ اچھا اگر یہ سچے ہیں ،تو اس جیسی ایک (ہی) بات یہ (بھی) تو لے آئیں۔''

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کو کاہن ،شعراء اور مجنون شیطانوں سے پاک ٹھہرایا ہے اور واضح کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ اور معزز فرشتہ ان کے پاس قرآن لے آیا ہے۔ارشاد ہے :

﴿اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ﴾ (الحج : ٧٥)

''اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے اپنا ایلچی منتخب کرتا ہے۔''

نیز فرمایا:

﴿وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿۱۹۳﴾ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹۵﴾﴾

(الشعراء:۱۹۲ ـ ۱۹۵)

''اور کچھ شک نہیں کہ یہ قرآن پروردگارِ عالم کا اتارا ہوا ہے، اسے امانتدار فرشتہ لے کر آیا ہے، آپ کے دل پر اترا ہے، کہ آپ آگاہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں، فصیح عربی زبان میں ہے۔''

اور فرمایا:

﴿قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ﴾

(البقرة : ٩٧)

''کہہ دیجیے کہ جو شخص جبریل کا دشمن ہے (ہوا کرے) اس نے تو اللہ کے حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آپ کے دل پر پیغام باری اتارا ہے۔"

نیز:

﴿ فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿۹۸﴾
اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾
اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ
اِذَا بَدَّلْنَاۤ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ ۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ
مُفْتَرٍ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ
بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هُدًى وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ ﴾

(النحل: ۹۸۔ ۱۰۲)

"قرآن پڑھتے وقت راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ ایمان والوں اور اپنے پروردگار پر بھروسا رکھنے والوں پر اس کا زور مطلق نہیں چلتا، ہاں اس کا غلبہ تو ان پر یقیناً ہے جو اسی سے رفاقت کریں اور اسے اللہ کا شریک ٹھہرائیں اور جب ہم کسی آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے، اسے وہ خوب جانتے ہیں، تو یہ کہتے ہیں کہ تو تو بہتان باز ہے۔ بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جانتے ہی نہیں۔ کہہ دیجیے کہ اسے آپ کے رب کی طرف سے جبریل حق کے ساتھ لے کر آئے ہیں، تاکہ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے، اور مسلمانوں کی رہنمائی اور بشارت ہو جائے۔"

چنانچہ اللہ نے جبریل علیہ السلام کا نام روح القدس اور روح الامین رکھا ہے، اور فرمایا ہے:

﴿ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ﴿۱۵﴾ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ﴿۱۶﴾ ﴾ (التکویر: ۱۵، ۱۶)

"میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے، چلنے پھرنے والے، چھپنے والے ستاروں کی۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے مراد وہ کواکب ہیں جو طلوع سے قبل آسمان میں روپوش رہتے ہیں اور جب ظاہر ہوتے ہیں تو لوگوں کو رواں دواں دکھائی دیتے ہیں، اور جب غروب ہوتے ہیں تو اپنی کناس (قیام گاہ) کی طرف چلتے جاتے ہیں، جو ان کو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رکھتی ہیں۔

﴿وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ ﴿١٧﴾﴾ (التکویر: ۱۷)

''رات کی قسم جب اس کی سیاہی بھاگتی چلی جاتی ہے۔''

"عسعس" سے مراد "ادبر" ہے، یعنی جب رات پیٹھ پھیر کر چلی جاتی ہے۔

﴿وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ ﴿١٨﴾﴾ (التکویر: ۱۸)

''اور صبح کی قسم جب اس کی پو پھوٹتی ہے۔''

"تنفس" سے مراد صبح کی آمد ہے۔

﴿إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿١٩﴾﴾ (التکویر: ۱۹)

''یقیناً یہ ایک بزرگ رسول کا کہا ہوا ہے۔''

رسول سے مراد حضرتِ جبریل علیہ السلام ہیں۔

﴿ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢٠﴾ مُّطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾﴾

(التکویر: ۲۰، ۲۱)

''بڑی قوت والا، عرش والے کے یہاں بڑے مرتبے والا، وہاں کے فرشتے اس کا حکم مانتے ہیں اور وہ امانتدار ہے۔''

"ثم" سے مراد آسمان ہے۔

﴿وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾﴾ (التکویر: ۲۲)

''اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں ہے۔''

یعنی وہ ساتھی جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ احسان کیا کہ اس کو تمہاری ہی جنس سے رسول بنا کر بھیجا وہ اس وقت تمہارے ساتھ رہتا ہے، جب تم فرشتوں کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ۖ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ ⑧ وَلَوْ جَعَلْنَٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنَٰهُ رَجُلًا وَّلَلَبَسْنَا عَلَيْهِم مَّا يَلْبِسُونَ ⑨﴾ (الأنعام: ۸۔ ۹)

''اور یہ لوگ یوں کہتے ہیں کہ ان کے پاس کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا گیا اور اگر ہم کوئی فرشتہ بھیج دیتے تو سارا قصہ ہی ختم ہو جاتا، پھر ان کو ذرا مہلت ہی نہ دی جاتی اور اگر ہم اس کو فرشتہ تجویز کرتے، تو ہم اس کو آدمی ہی بناتے اور ہمارے اس فعل سے ان پر پھر وہی اشکال ہوتا جواب اشکال کر رہے ہیں۔''

اور فرمایا:

﴿وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ㉓﴾ (التکویر: ۲۳)

''اس نے اس (فرشتے) کو آسمان کے کھلے کنارے پر دیکھا بھی ہے۔''

﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ㉔﴾ (التکویر: ۲٤)

''اور وہ غیب کی باتیں بتلانے میں بخیل بھی نہیں ہے۔''

''ظنین'' سے مراد متہم ہے، دوسری قراءت میں ''ضنین'' ہے جو بخیل کے معنی میں ہے۔ جو علم کو چھپائے اور کچھ لیے بغیر ظاہر نہ کرے، جیسا کہ علم چھپانے والے معاوضہ کے بغیر اپنا علم ظاہر نہیں کرتے۔

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَٰنٍ رَّجِيمٍ ㉕﴾ (التکویر: ۲۵)

''اور نہ وہ شیطان مردود کی بنائی ہوئی باتیں ہیں۔''

یہاں اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو اس بات سے پاک وصاف قرار دیا کہ وہ شیطان ہیں بالکل ایسے ہی جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر و کہانت سے دور اور مبرا قرار دیا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ کے متقی ولی ہی ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں، جس کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے اسے بجالاتے ہیں، اور جس بات سے روکا ہے اس سے رک جاتے ہیں، اور جن باتوں کے اندر آپ نے اپنی اتباع کرنے کی وضاحت فرمائی ہے ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ کی پیشوائی انہیں قبول ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں اور جبریل علیہم السلام کے ذریعہ ایسے لوگوں کی تائید اور ان کے دلوں کو اپنے انوار سے منور کرتا ہے۔ انہیں وہ کرامات حاصل ہوتی ہیں، جن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے متقی ولیوں کو عزت بخشی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے معجزات اور ائمہ کرام کی کرامات کا مقصد:

اللہ کے بہترین اولیاء سے کرامتوں کا جو ظہور ہوا ہے وہ کسی دینی حجت کے طور پر نہیں یا مسلمانوں کی کسی ضرورت کے تحت ہوتا رہا ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ کے معجزات کا حال تھا۔

اولیاء اللہ کی کرامات نبی کریم ﷺ کی اتباع کی برکت سے ظاہر ہوتی ہیں، جو اصل میں رسول اللہ ﷺ کے معجزات ہی میں داخل ہیں، مثلاً چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا ❶، آپ کے ہاتھ میں کنکریوں کا تسبیحیں کہنا ❷، درختوں کا آپ کی طرف چلے آنا ❸، سوکھی لکڑی کا آپ کی جانب اشتیاق ❹، معراج کی رات آپ کا بیت المقدس کا حلیہ بتانا ❺، ما کان وما یکون کی خبریں دینا ❻، کتاب عزیز لانا ❼، متعدد مرتبہ کھانے پینے کی چیزوں کا زیادہ کر دینا، جیسا کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر پیش آیا تھا ❽، خندق کے موقعہ پر آپ ﷺ نے

❶ ﴿اقتربت الساعة وانشق القمر﴾ القمر: ۱، بخاری: (۳/۱۳۳۰) المناقب، سوال المشرکین أن یریهم النبی ﷺ آیة (۳۶۳۷)۔ مسلم: المنافقین، انشقاق القمر، (۴/۲۱۵۸) (۲۸۰۰)۔

❷ مجمع الزوائد: لهیثمی (۸/۲۹۹) دلائل النبوة لأبی نعیم: ص ۲۱۴۔

❸ مسلم: الزهد و الرقائق، حدیث جابر الطویل (۳۰۰۲)

❹ بخاری: المناقب، علامات النبوة فی الاسلام، (۳۵۸۴، ۳۵۸۵)، مسلم: المساجد ومواضع الصلاة، جواز الخطوة أو الخطوتین فی الصلاة، (۵۴۴)۔

❺ بخاری: فضائل الصحابة، حدیث الاسراء (۳۶۷۳) مسلم: الایمان، ذکر المسیح بن مریم والدجال (۱۷۰)۔

❻ بخاری: بدء الخلق، ماجاء فی قوله تعالیٰ: ﴿وهو الذی یبدأ الخلق ثم یعیده وهو أهون علیه﴾ (۳۱۹۲)۔ مسلم: الفتن وأشراط الساعة، اخبار النبی ﷺ فیما یکون الی قیام الساعة، (۲۸۹۱، ۲۸۹۲)

❼ اس کی دلیل کے لئے دیکھئے: سورة الاسراء، ۸۸، سورة هود: ۱۳، سورة یونس ۳۸، وغیره۔

❽ البدایة والنهایة: (۴/۱۰۴)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑے کھانے سے پورے لشکر کو پیٹ بھر کھلایا، اور کھانا کچھ کم نہ ہوا، غزوۂ خیبر میں پانی کے ایک مشکیزہ سے پورے لشکر کی پیاس بجھ گئی، اور مشکیزہ کا پانی کم نہ ہوا [1]، تبوک میں اسلامی لشکر کی تعداد تیس ہزار کے قریب تھی، تھوڑا سا کھانا تھا، جس سے تمام لشکر کے برتنوں کو آپ نے بھر دیا، اور کھانے میں کمی نہیں آئی [2]، کئی مرتبہ آپ کی انگلیوں کے درمیان سے اس قدر پانی بہہ نکلا کہ ساتھ میں رہنے والے تمام لوگ پی کر سیراب ہو گئے، حدیبیہ کے موقعہ پر چودہ یا پندرہ سو آدمی اسی طرح سیراب ہوئے [3]، ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی ایک آنکھ ان کے رخسار پر بہہ نکلی تھی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس طرح لوٹا دیا کہ دوسری آنکھ کے مقابلہ میں حسین تر ہوگئی [4]، محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو کعب بن اشرف کے قتل کے لیے بھیجا گیا تھا، راستہ میں گرنے سے ان کا پاؤں ٹوٹ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک ہاتھ پھیرا، جس سے صحت ہوگئی [5]، ایک بکری کا شکم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سوتیس آدمیوں کو کھلایا، ان میں سے ہر ایک کے لیے ایک ٹکڑا کاٹا، اور اسے دو پیالوں میں رکھا، تمام لوگوں نے کھایا اور تھوڑا سا بچ بھی گیا [6]، ابو جابر عبداللہ بن عمرو بن حزام الانصاری رضی اللہ عنہ کے ذمہ ایک یہودی کا قرض تھا جس کی مقدار تیس وسق تھی، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ تم اپنے قرضہ کے عوض وہ تمام کھجوریں لے لو، جو میری ملکیت میں ہیں، یہودی نے منظور نہیں کیا، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کھجوروں کے باغ میں چلے، اور جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کھجوریں کاٹ کر دو، چنانچہ یہودی کو تیس وسق پورے کر دئے گئے، سترہ وسق بچ بھی گئے۔'' [7]

---

[1] بخاری: التیمم، الصعید الطیب وضوء المسلم، ۳۴۴۔ مسلم: المساجد ومواضع الصلاة، قضاء الصلاة الفائتة، ۶۸۲۔

[2] مسلم: الایمان، الدلیل علیٰ من مات علی التوحید دخل الجنة قطعًا، ۲۷، البدایة والنهایة: ۳/۵۔

[3] بخاری: المغازی، غزوة الحدیبیة، ۴۱۵۲، مسلم: الفضائل، فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۲۲۷۹۔

[4] دلائل النبوة: للبیهقی، ۳۷/۲، سیرة ابن هشام: ۳۰/۳، مجمع الزوائد للهیثمی: ۲۹۷/۸۔

[5] بخاری: المغازی، قتل ابی رافع، ۴۰۳۹، دلائل النبوة للبیهقی: ۴۶۵/۲۔

[6] بخاری: الأطعمة، من أكل حتیٰ شبع، ۵۳۸۲، مسلم: الاشربة، اکرام الضیف وفضل ایثاره، ۲۰۵۶۔

[7] بخاری: الاستقراض، اذا قاص أو جازفه فی دین ۲۳۹۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں، میں نے اپنی ایک کتاب کے اندر تقریباً ایک ہزار معجزات جمع کیے ہیں۔ ❶

کرامات صحابہ رضی اللہ عنہم:

صحابہ و تابعین اور سلف صالحین کی کرامات بہت زیادہ ہیں۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ جب سورہ کہف پڑھا کرتے تو آسمان سے ایسی چیز اترتی جو چھتری کی مانند ہوتی، اس میں لکیر اور دھاری جیسی چیزیں ہوتیں، یہ فرشتے ہوتے تھے جو ان کی قراءت سننے کے لیے آتے تھے۔ ❷ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کو فرشتے سلام کیا کرتے تھے۔ ❸

"سلمان فارسی اور ابو درداء رضی اللہ عنہما ایک پلیٹ میں کھانا کھاتے تھے، پلیٹ یا جو کچھ اس میں ہوتا سب اللہ کی تسبیح خواں ہوتیں۔" ❹

"عباد بن بشر اور اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے ایک تاریک رات میں نکلے، ان دونوں کے سامنے ایک روشنی کنار تازیانہ کی طرح نمودار ہوئی، اور جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو وہ روشنی بھی دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔" ❺

صحیحین میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ وہ تین مہمانوں کے ہمراہ اپنے گھر تشریف

---

❶ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار معجزات پر مشتمل مستقل وغیر مستقل کتابیں موجود ہیں، جیسے دلائل النبوۃ، لأبی نعیم، دلائل النبوۃ، للبیهقی، وغیرہ، اردو میں معجزات نبوی " مطبوعه الدار السلفیه ممبئی، وغیرہ ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ (مترجم)

❷ بخاری: فضائل القرآن، نزول السکینة والملائکة عند قراءة القرآن: ۵۰۱۸۔ مسلم: صلاة المسافرین وقصرها، نزول السکینة لقراءة القرآن، ۷۹۶۔

❸ صفوة الصفوة لابن الجوزی: ۶۸۱/۱، أسد الغابة لابن الأثیر: ۱۳۸/۴۔

❹ حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ۲۲۴/۱۔

❺ بخاری: فضائل الصحابة، منقبة أسید بن حضیر، وعباد بن بشر (۳۸۰۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گئے ، اور جو لقمہ کھاتے تھے اس کے نیچے کھانا بڑھ کر اس سے زیادہ ہو جاتا ، چنانچہ سب نے پیٹ بھر کر کھایا بھی اور کھانا پہلے کی بہ نسبت زیادہ بھی ہو گیا ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی نے جب دیکھا کہ کھانا پہلے سے زیادہ ہے تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے ، وہاں بہت سے لوگ آئے اور سب نے شکم سیر ہو کر کھایا۔ ❶

حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ، لوگوں نے ان کی لاش کو ڈھونڈا لیکن وہ نہ ملی ، اس لیے کہ قتل ہوتے ہی ان کی لاش اٹھا لی گئی تھی۔ عامر بن طفیل نے اسے بلند ہوتے ہوئے دیکھا ، عروہ کہتے ہیں کہ لوگوں کے خیال میں انہیں فرشتوں نے دفن کیا۔ ❷

ام ایمن رضی اللہ عنہا جب ہجرت کیلیے سفر پر نکلیں تو ان کے پاس کھانے پینے کا کوئی سامان نہ تھا ، پیاس کی شدت سے وہ روزہ سے تھیں ، مگر جب افطار کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے سر پر کوئی آہٹ محسوس کی ، سر اٹھایا تو دیکھتی ہیں کہ ایک سفید رسی سے ایک ڈول لٹک رہا ہے ، آپ نے اس سے سیراب ہو کر پانی پیا ، پھر بقیہ عمر (زندگی بھر) انہیں کبھی پیاس نہیں لگی۔ ❸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سفینہ رضی اللہ عنہ نے شیر کو بتایا کہ میں غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ، شیر ان کے ساتھ ہو لیا اور انہیں منزل پر پہنچا کر واپس ہوا۔ ❹

---

❶ بخاری : مواقیت الصلاۃ ، السمر مع الضیف والأھل (٦٠٢)۔ مسلم : الأشربة ، اکرام الضیف و فضل آثارہ ، (٢٠٥٧)۔

❷ بخاری : الجهاد ، هل یستأجر الرجل : (٣٠٤٥)۔

❸ حلیة الأولیاء لأبی نعیم : ٦٧/٢۔ أسد الغابة لابن الأثیر : ٥٦٧/٥۔ صفوة الصفوة لابن الجوزی : ٥٤/٢۔

❹ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے ، آپ کا نام مہران تھا ، اصلاً فارسی تھے ، ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا ، مگر آزادی کے لئے شرط یہ لگائی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کریں گے۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں بھی روایت کی ہیں۔" مزید تفصیل کے لئے ، اسد الغابة : ٣٢٤/٢ اور الإصابة : ١٣٢/٣ دیکھئے) وہ ایک مرتبہ کشتی میں سوار ہو کر کہیں جا رہے تھے ، کشتی ٹوٹ گئی ، اور اس کے اعضاء بکھر گئے ، چنانچہ یہ ایک جزیرہ پر جا کر کنارے لگے ، وہاں اچانک ایک شیر سامنے آ گیا ، تو انہوں نے کہا میں سفینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہوں ، شیر نے اپنا سر ہلایا ، اور ان کے ساتھ ساتھ راستہ بتاتا ہوا چلا ، جب انہیں عام شاہراہ تک پہنچا دیا ، تو الوداع کہتا ہوا واپس چلا گیا۔ مزید تفصیل لے لئے دیکھئے : دلائل النبوة لابی نعیم : ٢١٢ ، و اسد الغابة لابن الأثیر : ٣٢٤/٢ ، مجمع الزوائد للهیثمی : ٣٦٦/٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براء بن مالک رضی اللہ عنہ جب اللہ کی قسم کھا لیتے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم ضرور پوری کر دیتا۔ جہاد میں گھمسان کا رن ہوتا، اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کا زور ہوتا تو صحابہ کرام فرمایا کرتے۔ اے براء! اپنے رب کی قسم کھاؤ، تو اس وقت براء رضی اللہ عنہ کہتے، اے میرے رب! میں تیری قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان لوگوں کے کندھے ہمارے حوالے کر دے۔ چنانچہ دشمن کو شکست ہو جاتی۔ جب قادسیہ کے دن آپ نے کہا: پروردگار! میں تیری قسم کھا کر کہتا ہوں جب تو ان لوگوں کے کندھے ہمارے حوالے کر دے تو مجھے پہلا شہید بنا، اس کے بعد کفار کو شکست ہوگئی اور حضرت براء رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے۔ ❶

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جب ایک مستحکم قلعہ کا محاصرہ کیا تو کفار کو اسلام کی دعوت دی، انہوں نے کہا: ہم اس وقت تک اسلام نہیں قبول کریں گے، جب تک آپ زہر نہ پی لیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے زہر کا پیالہ منگوایا اور بسم اللہ کہہ کہ پی لیا، انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ❷

سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ مستجاب الدعوات تھے، جو دعا بھی کی قبول ہوئی، انہوں نے ہی کسریٰ کے لشکر کو شکست دی اور عراق کو فتح کیا۔ ❸

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے جب ایک لشکر بھیجا تو ساریہ بن زنیم کنانی کو اس کا امیر بنایا، لشکر کی روانگی کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے، اسی دوران منبر پر زور سے بولنے لگے: "یا ساریة الجبل ، یا ساریة الجبل" اے ساریہ پہاڑ کی طرف، اے ساریہ پہاڑ کی طرف، جب لشکر کا قاصد آیا تو اس سے لشکر کا حال پوچھا، اس نے بتایا کہ امیر المومنین! دشمن سے جب ہمارا مقابلہ ہو تو اس نے ہمیں شکست دے دی، اسی دوران ہمیں آواز سنائی دی، گویا کوئی چیخ رہا ہے کہ اے ساریہ پہاڑ کی طرف، اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ اس کے بعد ہم

---

❶ حلية الأولياء: ١/ ٣٥٠، أسد الغابة لابن الأثير: ١٧٢/١، صفوة الصفوة لابن الجوزي: ١/ ٦٢٥۔ سنن ترمذی: المناقب، مناقب البراء بن مالك: (٣٩٤٥)۔

❷ مجمع الزوائد للهيثمي: ٩/ ٣٥٠۔ ہیثمی نے کہا ہے: اسے ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں، یہ مرسل ہے، اور راوران دونوں کے رجال ثقہ ہیں۔

❸ البداية والنهاية: ٧/ ٣٣۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پہاڑ کی طرف پیٹھ کر لی، اور اللہ تعالیٰ نے دشمن کو شکست دے دی۔ ❶

زنیرہ رضی اللہ عنہا کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے سخت عذاب دیا گیا، مگر اس کے باوجود اسلام پر ثابت قدم رہیں، ان کی بینائی چلی گئی، جس پر مشرکین نے کہا: ''لات اور عزیٰ نے اسکی آنکھ کی روشنی چھین لی ہے'' زنیرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قسم ہے اللہ کی ایسا ہرگز نہیں ہے، اس کے بعد اللہ نے ان کی بینائی لوٹا دی۔ ❷

سعد بن زید رضی اللہ عنہ نے اروی بنت حکم کو بددعا کی اور وہ اندھی ہو گئی۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ اروی نے حضرت سعید پر کوئی جھوٹا الزام لگایا تھا، تو سعید رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اے اللہ! اگر وہ جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کی روشنی چھین لے، اور اسے اسی کی زمین میں ہلاک کر دے۔ چنانچہ وہ اندھی ہو گئی اور اپنی زمین کے ایک گڑھے میں گر کر مر گئی۔ ❸

علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بحرین کے گورنر تھے اور اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: یا علیم ، یا حلیم ، یا علی ، یا عظیم ، تو ان کی دعا قبول ہو جایا کرتی تھی۔ ایک مرتبہ ان کے کچھ ساتھیوں کے پاس وضو اور پینے کا پانی ختم ہو گیا تو آپ نے دعا کی اور قبول ہو گئی۔ ایک مرتبہ سمندر ان کے سامنے آ گیا، اور وہ گھوڑوں کے ذریعہ اسے عبور کرنے پر قادر نہ تھے، آپ نے دعا کی تو ساری جماعت پانی کے اندر سے پار ہو گئی، اور ان کے گھوڑوں کی زینیں تر نہ ہوئیں۔ پھر آپ نے اللہ سے دعا کی کہ میں مر جاؤں تو یہ لوگ میری لاش نہ دیکھ پائیں، چنانچہ لحد میں انہیں رکھا گیا تو لاش غائب ہو گئی۔ ❹

کراماتِ تابعین رحمہم اللہ:

ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے ساتھ بھی جو آگ میں ڈال دیئے گئے تھے، مذکورہ قسم کا واقعہ

---

❶ دلائل النبوۃ لابی نعیم: ص ۲۱۰ ، الإصابة لا بن حجر: ۳/ ۴۔ ابن حجر نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔

❷ السیرۃ النبویۃ لابن هشام: ۱/ ۳۴۰ ، الاصابة: ۷/ ۶۶۴ ، الاستیعاب: ۴/ ۱۸۴۹۔

❸ مسلم: عن هشام بن عروه عن أبیه۔ دیکھئے: مسلم: المساقاة ، تحریم الظلم ، (۱۶۱۰)۔

❹ حلیة الأولیاء: ۱/ ۷ ، دلائل النبوة: ص ۲۰۸ ، صفوة الصفوة: ۱/ ۶۹۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش آیا، آپ اپنے لشکر کے ساتھیوں کے ساتھ دریائے دجلہ سے گزر رہے تھے۔ اس وقت طغیانی کی وجہ سے دُور سے لکڑیاں پھینک رہا تھا۔ ابو مسلم رحمہ اللہ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: تمہارا کوئی سامان گم ہو تو بتاؤ، تا کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں، ایک نے کہا: میرا چارہ دان گم ہو گیا۔ فرمایا: میرے پیچھے آؤ، چنانچہ وہ ان کے پیچھے چلے، اچانک دیکھا کہ چارہ دان کسی چیز سے لٹکا ہوا ہے، انہوں نے اسے پا لیا۔ ❶

اسود عنسی نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کو بلا کر کہا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ نے فرمایا: مجھے سنائی نہیں دیتا، اس نے پھر کہا، کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا رسول ہے؟ فرمایا: ہاں، اس پر انہیں آگ میں ڈال دینے کا حکم دیا۔ لوگوں نے دیکھا کہ آپ آگ میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں، آگ ان کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی بن گئی۔ ❷

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب آپ مدینہ آئے تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو اپنے اور ابوبکر صدیق کے درمیان بٹھا کر فرمایا: اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایسے شخص کو دیکھ لیا ہے جس کے ساتھ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا سلوک کیا گیا۔ ❸

ان کی لونڈی نے آپ کے کھانے میں زہر ملا دیا تھا لیکن آپ کو اس سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ ❹

ایک عورت نے آپ کی بیوی کو آپ کے خلاف بہکایا، آپ نے اس کو بد دعا دی، چنانچہ وہ اندھی ہو گئی، پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ و استغفار اور معافی کی طلبگار

---

❶ صفوة الصفوة: ٤/٢٠٨ البداية والنهاية: ٦/٢٩٥۔

❷ حلية الاولياء: ٢/١٢٨، صفوة الصفوة: ٤/٢٠٨۔

❸ المصدر السابق۔

❹ التشوف إلى رجال التصوف لابن الزيات: ص.٤٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی، جس پر آپ نے اس کے لیے دعا کی، اللہ نے اس کی آنکھیں لوٹا دیں۔" ❶

عامر بن عبد قیس رحمہ اللہ دو ہزار درہم صدقہ اپنی آستین میں رکھ کر نکلتے تھے اور جو سائل بھی ملتا اسے گنے بغیر دیتے جاتے تھے، پھر جب وہ گھر واپس آتے تو مال کی تعداد کم ہوتی تھی اور نہ وزن کم ہوتا۔ ❷

آپ کا گزر ایک ایسے قافلہ سے ہوا جسے شیر نے گھیر رکھا تھا۔ آپ نے آکر اپنے کپڑوں سے شیر کا منہ مس کیا، پھر اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھ کر فرمایا! تو تو رحمٰن کا ایک کتا ہے، اور مجھے شرم آتی ہے کہ رحمٰن کے سوا اور چیز سے ڈروں۔ اس کے بعد قافلہ سلامتی کے ساتھ گزر گیا۔ ❸

آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ جاڑے کے موسم میں ان کے لیے وضو کا پانی آسان ہو جائے، چنانچہ آپ کو ایسا پانی ملنے لگا جس سے بھاپ اٹھتی تھی۔ ❹

انہوں نے رب سے دعا کی کہ میرے دل میں شیطان داخل نہ ہو، چنانچہ اس دعا کے بعد شیطان کو ان پر قدرت نہ رہی۔ ❺

حسن بصری رحمہ اللہ حجاج بن یوسف سے روپوش ہو گئے، حجاج کے لوگ چھ مرتبہ انْ کے یہاں آئے، آپ نے دعا کی چنانچہ انہیں نہ دیکھ سکے۔" ❻

ایک خارجی آپ کو ایذا پہنچایا کرتا تھا، آپ نے بد دعا کی، چنانچہ وہ گر کر ہلاک ہو گیا۔ ❼

صلہ بن اشیم کا گھوڑا جنگ کی حالت میں مر گیا۔ انہوں نے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

---

❶ جامع العلوم و الحکم لابن رجب: ص. ۳۲۲

❷ کتاب الزھد لابن المبارك: ص. ۲۹۵، والرسالة القشيرية: للقشيری، ۶۸۸/۲۔

❸ حلية الأولياء: ۹۲/۲۔

❹ کتاب الزھد: لابن المبارك، ص. ۲۹۵۔

❺ کتاب الزھد لابن المبارك: ص. ۲۹۵، الرسالة القشيرية، للقشيری: ۷۰۷/۲۔

❻ محقق فرماتے ہیں: لم أقف علی شیء من ھذا، مجھے اس کی معلومات حاصل نہ ہو سکی۔

❼ جامع العلوم و الحکم لابن رجب: ص. ۳۲۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بار الٰہی! مجھ پر کسی مخلوق کا احسان نہ ہو۔"

اللہ تعالیٰ نے ان کا گھوڑا زندہ کر دیا۔ گھر پہنچے تو کہا: مُنّے گھوڑے کی زین لے لو، یہ منگنی کا ہے۔ بچے نے زین اتار لی، گھوڑا اس کے بعد مر گیا۔ ❶

ایک بار اہواز میں انہیں بھوک لگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے کھانا مانگا، آپ کے پیچھے ایک ریشمی پارچہ کے اندر رطب کھجوروں کی ایک ٹوکری گری۔ آپ نے کھجوریں کھا لیں، پارچہ عرصہ تک بیوی کے پاس رہا۔ ❷

ایک مرتبہ رات میں ایک جھاڑی کے اندر نماز پڑھ رہے تھے، ایک شیر ان کے پاس آیا۔ آپ نے سلام پھیرنے کے بعد فرمایا: کسی اور جگہ سے اپنا رزق ڈھونڈو، یہ سنتے ہی شیر دہاڑتا ہوا واپس چلا گیا۔ ❸

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ ایام حرہ (یعنی یزید بن معاویہ کے زمانہ میں نوکیلے سیاہ پتھروں کی جانب سے جب مدینہ کا محاصرہ کیا گیا تھا) میں نماز کے وقت میں نبی کریم ﷺ کی قبر سے اذان کی آواز سنا کرتے تھے، اور یہ ایسے وقت میں ہوتا تھا کہ باقی آدمی چلے جاتے تھے اور مسجد ان کے سوا تمام آدمیوں سے خالی ہو جاتی تھی۔ ❹

قبیلہ نخع کے ایک آدمی کے پاس گدھا تھا، جو راستے میں مر گیا، اس کے دوستوں نے اس سے کہا کہ لاؤ ہم تمہارے سامان کو تقسیم کر کے اپنی سواریوں پر رکھ لیں، اس نے کہا: مجھے تھوڑی سی مہلت دو، اس نے اچھی طرح وضو کیا، پھر دو رکعت نماز ادا کی، اور اللہ تعالیٰ سے

---

❶ الكواكب الدرية فى تراجم السادة الصوفية للمناوى: ١/١٢٥، صفوة الصفوة لابن الجوزى: ٣/٢١٧، كتاب الزهد لابن المبارك: ص ٢٩٥، البتہ انہوں نے گھوڑے کی جگہ خچر کا ذکر کیا ہے۔

❷ حلية الأولياء لأبى نعيم: ٢/٢٣٩، كتاب الزهد لابن المبارك: ص ٢٩٥، الكواكب الدرية فى تراجم السادة الصوفية: ١/١٢٥۔

اھواز: جنوب ایران میں ایک شہر کا نام ہے۔

❸ حلية الأولياء لأبى نعيم: ٢/٢٤٠، كتاب الزهد لابن المبارك: ص ٢٩٥۔

❹ الطبقات الكبرىٰ لابن سعد: ٥/١٣٢، الكواكب الدرية فى تراجم السادة الصوفية للمناوى: ١/١١٤۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے گدھے کو زندہ کر دیا، چنانچہ اپنا سامان اس پر لادلیا۔ ❶

ابراہیم التیمی مہینہ دو مہینہ تک کھانا نہیں کھاتے تھے، جب وہ اپنے اہل و عیال کے لیے کھانا لینے کیلیے نکلتے، تو انہیں جب کچھ نہ ملتا تو سرخ ریت کی ایک گٹھری باندھ لیتے، اور اپنی بیوی کے پاس پہنچ کر اسے کھولتے، تو وہ سرخ گیہوں ہو جاتا تھا، جب انہیں کھیت میں بوتے تھے تو ایسے پودے اگتے تھے، جو جڑ سے شاخ تک گھنے دانوں والے خوشوں سے لدے ہوتے تھے۔ ❷

عتبہ نامی ایک شخص نے اپنے پروردگار سے یہ تین چیزیں مانگیں: اچھی آواز، کھلے آنسو، اور بغیر تکلیف کے کھانا۔ چنانچہ جب وہ پڑھتا تھا، تو خود بھی روتا اور دوسروں کو بھی رلاتا، اس کے آنسو عمر بھر جاری رہے، اور جب وہ اپنے مکان پر آتا تو اسے وہاں اپنا کھانا مل جاتا، اور اسے یہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے۔ ❸

اویس قرنی رحمہ اللہ کا جب انتقال ہوا، تو لوگوں نے دیکھا کہ ان کے کپڑوں میں کفن کے کپڑے پڑے ہوئے ہیں، جو پہلے ان کے پاس نہ تھے۔ ایک چٹیل جگہ میں ان کی قبر کھدی ہوئی ہے جس میں چٹان کے اندر لحد بنی ہوئی ہے، چنانچہ انہیں اسی قبر میں کفن کے انہی کپڑوں میں دفن کر دیا گیا۔ ❹

جب احنف بن قیس رحمہ اللہ کا انتقال ہوا، تو ایک شخص کی ٹوپی آپ کی قبر میں گر پڑی، پھر جب وہ اپنی ٹوپی لینے کے لیے جھکا تو دیکھا کہ ان کی قبر حدِ نگاہ تک وسیع ہوگئی ہے۔

احنف بن قیس طبقۂ اولیٰ کے تابعی ہیں، بصرہ کے رہنے والے ہیں، حلم میں بے مثال تھے، ۶۷ھ میں وفات ہوئی۔ ❺

---

❶ البداية والنهاية: ٦/١٧٥۔

❷ ابراہیم التیمی تابعی ہیں، عابد و زاہد تھے، امام احمد نے انہیں صدوق (سچا) کہا ہے، دیکھئے: كتاب الزهد للامام احمد: ص ٣٦٢، صفوة الصفوة لابن الجوزي: ٣/٩٠۔

❸ حلية الأولياء لأبي نعيم: ٦/٢٣٦۔

❹ حلية الأولياء لأبي نعيم: ٢/٨٣۔

❺ دیکھئے: أسد الغابة: ١/٥٥، الاصابة: ١/١٨٧، ت ٤٢٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالواحد بن زید مفلوج ہو گئے، اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وضو کے وقت ان کے اعضاء کھل جایا کریں، چنانچہ وضو کے وقت اعضاء کھل جایا کرتے تھے۔ ❶

مطرف بن عبداللہ بن شخیر جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو ان کے برتن ان کے ساتھ تسبیحیں کیا کرتے اور آپ اپنے ایک دوست کے ہمراہ اندھیرے میں چلا کرتے تو تازیانے کا کنارہ ان کے لیے روشنی کیا کرتا تھا۔ ❷

عمرو بن عتبہ بن فرقد ایک دن سخت گرمی میں نماز ادا کر رہے تھے کہ بادلوں نے ان پر سایہ کر دیا۔ اپنے دوستوں کے ساتھ آپ کا یہ عہد تھا کہ جہاد کے دن آپ ان کی خدمت کیا کریں گے، اسی لیے آپ دوستوں کی سواریوں کا پہرہ دیتے تھے، اور ایک درندہ ان کی حفاظت کیا کرتا تھا۔ ❸

یہ بڑا وسیع باب ہے، دوسرے مقام پر کرامات اولیاء کے تعلق سے تفصیلی بحث کی جا چکی ہے۔ باقی دور حاضر کے اندر جن واقعات کو ہم خود دیکھ چکے ہیں اور جن کا ہمیں علم ہوا ہے وہ بہ کثرت ہیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ کرامات کا ظہور انسان کی ضرورت کے مطابق ہوا کرتا ہے، جب ضعیف الایمان اور ضرورت مند شخص کو کرامات کی ضرورت پڑتی ہے تو اس کے لیے کرامت کا ظہور اس کے ایمان وعقیدہ کا استحکام اور تکمیل حاجت کا ذریعہ بن جاتا ہے، مگر جو شخص ولایت میں درجۂ کمال تک ہو تو اس سے وہ بے نیاز ہوتا ہے، اس لیے اس سے کرامتیں ظاہر نہیں ہوتیں، کیونکہ اس کو اس سے بلند و بالا درجہ اور شکوہ بے نیازی حاصل ہوتا ہے، ایسا نہیں کہ ان سے کرامتوں کا عدم ظہور ان کی ولایت میں کسی کمی کا باعث ہے۔

---

❶ حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ٦/١٥٥، الرسالة القشیریة: ٢/٧٠٦۔

❷ کتاب الزهد للامام احمد: ص ٢٤١، حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ٢/٢٠٥، الطبقات الکبریٰ لابن سعد: (٧/١٤٤)۔

❸ حلیة الأولیاء لأبی نعیم: ٢/١٥٧، کتاب الزهد لابن المبارك: ص ٣٠١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام کی بہ نسبت تابعین میں کرامتیں زیادہ پائی جاتی ہیں، البتہ اگر کسی شخص سے خارق عادت کا ظہور لوگوں کی ہدایت اور ان کی ضرورت کے لیے ہو تو ایسے شخص کا درجہ سب سے بلند و بالا ہوتا ہے۔

حالات ایمانی کے برعکس شیطانی حالات والے:

مذکورہ بالا کرامات کے برعکس شیطانی حالات ہوتے ہیں، اس کی ایک مثال عبداللہ بن صیاد کی ہے:

"یہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں نمودار ہوا، بعض صحابہ نے اسے دجال خیال کیا۔ ابتداء میں نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں توقف فرمایا، بعد میں واضح ہوگیا کہ وہ دجال نہیں ہے، بلکہ کوئی کاہن ہے۔ نبی کریم ﷺ نے سورہ دخان پوشیدہ رکھ کر پوچھا بتاؤ میں نے کیا چھپا رکھا ہے، وہ کہنے لگا: ''درخ، درخ'' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: "اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ" دور ہٹ، تو اپنی حد سے ہرگز آگے نہ بڑھ سکے گا۔'' ❶

آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ تو تو بس ایک کاہن ہی ہے۔ بعض کاہنوں کے ساتھی شیاطین ہوتے ہیں، جو بہت سی غیب کی باتیں چوری چھپے سن لیتے ہیں انہیں بتاتے ہیں۔ شیطانوں کا طریقہ ہے کہ وہ سچ اور جھوٹ کو خلط ملط کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتوحيه اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ اِلَى الْكُهَّانِ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِّنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ)) ❷

---

❶ بخاری: الجهاد، كيف يعرض الاسلام على الصبى، ٣٠٥٥، مسلم: الفتن، ذكر ابن صياد، ٢٩٢٤۔

❷ بخاری: بدء الخلق، ذكر الملائكة، ٣٢١٠، مسلم: السلام، تحريم الكهانة و اتيان الكاهن، ٢٢٢٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"فرشتے بادلوں کے ساتھ اترتے ہیں، اور آسمان میں کیے گئے امر کا تذکرہ کرتے ہیں، چنانچہ شیاطین اسے چوری چھپے سن لیتے ہیں اور کاہنوں تک پہنچا دیتے ہیں جس میں وہ سو جھوٹ اپنی طرف سے ملا لیتے ہیں۔"

صحیح مسلم میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ انصار کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے، کہ اچانک ایک ستارہ ٹوٹا اور چمک پیدا ہوئی، نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: "مَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لِمِثْلِ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رَأَيْتُمُوْهُ" زمانۂ جاہلیت میں جب تم اس طرح کی بات دیکھتے تھے تو اس کے متعلق تمہارا کیا خیال تھا؟ انہوں نے کہا ہمارا یہ خیال تھا کہ یا تو کوئی بڑا آدمی مرے گا یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّهُ لَا يُرْمٰى بِهَا لَا لِمَوْتِ أَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى إِذَا قَضٰى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ .)) [1]

"وہ کسی کی موت یا زندگی کے لیے نہیں ٹوٹتا، بلکہ جب ہمارا بلند و بالا اور مبارک رب کسی بات کا فیصلہ کرتا ہے تو حاملان عرش اس پر تسبیح خواں ہو جاتے ہیں۔ پھر بعد کے آسمان والے، پھر اس کے بعد والے۔ یہاں تسبیح خوانی کا سلسلہ آسمان والوں تک پہنچتا ہے، پھر ساتویں آسمان والے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں، ہمارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ انہیں بتاتے ہیں۔ اسی طرح ہر آسمان والے فرشتے پوچھتے ہیں یہاں تک کہ خبر نچلے آسمان تک پہنچ جاتی ہے، جسے شیاطین اچک لیتے ہیں۔ چنانچہ وہ مارے جاتے ہیں، اور وہ چرائی ہوئی خبر اپنے دوستوں تک پہنچاتے ہیں۔ صحیح رخ سے خبریں تو وہ سچی ہوتی ہے، مگر اس میں وہ

[1] مسلم: السلام، تحريم الكهانة، واتيان الكاهن، (۲۲۲۹)۔ ترمذی: تفسير القرآن، تفسير سورة النبأ، (۳۲۷۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافہ کر دیتے ہیں۔"

ایک دوسری روایت میں معمر بیان کرتے ہیں کہ "میں نے زہری سے پوچھا کیا زمانۂ جاہلیت میں بھی ان (ستاروں) کے ذریعہ مار پڑتی تھی؟ فرمایا: "ہاں" مگر بعثت نبوی کے وقت مار اور زیادہ سخت کر دی گئی۔ ❶

اسود عنسی کا جو نبوت کا دعویدار تھا بعض شیاطین سے تعلق تھا جو اسے غیب کی کچھ باتیں بتا دیا کرتے تھے۔ جب مسلمانوں نے ان سے جنگ کی تو وہ ڈرتے تھے کہ کہیں اس کے شیاطین ہمارے درمیان اس کے متعلق کہی ہوئی باتیں پہنچا نہ دیں، یہاں تک کہ اس کی بیوی کو جب اس کا کافر ہونا معلوم ہو گیا تو اس نے اس کے خلاف مسلمانوں کی مدد کی، چنانچہ مسلمانوں نے اسے قتل کر دیا۔ ❷

اسی طرح مسیلمہ کذاب کے ساتھ بھی شیاطین تھے جو اسے غیب کی خبریں پہنچایا کرتے تھے، اور بہت سارے کاموں میں اس کی مدد کرتے تھے۔

اس قسم کی مثالیں بے شمار ہیں، حارث دمشقی جس کا خروج ملک شام میں عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ہوا، اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ شیاطین اس کا پیر بیڑیوں سے نکال دیا کرتے تھے، ہتھیاروں کی کاٹ روک دیتے تھے، سفید پتھر پر ہاتھ مارتا تو وہ تسبیح پڑھنے لگتا، وہ لوگوں کو دکھاتا کہ کوہ قاسیون پر کچھ لوگ ہیں جو گھوڑوں پر ہوا میں اڑ رہے ہیں، اور کہتا تھا کہ یہ فرشتے ہیں، حالانکہ وہ جنات ہوا کرتے تھے۔ مسلمانوں نے اسے قتل کرنے کے لیے گرفتار کیا تو کسی نے اسے نیزہ مارا مگر نیزے کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ عبدالملک بن مروان نے کہا: نیزہ مارتے وقت تم نے اللہ کا نام نہیں لیا، اس کے مارنے والے نے بسم اللہ کہہ کر نیزہ مارا تو اسے ہلاک کر دیا۔ ❸

---

❶ مسند احمد: ۱/۲۱۸۔

❷ البدایة والنهایة: ۶/۳۴۷، الکامل فی التاریخ لابن الأثیر: ۲/۳۳۶۔

❸ تلبیس ابلیس لابن الجوزی: ص ۳۷۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح شیطانی حالات والے لوگ ہوا کرتے ہیں، جب آیۃ الکرسی جیسی چیز پڑھی جاتی ہے تو شیاطین راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں۔

صحیح بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انہیں صدقۂ فطر کی حفاظت کے لیے مقرر کیا تو رات شیطان آ کر کچھ چرا لیا کرتا تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اسے پکڑ لیتے مگر جب وہ توبہ کر لیتا تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے پوچھتے کہ "مافعل أسيرك البارحة؟" کل رات تمہارے قیدی نے کیا کام کیا؟" تو وہ جواب دیتے کہ اس نے دوبارہ نہ آنے کا وعدہ کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "كَذَبَكَ وَإِنَّهُ سَيَعُوْدُ" اس نے تم سے جھوٹ کہا ہے وہ پھر آئے گا۔ جب تیسری مرتبہ ایسا ہی ہوا تو چور نے کہا: مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسی بات سکھاتا ہوں، جو تمہیں فائدہ پہنچائے گی۔ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیۃ الکرسی ﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ..... الخ﴾ پڑھ لیا کرو، کیونکہ وہ اللہ کی طرف سے تمہاری حفاظت کرتی رہے گی، اور صبح تک تمہارے پاس کوئی شیطان نہ آ سکے گا۔ جب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صَدَقَ وَهُوَ كَذُوْبٌ" وہ جھوٹا ہے مگر بات سچی کہی ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شیطان ہے۔" [1]

یہی وجہ ہے کہ اس آیت کو شیطانی حالات کے وقت صدق دل سے پڑھے تو اس سے وہ زائل ہو جاتے ہیں، شیطانی حالات کی چند مثالیں حسب ذیل ہیں:

بحالت شیطانی کوئی آگ میں داخل ہو گیا ہو، یا سیٹیاں اور تالیاں بجانے کی محفل میں حاضر ہو، شیطان یہاں اس پر اترتے ہیں اور اس کی زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں، جن کا اسے علم نہیں ہوتا، گاہ علم ہوتا ہے مگر اس کی سمجھ سے بالاتر ہوتی ہیں۔

بعض دفعہ حاضرین مجلس میں سے کسی کے دل کا بھید بیان کر دیتا ہے۔ [2]

---

[1] بخاری: الوكالة، اذا وكل رجلاً فترك الوكيل فأجازه الموكل، (۲۳۱۱)۔

[2] بعض دفعہ وسوسہ کے ذریعہ شیطان دلوں کے فیصلے اور معلومات کو مشکوک کر کے انسانوں سے کہلواتا ہے، شاید یہی مراد ہے، واللہ أعلم (مترجم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی وہ مختلف زبانوں میں باتیں کرتا ہے، جیسا کہ مرگی زدہ مریض کی زبان سے جن باتیں کیا کرتے ہیں۔ جس انسان پر یہ حال طاری ہوتا ہے اسے کچھ معلوم نہیں ہوتا، بمنزلہٗ مرگی زدہ مریض کہ جسے چھو کر شیطان خبط الحواس کر دیتا ہے۔

جن اس کے لباس میں آجاتا ہے، اور اس کی زبان سے بولنے لگتا ہے، ہوش میں آنے کے بعد اسے کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ اس نے کیا کہا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ کبھی مرگی زدہ شخص کو بری طرح مارا جاتا ہے، ایسی مار کہ اس طرح کی مار سے انسان مر جائے یا بیمار ہو جائے مگر اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ہوش میں آنے کے بعد وہ بتاتا ہے کہ اسے کچھ محسوس نہیں ہوا، کیونکہ چوٹ اس جن کو لگتی ہے جو اس پر سوار ہوتا ہے۔ ایسے حضرات بھی پائے جاتے ہیں جن کے یہاں شیطان کچھ کھانے، میوے اور مٹھائیاں وغیرہ لاتے ہیں جو اس جگہ نہیں پائی جاتیں۔

کچھ کو جنات مکہ، مدینہ، قدس یا دوسرے مقامات پر ہوا کے دوش پر اڑا لے جاتے ہیں، کچھ لوگوں کو جن شام عرفہ اڑا کر لے جاتا ہے اور اسی رات واپس لے آتا ہے۔ ایسے لوگ شرعی حج نہیں کرتے، اپنے معمول کے کپڑوں میں جاتے ہیں، میقات پر نہ احرام باندھتے ہیں، نہ لبیک کہتے ہیں، نہ مزدلفہ میں وقف کرتے ہیں، نہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، نہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں، نہ کنکریاں مارتے ہیں، بلکہ عرفہ میں اپنے معمول کے لباس میں وقوف کرنے کے بعد اسی رات واپس لوٹ آتے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسے لوگوں کا حج شرعی حج نہیں ہوتا، بلکہ اس کی مثال اس شخص کی ہے جو جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا اور وضوء کے بغیر نیز قبلہ رو ہوئے بغیر نماز پڑھ لے۔

ان حضرات میں سے کسی نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے تمام حاجیوں کے نام لکھ رہے ہیں، اس نے کہا کیا میرا نام نہیں لکھیں گے؟ فرشتوں نے جواب دیا: تمہارا شمار حاجیوں میں نہیں ہے، یعنی تم نے شرعی حج نہیں کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرامات اولیاء اور مشابہ احوال شیطانی میں فرق؟

کرامات اولیاء اور مشابہ کرامات با احوال شیطانی کے درمیان متعدد فرق ہیں:

ایک یہ ہے کہ اولیاء کی کرامات کا باعث ایمان اور تقویٰ ہوتا ہے اور احوال شیطانی کا سبب وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے، احوال شیطانی کے ذریعہ ہی ممنوعات کے خلاف مدد لی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾﴾ (الأعراف: ٣٣)

"آپ فرما دیجیے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی، اور اس بات کو کہ تم اللہ کے ذمہ ایسی بات لگادو جس کو تم نہیں جانتے۔"

پس علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کے خلاف عقیدہ رکھنا، شرک، ظلم، اور بے حیائی کے کاموں کا ارتکاب کرنا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان سب باتوں کو حرام کیا ہے۔ اس قسم کے کام کرنے والے کرامتوں سے سرفراز نہیں کیے جاتے، نہ ان باتوں کے لیے کرامتوں کے ذریعہ مدد لی جاتی ہے۔

چونکہ خارق عادات مظاہر نماز، ذکر اور تلاوت قرآن کے ذریعہ نہیں بلکہ مخلوقات کے ذریعے سے مدد طلبی، اور ان چیزوں سے حاضر ہوتے ہیں جنہیں شیطان پسند کرتا ہے، یا وہ مخلوقات پر ظلم اور بدی کے ذریعے سے ظہور پذیر ہوتے ہیں، اس لیے یہ رحمانی کرامتیں نہیں شیطانی حالات ہوتے ہیں۔

ان میں سے بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو سیٹیوں اور تالیوں کی محفل سماع میں آتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہاں ان پر ان کے شیطان اترتے ہیں اور انہیں ہوا کے دوش پر اٹھا لیتے ہیں اور اس جگہ سے نکال لے جاتے ہیں۔ اگر اللہ کا کوئی ولی وہاں آجائے تو شیطانوں کو بھگا دے، پھر وہ دھم سے زمین پر آپڑے، اس قسم کا واقعہ کئی لوگوں کے ساتھ پیش آچکا ہے۔

ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو زندہ یا مردہ مخلوق سے حاجتیں مانگتے ہیں، خواہ وہ مخلوق مسلمان، نصرانی، مشرک یا جو کچھ بھی ہو۔ مگر وہ سمجھتے ہیں کہ یہ وہی شخص ہے جس سے حاجت مانگی گئی ہے، یا کوئی فرشتہ اس کے بھیس میں سامنے آگیا ہے، حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے، جو اس لیے گمراہ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے شرک کیا۔ بالکل ایسے ہی جیسے شیاطین بتوں میں داخل ہو کر مشرکین سے باتیں کرتے ہیں۔

ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جن کے یہاں شیطان خاص صورت میں ظاہر ہو کر کہتا ہے کہ میں خضر ہوں۔ گاہے اسے بعض باتوں کی خبر دیتا ہے، اور اس کے بعض مقاصد کی تکمیل میں اس کی مدد بھی کرتا ہے، جیسا کہ بہتیرے مسلمانوں، یہودیوں اور نصرانیوں کے ساتھ پیش آچکا ہے۔

سرزمین مشرق و مغرب میں بہت سارے کافر ہیں، جن کا کوئی مرتا ہے تو مرنے کے بعد اس کی شکل میں شیطان آتا ہے۔ ان کا عقیدہ ہوتا ہے کہ یہ وہی مردہ شخص ہے، وہ قرضے ادا کرتا، امانتیں واپس کرتا اور وہ تمام کام کرتا ہے جو میت سے متعلق ہوتے ہیں، اور اس کی بیوی کے پاس جاتا ہے، پھر واپس ہو جاتا ہے۔ حالانکہ گاہ وہ ہندی کافروں کی طرح میت کو آگ میں جلا چکے ہوتے ہیں، پھر بھی گمان یہ ہوتا ہے کہ وہ مرنے کے بعد زندہ ہو گیا ہے۔

انہیں لوگوں میں سے مصر کا ایک شیخ تھا، جس نے اپنے خادم کو وصیت کرتے ہوئے کہا: میں مر جاؤں تو کسی کو مجھے غسل دینے کے لیے نہ بلانا، میں خود آؤں گا، اور اپنے آپ کو غسل دوں گا۔ جب وہ مر گیا تو خادم نے اسی کی صورت میں ایک شخص کو دیکھا اسے خیال ہوا کہ یہ وہی ہے، چنانچہ وہ اندر آیا، اور خود کو غسل دیا، جب آنے والا غسل دے چکا تو وہ غائب ہو گیا۔ حقیقت میں یہ شیطان تھا، جس نے میت کو گمراہ کیا تھا، کہ تم مرنے کے بعد آؤ گے اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو غسل دو گے، چنانچہ جب وہ مرگیا تو اس کی شکل میں آیا، تا کہ جس طرح اس نے مرنے والے کو گمراہ کیا اسی طرح زندوں کو بھی گمراہ کرے۔

ان میں سے بعض وہ ہیں، جن کو ہوا میں تخت اور تخت پر روشنی نظر آتی ہے، اور کسی کو کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ ''میں تمہارا رب ہوں''، اگر وہ اہل معرفت ہوں گے تو سمجھ لیں گے کہ وہ کوئی شیطان ہے، چنانچہ وہ ڈانٹ پلائیں گے، اور اس سے اللہ کی پناہ مانگیں گے، نتیجہ میں سارا تماشہ ختم ہو جائے گا۔

کسی کو بیداری کی حالت میں کچھ ہیولے نظر آتے ہیں۔ کوئی ہیولیٰ ان میں سے نبی، صدیق، یا نیک بزرگ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، مگر وہ شیطان ہوتا ہے، ایسا واقعہ کئی لوگوں کے ساتھ پیش آچکا ہے۔

کوئی کسی قبر کی زیارت کے وقت دیکھتا ہے کہ، قبر پھٹی اور اس سے ایک صورت برآمد ہوئی، جسے وہ سمجھتا ہے کہ وہی میت ہے، مگر وہ جن ہوتا ہے جو میت کا لبادہ اوڑھ کر نکلتا ہے۔

کوئی دیکھتا ہے کہ اس کی قبر سے ایک گھوڑا نکلا، اور پھر اس میں داخل ہو گیا، یہ اصل میں شیطان ہوتا ہے۔ جو کوئی بھی یہ کہے کہ اس نے اپنے سر کی آنکھوں سے ایک نبی دیکھا ہے تو اصل میں ایسا ہے کہ اس نے کوئی خیالی تصویر دیکھی ہے۔

کسی کو خواب دکھائی دیتا ہے کہ صدیق نے یا کسی اور نے اس کے بال کاٹے یا مونڈے، یا اسے اپنی ٹوپی یا کپڑا پہنا دیا ہے۔ صبح کو اس کے سر پر ٹوپی اور بال منڈے ہوئے یا کترے ہوئے نظر آتے ہیں، تو در اصل یہ جن ہوتے ہیں، جو بالوں کو مونڈتے یا کتر دیتے ہیں۔ یہ سب شیطانی احوال ہیں جو کتاب و سنت کے دائرہ سے نکل جانے والوں کو پیش آتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے کئی درجے ہوتے ہیں، جن جنوں کا ان کے ساتھ تعلق ہوتا ہے، وہ انہیں کی جنس اور انہیں کے مذہب پر ہوتے ہیں، جنوں میں کافر فاسق، خطا کار بھی ہوتے ہیں، اگر انسان کافر فاسق یا جاہل ہوتا ہے تو جن کفر، فسق اور گمراہی میں اس کا ساتھ دیتے ہیں۔

یہ جن کفر کو اختیار کرتے ہیں آدمی اس میں ان کی موافقت کرتا ہے، تو وہ اس کی مدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، مثلاً انہیں ان جنوں وغیرہ کی قسم دلائیں، جوان کے اکابر واعاظم ہوتے ہیں، یا مثلاً اللہ کے اسماء یا اللہ کے بعض کلام کو نجاست سے لکھیں، یا فاتحہ، اخلاص، آیۃ الکرسی وغیرہ کو اُلٹ کر پڑھیں اور انہیں نجاست سے لکھیں تو اس کے لیے وہ جن حضرات پانی کی گہرائی میں اتر جاتے ہیں، یا اسے باعث رضا کافرانہ کام انجام دینے کے نتیجہ میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جن حضرات اس کی کسی پسندیدہ عورت یا لڑکے کو ہوا میں اڑا کر یا زبردستی اس کے یہاں حاضر کر دیتے ہیں۔

یہ اور اسی طرح کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں، جن کا تذکرہ باعث طوالت، اور جن پر ایمان رکھنا جبت اور طاغوت پر ایمان لانے کے مترادف ہے۔ جبت سے مراد سحر اور طاغوت سے مراد شیطان اور اصنام ہیں۔

انسان ظاہری اور باطنی دونوں اعتبار سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مطیع اور فرمانبردار ہو تو ان شیاطین کو کسی قسم کی مداخلت یا مصالحت اس کے ساتھ ممکن نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کی مشروع عبادت کی ادائیگی مسجدوں میں ہوتی ہے جو اللہ کے گھر ہیں، اس لیے مسجدوں کو آباد کرنے والے شیطانی حالات سے دور ہوتے ہیں۔ [1]

قبروں کی تعظیم مشرکین اور اہل بدعت کا طریقہ ہے:

اہل شرک وبدعت جو قبروں اور مردوں کے مزاروں کی تعظیم کرتے ہیں، یا مردوں کو پکارتے ہیں، یا دعا میں ان کو وسیلہ بناتے ہیں، یا یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگر دعا میں ان کو وسیلہ بنایا جائے تو قبول ہوتی ہے، شیطانی حالات سے قریب تر ہوتے ہیں۔

صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[1] یہاں پر کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ مشروع عبادت صرف مسجد ہی میں ادا کی جا سکتی ہے، بلکہ شیخ کے کلام کا مفہوم یہ ہے کہ چونکہ مساجد عبادت کی جگہیں ہیں، اس لئے وہ اور اس کے لوگ احوال شیطانی سے محفوظ رہتے ہیں، برخلاف قبروں کے جہاں عبادت کرنا بدعت اور غیر مشروع ہے، اور جس کے لوگ احوال شیطانی کا شکار بھی ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.)) ❶

''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت، جنہوں اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔''

صحیح مسلم میں آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے پانچ دن قبل فرمایا:

((إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ أَبُوْبَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللّٰهِ......)) ❷

''صحبت اور سخاوت کے لحاظ سے مجھ پر تمام لوگوں سے زیادہ احسان ابوبکر کا ہے، اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر ہی کو بناتا، لیکن تمہارا یہ ساتھی، (محمد ﷺ) اللہ کا خلیل ہے۔ مسجد میں جتنے دروازے ہیں سب بند کردیے جائیں، مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رہے گا۔ تم سے پہلے کے لوگ قبروں کو مسجدیں بنا لیا کرتے تھے، خبردار تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس بات سے منع کرتا ہوں۔''

صحیحین میں وارد ہے بیماری کے دنوں میں آپ ﷺ کے سامنے ملک حبشہ کے ایک کلیسا (گرجا گھر) کا تذکرہ کیا گیا، اور اس کی خوبصورتی اور آویزاں تصویروں کا بھی ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهَا تِلْكَ التَّصَاوِيْرَ أُوْلٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ

---

❶ بخاری: الجنائز، مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور (۱۳۳۰)۔ مسلم: المساجد ومواضع الصلاۃ، النھی عن بناء المساجد علی القبور، (۵۲۹)۔

❷ مسلم: المساجد ومواضع الصلاۃ، باب النھی عن بناء المساجد علی القبور (۵۲۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقِيَامَةِ .)) ❶

''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے ہیں، اور اس میں ان کی تصویر نقش کر دیتے ہیں۔ قیامت کے دن یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔''

مسند احمد اور ابن ابی حاتم میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

((اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ ، وَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ .)) ❷

''لوگوں میں انتہائی بدترین وہ ہوں گے جو زندہ ہوں گے اور قیامت آجائے گی اور وہ بھی جو قبروں کو عبادت گاہ بنالیتے ہیں۔''

صحیح مسلم میں ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا .)) ❸

''تم قبروں پر نہ بیٹھو، نہ ان کی طرف رخ کر کے نماز پڑھو۔''

مؤطا میں آپ ﷺ سے مروی ہے، آپ نے دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ .)) ❹

''اے اللہ! میری قبر کو پوجا جانے والا بت نہ بنا۔ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا سخت قہر نازل ہوا، جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا تھا۔''

---

❶ بخاری: الجنائز، بناء المسجد على القبر (١٣٤١)۔ مسلم: المساجد ومواضع الصلاة، النهي عن بناء المساجد على القبور (٥٢٨)۔

❷ مسند احمد: عن ابن عباس، ١/٤٣٥، وابن حبان، في موارد الظمآن، ص (١٠٤)۔

❸ مسلم: الجنائز، النهي عن الجلوس على القبر والصلاة عليه، (٩٧٢)۔

❹ موطا امام مالك: قصر الصلاة في السفر، جامع الصلاة، (٨٥) مسند احمد: ١٣/٨٦، رقم (٧٢٥٢) تحقيق احمد شاكر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

((لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلٰی حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ .)) ❶

''میری قبر کو جشن (میلاد) نہ بنالینا، تم جہاں کہیں بھی رہو مجھ پر درود بھیجتے رہنا، تمہارا درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔''

نیز فرمایا:

((مَا مِنْ رَّجُلٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ رُوْحِیْ حَتّٰی أَرُدَّ .)) ❷

''جو بندہ بھی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح لوٹاتا ہے اور میں جواب دیتا ہوں۔''

ارشاد ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَائِکَةً یَبْلُغُوْنِیْ عَنْ أُمَّتِیَ السَّلَامَ .)) ❸

''اللہ نے میری قبر پر فرشتے تعینات کر رکھے ہیں، جو میری امت کا سلام مجھے پہنچادیا کرتے ہیں۔''

نیز ارشاد ہے:

((أَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلَاةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَیْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ، قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَیْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَیْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ یَقُوْلُوْنَ بَلَیْتَ۔ فَقَالَ: " اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ

---

❶ احمد: اور ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حسن سند سے روایت کی ہے: مسند احمد: (۳۶۷/۲)، (۲۰۴۲)

❷ احمد اور ابوداود نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، دیکھئے: مسند احمد: ۵۲۷/۲، ابوداود: ۵۳۴/۲، المناسك، زیارة القبور، (۲۰۴۱) مولف رحمہ اللہ نے اقتضاء میں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر ہے، دیکھئے: اقتضاء الصراط المستقیم: تحقیق: استاذی ڈاکٹر ناصر العقل، ۶۵۸/۲۔

❸ احمد، نسائی، اور دارمی نے عبداللہ ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ نسائی، السهو، السلام علی النبی ﷺ، ۴۳/۳۔ دارمی: ۳۱۷/۲، الرقائق، فضل الصلاة علی النبی ﷺ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ لُحُومَ الْأَنْبِيَاءِ .)) ❶

''جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیونکہ تمہارا درُود میرے سامنے پیش ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہمارا درود آپ کے سامنے کس طرح پیش ہوگا، جب کہ آپ کا جسم مبارک بوسیدہ ہو جائے گا آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کا گوشت حرام کر دیا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں قوم نوح علیہ السلام کے مشرکین کے بارے میں فرمایا:

﴿وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا ۙ وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا ﴿٢٣﴾﴾ (نوح : ٢٣)

''اور انہوں نے کہا: اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا، نہ وڈّ کو چھوڑنا، نہ سواع کو، نہ یغوث کو اور نہ نسر کو۔''

ابن عباس اور دیگر سلف صالحین کا بیان ہے کہ زیرتذکرہ ود وسواع وغیرہ قوم نوح کے نیک لوگ تھے، جب وہ مرگئے تو لوگ ان کی قبروں پر معتکف ہوئے اور ان کی مورتیاں بنا کر پوجنے لگے، بتوں کی پرستش کا یہی آغاز تھا۔ پس نبی کریم ﷺ نے شرک کا سد باب کرنے کے لیے قبروں کو مسجدیں بنانے کی ممانعت فرمائی ہے اسی طرح جس طرح سورج کے طلوع وغروب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ اس وقت مشرکین سورج کی پوجا کرتے تھے، اور طلوع وغروب کے وقت شیطان سورج کا قرین ہوتا ہے، چونکہ اس وقت نماز پڑھنے سے مشرکین کی مشابہت ہوتی ہے، اس لیے اس کا دروازہ بند کر دیا گیا۔

شیطانی مکروفریب کی چند مثالیں:

شیطان حتی الامکان انسان کو گمراہ کرتا ہے، پس جو شخص سورج، چاند اور ستاروں کی پوجا کرتا ہے، اور ان سے دعائیں مانگتا ہے، جیسا کہ کواکب پرستوں کا شیوہ ہے، تو اس پر شیطان

❶ ابوداود اور ابن ماجہ نے اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، اور اس کی سند صحیح ہے۔ ابو داود، الصلاة، فضل یوم الجمعة و لیلة الجمعة، ١/٦٣٥، (١٠٤٧)۔ ابن ماجه، الجنائز، ذکر و فاته و دفنه ﷺ، (١٦٣٦)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہو کر اس سے مخاطب ہوتا ہے، اور بعض باتوں کی انہیں خبر دیتا ہے۔ لوگ اسے ''روحانیت کواکب'' کہتے ہیں، حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔ شیطان اگرچہ انسان کے بعض مقاصد میں اس کی مدد کرتا ہے، مگر اس نفع سے کئی گنا زیادہ اسے نقصان پہنچاتا ہے، اللہ تعالیٰ کسی کی توبہ قبول فرمالے تو اور بات ہے، ورنہ جس نے شیطان کی بات مان لی اس کا انجام بے حد برا ہے۔

اسی طرح کبھی کبھی بت پرستوں سے بھی شیاطین باتیں کرتے ہیں۔ باتیں اس سے بھی کرتے ہیں جو میت یا غائب سے فریاد طلب ہو۔ یہی حالت اس شخص کی ہے جو میت سے دعا مانگے، یا اس کے وسیلہ سے مانگے، یا یہ خیال کرے کہ اس کی قبر کے پاس دعا کرنا گھروں اور مسجدوں کی بہ نسبت افضل ہے۔ اس قسم کے لوگ ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں، جو اہل علم کے متفقہ فیصلہ کے مطابق من گھڑت اور جھوٹی ہے، وہ یہ ہے: ''اِذَا أَعْیَتْکُمُ الْأُمُوْرُ فَعَلَیْکُمْ بِأَصْحَابِ الْقُبُوْرِ . ''جب مشکلات تمہیں عاجز کر دیں تو قبر والوں کے پاس جاؤ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ حدیث شرک کا دروازہ کھولنے کے لیے وضع کی گئی ہے، مزارات کے پاس اہل شرک اور اصنام پرستوں، نصاریٰ اور گمراہ مسلمانوں میں ان کے مشابہ اہل بدعت کے ایسے احوال ملتے ہیں، جنہیں وہ کرامات سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ شیطانی احوال ہوتے ہیں۔ مثلاً قبر کے پاس پائجامہ رکھیں تو اس میں گرہ پڑ جاتی ہے۔ مرگی زدہ مریض رکھا جائے تو اس کا شیطان جدا ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ سارے کام شیطان گمراہ کرنے کے لیے کرتا ہے۔ صدق دل سے یہاں آیۃ الکرسی پڑھی جائے تو یہ سارا تماشہ ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ توحید کی بات سن کر شیطان راہ فرار اختیار کر لیتا ہے۔ اسی لیے ایسا ہوا کہ ایک آدمی ہوا میں اٹھایا گیا اور اس نے ''لا الـــــہ الا اللّٰہ'' پڑھا تو نیچے گر پڑا۔ اسی طرح کوئی دیکھتا ہے کہ قبر پھٹ گئی، اور اس میں سے ایک انسان برآمد ہوا، وہ سمجھتا ہے کہ مردہ نکل پڑا ہے، حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔ یہ ایک وسیع باب ہے، یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔

الگ ہو کر غاروں اور جنگلوں میں قیام کرنا بدعت ہے:

قطع تعلق کر کے غاروں اور جنگلوں میں رہ پڑنا چونکہ ان بدعات میں سے ہے جنہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع نہیں کیا ہے۔ اس لیے زیادہ تر شیاطین انہیں غاروں اور کوہساروں میں پائے جاتے ہیں، مثلاً ''کوہ دم'' جو جبل قاسیون میں ہے، (1) ''کوہ لبنان'' جو شام کے ساحل پر واقع ہے، ''کوہ باسوان'' جو مصر میں ہے، روم اور خراسان (2) کے پہاڑ اور اس کے علاوہ ''کوہ لکام''، ''کوہ احیش'' اور ''کوہ سبلان'' جو اردبیل (شمال غرب ایران) کے قریب واقع ہے، نیز ''کوہ سہل'' جو تبریز کے قریب ہے، ''کوہ ماشکو'' جو اتشوان کے نزدیک ہے، ''کوہ نہاوند'' (3) اور دیگر پہاڑوں کے متعلق بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ، ان میں صالح آدمی رہتے ہیں۔ ان آدمیوں کو وہ ''مردان غیب'' کے نام سے معروف ومشہور کرتے ہیں، حالانکہ وہاں کچھ جنات رہتے ہیں۔ جس طرح انسانوں میں مرد ہوتے ہیں اسی طرح جناتوں میں بھی مرد ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶﴾ (الجن: ٦)

''اور چند انسان بعض جناتوں سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔''

ان میں کچھ مالدار آدمی کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں، بشرہ کیا معلوم ہوتا ہے جیسے بکری کی کھال جو شخص نہیں پہچانتا، وہ سمجھتا ہے کہ آدمی ہیں حالانکہ جن ہوتے ہیں۔

مذکورہ بالا پہاڑوں کے بارے میں عقیدہ ہے کہ ہر پہاڑ میں چالیس ابدال رہتے ہیں، مگر یہ ابدال نہیں جن ہیں، جیسا کہ مختلف ذرائع سے معروف ومعلوم ہے۔

---

(1) **جبل قاسیون:** دمشق کے شمالی حصہ میں واقع ہے، اور ''مغارۃ الدم'' خون کا غار، مشہور ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا تھا۔

(2) خراسان سے مراد موجودہ ایران ہے۔ **جزیرہ:** جزیرہ کا اطلاق مختلف علاقوں پر ہوتا ہے، جن میں سے جزیرۃ العرب بھی ہے، اور ایک جزیرہ سوریا میں ہے، شاید مولف نے یہی آخری والا مراد لیا ہے۔

(3) **نہاوند:** ایران کا ایک بڑا سا شہر ہے جسے مسلمانوں نے ۲۰ھ میں فتح کیا تھا۔ معجم البلدان، یاقوت الحموی، ۵/۳۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک ایسا باب ہے جسے شرح وبسط کے ساتھ پیش کرنے اور اس سلسلہ میں ہماری جو معلومات ہیں انہیں بیان کرنے کی یہاں گنجائش نہیں ہے، ہم جو کچھ دیکھا اور سنا ہے اسے اس مختصر رسالہ میں بیان کرنا باعث طوالت ہے، یہ رسالہ صرف ان لوگوں کے لیے لکھا گیا ہے جنہوں نے ہم سے اولیاء اللہ کے متعلق اجمالی طور پر لکھنے کی درخواست کی تھی۔

خوارق عادت کے باب میں لوگوں کی قسمیں:

اس باب میں لوگ تین طرح کے ہوتے ہیں:

۱: ایک وہ ہیں جو انبیاء کے علاوہ کسی اور ذات سے ظہور خوارق کے منکر ہیں۔ گاہ اجمالاً تصدیق کرتے ہیں، مگر بکثرت روایتوں سے تذکرہ کیا جاتا ہے تو چونکہ ظہور انبیاء سے نہیں ہوا ہے اس لیے جھٹلا دیتے ہیں۔

۲: دوسرے وہ جن کا عقیدہ یہ ہے کہ جس سے بھی کرامت کا ظہور ہوتا ہے وہ اللہ کا ولی ہوتا ہے۔

یہ دونوں عقیدے باطل ہیں، یہی وجہ ہے کہ آخر الذکر حضرات مشرکین اور اہل کتاب کے کچھ مددگاروں کا تذکرہ کرتے ہیں، جو مسلمانوں کے خلاف جنگ میں ان کی اعانت کرتے ہیں۔ برعکس ازیں پہلا گروہ اس امر کا قائل ہے کہ مشرکین واہل کتاب کے ساتھ کوئی ایسا گروہ ہو ہی نہیں سکتا جس سے خرق عادت کا ظہور ہو۔

۳: صحیح تیسرا قول ہے، وہ یہ ہے کہ ان کی معیت میں جن ہوتے ہیں جو مدد کرتے ہیں، یہ اللہ کے ولی نہیں ہوتے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَتَّخِذُوا۟ ٱلْيَهُودَ وَٱلنَّصَٰرَىٰٓ أَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُۥ مِنْهُمْ ۗ﴾ (المائدۃ: ۵۱)

''اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں، تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے، وہ بیشک انہیں میں سے ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عابد وزاہد حضرات جو اللہ کے متقی ولی اور کتاب وسنت کے متبع نہیں ہیں، ان سے شیاطین کا اتصال ہوتا ہے۔ چنانچہ مناسب حال ان سے خارق عادات کا ظہور ہوتا ہے، تاہم ان کے یہ کرشمے باہم متعارض ہوتے ہیں، اگر اللہ کو کوئی ولی سامنے آجاتا ہے تو ان کے سارے تماشے بے کار ہو جاتے ہیں۔

یہاں ساتھ رہنے والے شیاطین کے مناسب حال دانستہ یا نادانستہ کوئی جھوٹ اور گناہ ضرور ملے گا، اور یہی اللہ کے متقی ولیوں کی اور ان کی شباہت اختیار کر لینے والے اولیاء شیطان کے درمیان مابہ الفرق ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾ تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾﴾ (الشعراء: ۲۲۱۔ ۲۲۲)

"کیا میں تمہیں بتادوں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں، وہ ہر ایک جھوٹے گنہ گار پر اترتے ہیں۔"

"أفاك" کے معنیٰ کذاب اور "أثیم" کے معنیٰ فاجر کے ہیں۔

احوال شیطانی کے مقویات:

جن باتوں سے احوال شیطانی کو تقویت حاصل ہوتی ہے، ان میں لہو ولعب اور گانے کا سماع داخل ہے، یہ مشرکین کی رسم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً﴾

(الأنفال: ۳۵)

"اور ان کی نماز کعبہ کے پاس صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا رہ گئی تھی۔"

ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر سلف صالحین کا قول ہے کہ "تصدیة" سے مراد ہاتھ سے تالیاں بجانا، اور "مکاء" سے مراد سیٹی جیسی چیز کو کہتے ہیں۔ مشرکین اسے عبادت سمجھتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کا جہاں تک تعلق ہے، ان کی عبادت وہی تھی جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی، نماز، تلاوت قرآن، ذکر و دعا وغیرہ، نیز شرعی مجالس۔

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام کبھی سماع غناء کے لیے یکجا نہیں ہوئے۔ نہ ہاتھوں سے تالیاں، نہ دف کا استعمال رہا، نہ وجد طاری ہوا، نہ چادر گری۔ اس سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا جاتا ہے بالاتفاق اہل علم سب جھوٹ اور افتراء ہے۔

تلاوت قرآن اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب جمع ہوتے تھے تو کوئی ایک قرآن پڑھتا تھا اور دوسرے سنتے تھے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں رب کی یاد دلاؤ، اس کے بعد ابو موسیٰ قرآن پڑھتے تھے اور سب لوگ سنتے تھے۔

ایک مرتبہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قرآن پڑھ رہے تھے اسی درمیان نبی کریم ﷺ کا گزر ہوا، آپ نے ان سے فرمایا:

> ''کل رات میں تمہارے پاس سے گزرا، تم قرآن پڑھ رہے تھے، میں تمہاری قراءت سننے لگا، ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر مجھے علم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں، تو اور زیادہ حسن پیدا کر دیتا۔'' ❶

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

> ((زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ .)) ❷
>
> ''اپنی آواز سے قرآن کو مزین کرو۔''

نیز فرمایا:

---

❶ ان الفاظ کے ساتھ حاکم نے اس کی تخریج کی ہے، اور اسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ مسلم نے بعض الفاظ کے اختلاف کے ساتھ روایت کی ہے، اس کی اصل بخاری میں ہے، دیکھئے: المستدرك: ٤٦٦/٣، مسلم صلاة المسافرين وقصرها، استحباب تحسين الصوت في القرآن (٧٩٣)۔ بخاري: فضائل القرآن، حسن الصوت بالقراءة للقرآن (٥٠٤٨)۔

❷ ابوداود: الصلاة، استحباب الترتيل في القراءة (١٤٦٨) اس کی سند صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ اچھی آواز والے آدمی کی قراءت، اس قدر خوش ہو کر سنتا ہے کہ کوئی اپنی مغنیہ کے گانے سے اتنا خوش نہیں ہوتا۔'' ❶

نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، انہوں نے عرض کیا: آپ کو پڑھ کر سناؤں، جب کہ قرآن آپ ہی پر نازل ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں دوسروں سے سننا پسند کرتا ہوں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے سورہ نساء پڑھ کر سنائی۔ جب اس آیت:

﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ﴿٤١﴾﴾ (النساء: ٤١)

''پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہر اُمت میں سے ایک گواہ ہم لائیں گے، اور آپ کو ان لوگوں پر گواہ بنا کر لائیں گے۔'' تک پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس کافی ہے، اس وقت آپ ﷺ کی دونوں آنکھ اشکبار تھیں۔'' ❷

یہ ہے سماع انبیاء کا اور ان کے متبعین کا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے اندر فرمایا ہے:

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِن ذُرِّيَّةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ۚ إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ﴿٥٨﴾﴾

(مریم: ٥٨)

''یہ وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا، جو اولادِ آدم میں سے ہیں، اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں، جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی میں

---

❶ عن فضالۃ بن عبید، حاکم نے کہا ہے کہ شیخین کی شرط پر صحیح ہے، اور ذہبی نے اس کی موافقت نہیں کی ہے۔ دیکھئے: ابن ماجه، اقامة الصلاة والسنة فيها، حسن الصوت بالقرآن، (١٣٤٠)۔ مستدرك حاكم، ١/ ٥٧١۔

❷ بخاری: فضائل القرآن، من أحب أن يسمع القرآن من غيره، (٥٠٤٩) مسلم: صلاة المسافرين و قصرها، فضل استماع القرآن، (٨٠٠)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھا لیا تھا، اور اولاد ابراہیم و یعقوب سے اور ہماری طرف سے ہدایت یافتہ اور پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمٰن کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ ریز ہوتے، اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔"

اہل معرفت کے باب میں فرمایا:

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ﴾ (المائدۃ: ۸۳)

"اور جب وہ رسول کی طرف نازل کردہ (کلام) کو سنتے ہیں تو حق کو پہچاننے کی وجہ سے آپ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔"

اس طرح ایمان بڑھتا ہے، جسم لرزتا ہے، آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے سماع والوں کی تعریف کی ہے، فرمایا:

﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ﴾

(الزمر: ۲۳)

"اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی، اور بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، جو اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف نرم ہو جاتے ہیں۔"

نیز فرمایا:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ② الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ③ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُمْ دَرَجَاتٌ عِندَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ④﴾ (الأنفال: ۲-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’پس ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں، تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں، اور وہ لوگ اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں، جو کہ نماز کی پابندی کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہی ہیں سچے ایمان والے لوگ ٭ان کے لیے ان کے رب کے پاس بڑے درجے ہیں، اور مغفرت اور عزت کی روزی ہے۔‘‘

اہل بدعت کا سماع ڈھول، دف اور بانسری ہے۔ صحابہ، تابعین اور اکابر ائمہ دین اس طرح کے سماع کو اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ بناتے اور نہ ہی اسے تقرب اور طاعت شمار کرتے تھے، بلکہ اسے مذموم بدعت قرار دیتے تھے۔ شافعی نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ بغداد میں زندیقوں کی ایجاد کردہ ایک بدعت چھوڑ آیا ہوں جسے وہ تغبیر ❶ کہتے ہیں، اس کے ذریعہ وہ لوگوں کو قرآن سے روکتے ہیں۔

اللہ کے اہل معرفت ولی اسے پہچانتے تھے، انہیں معلوم تھا کہ اس بدعت میں شیطان کا بڑا حصہ ہے۔ اس لیے حاضرین مجلس میں جو اچھے لوگ تھے وہ تائب ہو گئے، مگر جو معرفت سے دور اور کمال ولایت سے پرے تھے ان سے شیطان کو زیادہ حصہ ملا۔

یہ طریقہ بمنزلۂ شراب ہے، بلکہ دلوں پر اس کی تاثیر شراب سے بھی زیادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی بدمستی جب زیادہ زور پر ہوتی ہے تو شیطان اترتے ہیں اور ان بدمستوں کی زبان سے بولنے لگتے ہیں، بعض کو ہوا پر سوار کر دیتے ہیں۔

کبھی ان میں باہم عداوت ہو جاتی ہے، جس طرح شرابی باہم برسرِ پیکار ہو جاتے ہیں،

---

❶ **تغبیر:** لا الہ الا اللہ کا مخصوص انداز میں ورد کرنا جیسا کہ اپنے زمانہ میں ہم صوفیاء اور مشائخ کو دیکھتے ہیں، یہ طریقہ اس غرض سے اختیار کیا گیا تھا کہ لوگوں کو غابرہ (باقیہ، آخرت) کی ترغیب ہو، اب اس نے باقاعدہ ایک فن کی شکل اختیار کر لیا ہے، ابن قدامہ مقدسی نے شافعی سے اس روایت کا تذکرہ، مدعیان تصوف کے طریقہ کی مذمت میں کیا ہے، (مصحح کتاب، عبدالمجید اصلاحی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جس کے شیطان زیادہ طاقتور ہوتے ہیں وہ اس کے مدمقابل کو قتل کر دیتے ہیں۔

جہلاء کا عقیدہ ہے کہ یہ اللہ کے متقی ولیوں کی کرامات ہیں، حالانکہ یہ سب کرتوت صاحب کردار کو اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتے ہیں۔ یہ سب شیطانی احوال ہیں، اس لیے کہ مسلمان کا قتل وہیں جائز ہے جہاں اللہ نے جائز کیا ہے۔ پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ معصوم لوگوں کا قتل ان کرامات میں شمار ہو جن سے اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو سرفراز کرتا ہے۔ کرامت تو یہ ہے کہ دین حق پر صبر واستقامت کا مظاہرہ ہو۔ کسی بندہ کی تکریم اس سے بڑھ کر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبوب اور پسندیدہ راہ چلنے میں اس کی مدد کرے اور تقرب اور رفع درجات کے جو اسباب ہیں اس کے لیے انہیں روزافزوں کر دے۔

خارق عادت کی قسمیں:

بعض خارق عادات از قسم علم ہیں، مثلاً مکاشفات۔ بعض از قسم قدرت وملک ہیں، مثلاً خارق عادت تصرفات اور بعض از قسم غنا ہوتے ہیں یعنی علم، قدرت اور مال ودولت جو لوگوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ اور اسی طرح کی دیگر باتوں کے ذریعہ بندہ کو اللہ تعالیٰ جو کچھ دیتا ہے، اگر اسے وہ اللہ کی محبت، رضا اور تقرب کے لیے نیز باعث رفع درجات اور احکام الٰہی اور احکام رسول کی تعمیل میں معاون بنائے تو اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک اس کا مرتبہ اور مقام بلند سے بلندتر ہو جائے گا۔

برعکس ازیں مذکورہ حاصل شدہ کیفیت کو اللہ اور اس کے رسول کے ممنوعات مثلاً شرک، ظلم اور بے حیائی کے کاموں میں معاون بنائے تو مذمت اور سزا کا مستحق ہوگا، اگر توبہ اور حسنات کے ذریعہ تدارک نہ کرے تو اس کا شمار گناہ گاروں میں ہوگا۔

یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر معجزات وکرامات کے حامل سزا پاتے ہیں۔ گاہ یہ کرامتیں سلب کر لی جاتی ہیں، جیسے بادشاہ کو حکومت سے معزول کر دیا جاتا ہے، عالم سے اس کا علم چھین لیا جاتا ہے۔ گاہ اس کے نوافل سلب کر لیے جاتے ہیں، چنانچہ ولایت خاصہ سے نیچے اتر کر وہ ولایت عامہ میں داخل ہو جاتا ہے، کبھی وہ فاسقوں کے درجے تک چلا جاتا ہے، کبھی اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پھر جاتا ہے۔ یہ سب باتیں زیادہ تر ان لوگوں کے ساتھ پیش آتی ہیں جو شیطانی کرامات کے حامل ہوتے ہیں، کیونکہ ارتداد کے واقعات انہیں کے اندر زیادہ ملتے ہیں۔

بکثرت لوگ ایسے ہیں جنہیں معلوم نہیں کہ یہ شیطانی کرامات ہیں، انہیں وہ اولیاء اللہ کی کرامات تصور کرتے ہیں، کچھ کا گمان تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کو جب کوئی کرامت دیتا ہے تو اس پر اس کا محاسبہ نہیں کرتا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی یہ خیال کر بیٹھے کہ بندے کو جب اللہ تعالیٰ اقتدار، دولت اور تصرف کا اختیار بخشتا ہے تو اس سے حساب نہیں لیتا ہے۔

بعض لوگ کرامات کو ان امور کو حاصل کرنے کے لیے معاون بناتے ہیں جو مباح اور جائز ہوتے ہیں، نہ ممنوع ہوتے ہیں نہ مامور بہا ہوتے ہیں۔ یہ ولایت عامہ کا درجہ ہے اور یہ درمیانی درجہ کے نیکوکار ہوتے ہیں۔ جہاں تک مقربین سابقین کا تعلق ہے تو ان کا درجہ ان حضرات سے بلند تر ہوتا ہے، جیسا کہ بندہ پیغامبر (عبد رسول) نبی بادشاہ سے اعلیٰ وارفع ہوتا ہے۔

چونکہ کرامات کا یہ حال ہوتا ہے کہ اس سے آدمی کا درجہ کم ہو جاتا ہے، اس لیے اکثر صلحاء اس سے اسی طرح تائب اور اللہ کی مغفرت کے طالب ہوتے ہیں جس طرح زنا اور سرقہ سے توبہ واستغفار کیا جاتا ہے۔ کرامات کے حالات بعض صالحین کو پیش آتے ہیں مگر وہ اس کے خاتمہ کے لیے اللہ سے دعا کرتے ہیں، یہ سارے صالحین مرید سالک کو حکم دیتے ہیں کہ ان کرامات کی حد تک نہ رہیں، نہ ہی انہیں اپنی ہمت وحوصلہ کا مرکز بنائیں، اور نہ ہی کرامات سمجھ کر ان کے ذریعہ فخر وغرور سے اپنا سر اونچا کریں۔

یہ تو حقیقی کرامات کا حال تھا، پھر غور کریں ان کرامات کا کیا حال ہوگا، جو در حقیقت شیطانی ہوتی ہیں، جن کے ذریعہ شیطان ضلالت وگمراہی کا جال بچھاتا ہے۔

میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جن سے نباتات محو کلام ہو کر انہیں اپنے فوائد ومنافع سے باخبر کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ شیطان ہوتا ہے، جو نباتات کے اندر داخل ہو کر آدمی کو مخاطب کرتا ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں شجر وحجر مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں: "مبارک! اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولی'' مگر آیۃ الکرسی کی تلاوت سے یہ کیفیت جاتی رہتی ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو پرندوں کے شکار کا قصد کرتے ہیں، کنجشک فرومایہ وغیرہ اسے مخاطب کر کے کہتی ہیں: ''مجھے لے لو! فقراء مجھے کھائیں گے''، شیطان ان کے اندر داخل ہو کر ان سے بات کرتا ہے، جس طرح انسان کے اندر داخل ہوتا ہے اور اس کی زبان سے بات کرتا ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو گھر کے اندر ہوتے ہیں، گھر بند ہوتا ہے، مگر خود اس کے باہر دیکھتے ہیں، گھر ہنوز بند ہوتا ہے۔ برعکس ازیں حالت بھی دیکھنے میں آئی ہے۔

اسی طرح شہر کے دروازوں پر بھی دیکھا گیا ہے جہاں جن تیزی سے آدمی کو داخل اور خارج کرتے ہیں، اسے روشنیاں دکھاتے ہیں، اور اس کے پاس اسے حاضر کر دیتے ہیں جس کا وہ طالب ہوتا ہے۔ یہ سب شیطان کے کرتب ہیں جو اپنے ساتھیوں کا بھیس بدل لیتے ہیں، یکے بعد دیگرے آیۃ الکرسی کی تلاوت سے یہ ساری کیفیت زائل ہو جاتی ہے۔

میرے علم میں وہ بھی ہے جسے مخاطب کر کے کوئی کہتا ہے: ''میں حکم الٰہی ہوں۔'' تم وہی مہدی ہو جس کی بشارت نبی کریم ﷺ نے دی ہے، اس کے لیے وہ کرامت ظاہر کرتا ہے، مثلاً اس کے دل میں ہوا کے اندر پرندوں اور ٹڈیوں اور زمین میں مویشیوں کا خیال گزرے، پرندوں اور ٹڈیوں کے دائیں اور بائیں جانے کا خیال آئے تو ایسا ہی ہوگا۔ اسی طرح دل کے اندر مویشیوں کے کھڑے ہونے، سونے یا جاگنے کا خیال آئے تو ایسا ہی ہوگا، اسے کوئی حرکت نہیں کرنی ہوگی۔ مخاطب اسے مکہ لے جاتے ہیں اور لے آتے ہیں، اس کے پاس خوبصورت اشخاص حاضر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کروبی فرشتے ہیں جو تمہاری زیارت کے لیے آئے ہیں، وہ سوچتا ہے کہ فرشتوں نے بے ریش لڑکوں کی صورت کیسے اختیار کر لی، پھر سر اٹھاتا ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ ان کی داڑھیاں نکل آئی ہیں، مخاطب اس سے کہتا ہے تم مہدی ہو، اس کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے جسم میں تل اگے گا، چنانچہ وہ اگ آتا ہے، اسے وہ دیکھتا بھی ہے، وغیرہ، یہ سب شیطانی مکر و فریب ہیں۔

یہ بہت وسیع باب ہے، اس کے متعلق جو باتیں مجھے معلوم ہیں، اگر ذکر کروں تو ایک ضخیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلد کی ضرورت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ﴿١٥﴾ وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ﴿١٦﴾﴾ (الفجر: ١٥۔ ١٦)

''انسان کا حال یہ ہے کہ جب اسے اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا، اور جب اسے آزماتا ہے اور اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور ذلیل کیا)۔''

اس کے بعد فرماتا ہے ''کلا'' ہرگز نہیں، یہ لفظ زجر و تنبیہ کے لیے ہے، زجر اس طرح کا تصور رکھنے سے اور تنبیہ اس بات پر جس کی خبر اور جس کا حکم مابعد کو دیا جا رہا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ہر وہ شخص جسے کرامت شمار کی جانے والی دنیوی نعمتیں حاصل ہوں، تو ضروری نہیں کہ اللہ عزوجل کی جانب سے اس کی تکریم ہوئی ہو اور جس پر رزق کا دروازہ تنگ کر دیا گیا ہو، وہ اللہ کے نزدیک رسوا اور ذلیل ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوشحالی و تنگ حالی میں رکھ کر بندہ کو آزماتا ہے، دنیوی نعمتیں اسے بھی دیتا ہے جس سے اسے محبت ہوتی ہے اور نہ ہی اللہ کے نزدیک ایک بزرگ اور شریف ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نعمتیں دے کر اسے موقعہ دیتا ہے کہ قابل گرفت کوئی حرکت کر بیٹھے، وہ اپنے محبوب بندے اور ولی کو دنیوی نعمتوں سے دور رکھتا ہے تاکہ اس کے یہاں اس کا مرتبہ کم نہ ہو، یا ان کی وجہ سے وہ ایسی باتوں میں نہ پڑ جائے جو اسے ناپسند ہیں۔

کرامت کی بنیاد ایمان اور تقویٰ ہے:

یہ بھی ضروری ہے کہ اولیاء کی کرامات کا باعث ایمان اور تقویٰ ہو، جن کرامات کا باعث کفر، فسق اور معصیت ہو وہ اولیاء کی نہیں اللہ کے دشمنوں کی کرامات ہوں گی، حصول کرامات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذریعہ نماز، قراءت، ذکر، قیام لیل، اور دعا نہ ہو بلکہ شرک ہو مثلاً مردوں یا غائب از نظر سے دعا کی جائے، یا حصول کرامات کا ذریعہ فسق و معصیت اور سانپ، زنبور، گبریلوں اور خون جیسی نجاستیں اور خبیث اشیاء کھا کر ہو، یا ان کا ذریعہ بالخصوص اجنبی خواتین اور بے ریش لڑکوں کے ساتھ رقص و سرود کی محفل جما کر ہو۔ صاحب کرامات کا حال یا ان کی کرامتیں قرآن سن کر زائل ہو جاتی ہوں، اور شیطانی باجوں کو سن کر تیز ہو جاتی ہوں۔ چنانچہ رات بھر رقص کرتا رہے، نماز کا وقت آ جائے تو بیٹھ کر، اور مرغ کی طرح ٹھونگ مار کر نماز پڑھے، سماع قرآن سے اسے نفرت ہو، یا سنتا تو ہو مگر بہ تکلف سنتا ہو، نہ ذوق ہو، نہ محبت ہو، نہ لذت وجدان، سیٹی اور تالیوں کی آواز محبوب ہو، اور لذت وجدان حاصل ہو، تو یہ سارے احوال شیطانی ہیں۔ ایسا صاحب کرامات اللہ تعالیٰ کے حسب ذیل ارشاد کے مطابق ہے:

﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ ۝٣٦﴾

(الزخرف: ٣٦)

''اور جو شخص رحمان کی یاد (ذکر) سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں، وہی اس کا ساتھ رہتا ہے۔''

آیت میں ''ذکر رحمن'' سے مراد قرآن ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝١٢٤ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۝١٢٥ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ۚ وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۝١٢٦﴾

(طہ: ١٢٤۔ ١٢٦)

''اور جو میری یاد سے روگردانی کرے گا، اس کی زندگی میں تنگی رہے گی، اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا؟ حالانکہ میں تو بینا تھا۔ (جواب ملے گا کہ) اسی طرح ہونا چاہئے تھا تو میری آیتوں کو بھول گیا تو آج تجھے بھی بھلا دیا جائے گا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"فنسیتھا" کے معنی ہیں تو نے ان آیات پر عمل کرنا چھوڑ دیا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی کتاب کو پڑھے اور اس پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس بات کا کفیل رہے گا کہ وہ نہ دنیا میں گمراہ ہو اور نہ آخرت میں بدبخت ہو، یہ فرما کر انہوں نے مذکورہ آیت کریمہ پڑھی۔" [1]

[1] تفسیر ابن کثیر: ۳/۱۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھویں فصل:

تمام جن وانس کے لیے نبی کریم ﷺ کی رسالت عامہ

ہر شخص پر یہ علم سیکھنا واجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اس لیے ہر جن وانس کے لیے آپ پر ایمان لانا، آپ کی پیروی کرنا، آپ کی باتوں کو صحیح تسلیم کرنا آپ کا حکم ماننا واجب اور ضروری ہے۔ جس شخص پر آپ ﷺ کی رسالت کے باب میں حجت قائم ہو گئی، اور وہ آپ پر ایمان نہیں لایا تو وہ کافر ہے، خواہ انسان ہو یا جن۔

باتفاق اہل اسلام، محمد ﷺ جن وانس دونوں کے پیغامبر ہیں۔ جنوں کے ایک گروہ نے قرآن سنا تھا اور اپنی قوم کی طرف جا کر انہوں نے اسے ڈرایا تھا۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب نبی کریم ﷺ طائف سے واپس ہوتے ہوئے صحابہ کرام کے ساتھ وادی نخلہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس واقعہ کی خبر قرآن کے ذریعہ دی اور فرمایا:

﴿وَإِذْ صَرَفْنَآ إِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُونَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوهُ قَالُوٓا أَنصِتُوا ۖ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا إِلَىٰ قَوْمِهِم مُّنذِرِينَ ﴿٢٩﴾ قَالُوا يَا قَوْمَنَآ إِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا أُنزِلَ مِن بَعْدِ مُوسَىٰ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيٓ إِلَى الْحَقِّ وَإِلَىٰ طَرِيقٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٣٠﴾ يَا قَوْمَنَآ أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُجِرْكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٣١﴾ وَمَن لَّا يُجِبْ دَاعِيَ اللَّهِ فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ لَهُ مِن دُونِهِ أَوْلِيَآءُ ۚ أُولَـٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ﴿٣٢﴾﴾ (الاحقاف: ٢٩۔ ٣٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

’’اور یاد کرو! جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن سنیں، پس نبی کے پاس پہنچ گئے تو (ایک دوسرے سے) کہنے لگے: خاموش ہو جاؤ۔ پھر جب پڑھ کر ختم ہو گیا تو اپنی قوم کو خبردار کرنے کے لیے واپس لوٹ گئے۔ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے یقیناً وہ کتاب سنی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل کی گئی ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے، جو سچے دین کی اور راہ راست کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اے ہماری قوم! بلانے والے کا کہا مانو، اس پر ایمان لاؤ، تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا، اور جو شخص اللہ کے داعی (بلانے والے) کا کہا نہ مانے گا، تو وہ زمین میں کہیں (بھاگ کر اللہ و) عاجز نہیں کرسکتا، نہ اللہ کے سوا اور کوئی اس کے مددگار رہوں گے، یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں۔‘‘

اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝۱ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝۲ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۝۳ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝۴ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝۵ وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝۶﴾ (الجن: ۱۔ ٦)

’’اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہہ دیں کہ مجھے وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے قرآن سنا اور کہا کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے، جو راہ راست کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لا چکے، (اب) ہم ہرگز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بنائیں گے، اور بیشک ہمارے رب کی شان بڑی بلند ہے، نہ اس نے کسی کو اپنی بیوی بنایا ہے اور نہ بیٹا، اور یہ کہ ہم میں کا بے وقوف اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں خلاف حق باتیں کہا کرتا تھا اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ ناممکن ہے کہ انسان اور جنات پر اللہ جھوٹی بات لگائیں۔ بات یہ ہے کہ چند انسان، بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے۔"

علماء کے واضح ترین قول کے مطابق "سفیھنا" سے مراد "السفیه منا" (ہم میں جو احمق ہیں) ہے۔ بیشتر بزرگان قدیم کا بیان ہے کہ: کوئی آدمی جب وادی میں اترتا تھا تو کہتا تھا: "میں سفیہان قوم کے شر سے اس وادی کے سردار کی پناہ چاہتا ہوں۔" انسان نے جب جنوں کی پناہ مانگی تو سرکشی اور کفر میں جن اور بڑھ گئے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝٦ وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝٧ وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجَدْنَاهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهُبًا ۝٨﴾

(الجن: ٦ ـ ٨)

"اور چند انسان، بعض جنات سے پناہ طلب کیا کرتے تھے جس سے جنات اپنی سرکشی میں اور بڑھ گئے، اور (انسانوں) نے بھی تم جنوں کی طرح گمان کر لیا تھا کہ اللہ کسی کو نہ بھیجے گا (یا کسی کو دوبارہ زندہ نہ کرے گا) اور ہم نے آسمان کو ٹٹول کر دیکھا تو اسے سخت چوکیداروں اور سخت شعلوں سے پر پایا۔"

نزول قرآن سے پہلے بھی شیاطین پر شہاب کی مار پڑتی تھی، مگر وہ گاہ شہاب کے پہنچنے سے پہلے ہی شیاطین چوری چھپے سے کچھ سن لیتے تھے۔ جب محمد ﷺ مبعوث ہوئے تو آسمان پر سخت پہرہ اور اسے شہاب ثاقب سے بھر دیا گیا، سننے سے پہلے ہی شہاب ان کی گھات لگائے رہے، جیسا کہ شیطانوں نے کہا:

﴿وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۖ فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۝٩﴾ (الجن: ٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس سے پہلے ہم باتیں سننے کے لیے آسمان میں جگہ جگہ بیٹھ جایا کرتے تھے، اب جو بھی کان لگاتا ہے وہ ایک شعلہ کو اپنی تاک میں پاتا ہے۔''

دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾﴾ (الشعراء: ٢١٠ـ ٢١٢)

''اس قرآن کو شیاطین لے کر نہیں آئے، نہ انہیں اس کی طاقت ہے، بلکہ وہ تو سننے سے بھی محروم کردیے گئے ہیں۔''

انہوں نے کہا:

﴿وَاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿١٠﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ﴿١١﴾﴾ (الجن: ١٠ـ ١١)

''اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے، یا ان کے رب کا ارادہ ان کے ساتھ بھلائی کا ہے اور یہ کہ بیشک بعض تو ہم میں نیکو کار ہیں، اور بعض اس کے برعکس بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔''

''طرائق قددًا'' سے مراد مختلف مذاہب ہیں، جیسا کہ علماء نے کہا ہے۔ ان میں مسلم، مشرک، یہودی، نصرانی، سنی، بدعتی سب ہی پائے جاتے ہیں۔

﴿وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿١٢﴾﴾

(الجن: ١٢)

''اور ہم نے یقین کرلیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں ہرگز عاجز نہیں کرسکتے اور نہ ہم بھاگ کر ہرا سکتے ہیں۔''

انہوں نے بتایا کہ وہ اللہ کو ہرگز نہیں ہرا سکتے، زمین میں رہ کر یا بھاگ کر کسی حال میں بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا
وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾ وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ
فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾
وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ
فِيْهِ ؕ وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ
الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ
يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ؕ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَاۤ
اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّيْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ
اِنِّيْ لَنْ يُّجِيْرَنِيْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ﴿۲۲﴾ اِلَّا
بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ﴿۲۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ
اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾﴾ (الجن: ۱۳ ـ ۲۴)

’’ہم تو ہدایت کی بات سنتے ہی اس پر ایمان لا چکے اور جو بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا اسے نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے، نہ ظلم و ستم کا۔ ہاں ہم میں بعض تو مسلمان ہیں اور بعض بے انصاف ہیں، پس جو فرمانبردار ہو گئے انہوں نے تو راہ راست کا قصد کیا، اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بن گئے اور (اے نبی یہ بھی کہہ دو) کہ اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے، تاکہ ہم اس میں انہیں آزما لیں اور جو شخص اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا اور یہ کہ مسجدیں صرف اللہ ہی کے لیے خاص ہیں، پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو اور جب اللہ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ بھیڑ کی بھیڑ بن کر اس پر پل پڑیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ میں تو صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ کہہ دیجئے کہ مجھے تمہارے کسی نفع ونقصان کا اختیار نہیں۔ کہہ دیجئے کہ مجھے ہرگز کوئی اللہ سے بچا نہیں سکتا، اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ بھی نہیں پا سکتا، البتہ (میرا کام) اللہ کی بات اور اس کے پیغامات (لوگوں تک) پہنچا دینا ہے۔ اب جو بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نہ مانے گا اس کے لیے جہنم کی آگ ہے، جس میں ایسے لوگ ہمیشہ رہیں گے، (ان کی آنکھ نہ کھلے گی) یہاں تک کہ اسے دیکھ لیں، جس کا ان کو وعدہ دیا جاتا ہے۔ پس عنقریب جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور اور کس کی جماعت کم ہے۔"

"قٰسِطُوْن" سے مراد ظالم لوگ ہیں، جب کوئی عدل کرتا ہے تو "أقسط" (انصاف کیا) اور جب ظلم و جور ہوتا ہے تو "قسط" کہا جاتا ہے۔

جنوں کا سماع:

جب جنوں نے قرآن سنا تو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ پر ایمان لائے، یہ شہر "نصیبین" ❶ کے جن تھے، جیسا کہ صحیح میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ مروی ہے کہ آپ نے انہیں سورۂ رحمان پڑھ کر سنائی، اور جب اس آیت پر پہنچے:

﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٣﴾﴾ (الرحمن: ١٣)

"اے جنو اور انسانو! تم اپنے رب کے کن کن کرشموں کو جھٹلاؤ گے۔"

تو جن کہنے لگے:

((لَا بِشَيْءٍ مِّنْ آلَائِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ وَلَكَ الْحَمْدُ.)) ❷

"پروردگار! تیرے کسی بھی کرشمے کو ہم نہیں جھٹلائیں گے، تیرے لیے سب

---

❶ موصل اور دمشق کے درمیان ایک شہر کا نام ہے، مسلمانوں نے ۱۷ھ میں اسے فتح کیا۔

❷ ترمذی: تفسیر القرآن، تفسیر سورۃ الرحمن، (۳۲۹۱)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف ہے۔''

جب وہ نبی کریم ﷺ کے پاس جمع ہوئے تو آپ سے اپنے لیے اور اپنے مویشیوں کے لیے توشہ کا مطالبہ کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس ہڈی پر اللہ کا نام لیا جائے وہ تمہارے لیے ہے، تم گوشت سے بھرپور پاؤ گے، اور ہر مینگنی تمہارے مویشیوں کا چارہ ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان دو چیزوں سے (یعنی ہڈی اور گوبر کے ساتھ) استنجاء پاک نہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کا توشہ ہے۔''[1]

یہ ممانعت نبی کریم ﷺ سے کئی طریقوں سے ثابت ہے، ان چیزوں سے نجاست پاک نہ کرنے کی دلیل علماء نے اس حدیث سے لی ہے، علماء نے کہا ہے کہ جب جنوں اور ان کے مویشی کی خوراک سے نجاست پاک کرنا ممنوع ہے تو جو غذا اور چارہ انسانوں اور ان کے مویشیوں کے لیے تیار کیا گیا ہے ان سے استنجاء پاک کرنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہے۔

محمد ﷺ کی رسالت تمام انسانوں اور جنوں کے لیے ہے۔ یہ رتبہ اور یہ منزلت، سلیمان علیہ السلام کے لیے جنوں کی تسخیر سے بڑھ کر ہے، کیونکہ سلیمان علیہ السلام پر جنوں کا تصرف بادشاہ کی حیثیت سے تھا، جب کہ محمد ﷺ کی رسالت اس لیے تھی کہ انہیں ان باتوں کا حکم دیں جس کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس طرح آپ اللہ کا بندہ اور رسول ہوئے، اور بندہ رسول درجہ میں بادشاہ نبی سے افضل و بلند تر ہوتا ہے۔

نص اور اجماع دونوں سے ثابت ہے کہ جنوں میں جو کافر ہیں وہ جہنم میں جائیں گے، اور جو مومن ہیں جمہور علماء کے مطابق وہ جنت میں جائیں گے۔

جمہور علماء کا موقف یہ ہے کہ رسول انسانوں میں سے ہوئے ہیں، جنوں میں سے کسی کو رسول نہیں بنایا گیا، البتہ جنوں میں نذیر (ڈرانے والے) پیدا ہوئے، ان مسائل کی تفصیل کے لیے مقام کوئی اور ہے۔[2]

---

[1] مسلم: الصلاۃ، الجھر بالقراءۃ فی الصبح والقراءۃ علی الجن (٤٥٠)۔ ابن کثیر: ٤/١٤٦۔

[2] مثلاً مؤلف رحمہ اللہ کی کتاب "النبوات" ص ٢٦١۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کے ساتھ جنوں کے حالات:

یہاں مقصود یہ ہے کہ انسانوں کے ساتھ جنوں کے کئی حالات ہوتے ہیں:

جوانسان جنوں کو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق حکم دے یعنی ایک اللہ کی عبادت اور اس کے نبی کی اطاعت کی تلقین کرے، اور انسانوں کو بھی ایسا ہی حکم دے، تو اس کا شمار اللہ کے افضل ترین اولیاء میں ہے، اس حیثیت سے وہ رسول کے خلفاء اور نمائندوں کی صف میں داخل ہے۔

جو شخص جنوں سے جائز کام لے وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی انسان سے جائز کام لے۔ وہ جب واجبات کا حکم دے اور حرام کاموں سے منع کرے اور انہیں مباح کاموں میں استعمال کرے تو وہ بمنزلہ ان بادشاہوں کے ہے جو ایسا کرتے ہیں اور اگر یہ مان لیا جائے کہ وہ اللہ کا ولی ہے تو یہ ولایت ولایت عامہ ہوگی، جیسا کہ عبد رسول کے ساتھ نبی بادشاہ کی نسبت ہوتی ہے۔ اس کی مثال سلیمان و یوسف بمقابلہ ابراہیم، عیسیٰ اور محمد صلوات اللہ وسلامه عَلَيْهِمْ أجمعين کی ہے۔

جو شخص اللہ اور اس کے رسول کے ممنوعات میں جنوں کو استعمال کرے، مثلاً شرک میں، قتل ناحق میں، یا بے گناہ کو بیمار یا اُس کے علم اور ذکر الٰہی پر نسیان طاری کر دینے میں، یہ اور اس طرح کے دوسرے مظالم میں، نیز کسی کی بے حیائی کے کام میں، مثلاً اسے حاضر کرالے جس کے باب میں بے حیائی کا ارادہ ہو تو ایسا شخص جنوں کو گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں پر معاون بناتا ہے۔ اگر ان سے معاونت کفر کے کاموں پر لیتا ہے تو کافر، اور اگر معصیت کے کاموں پر معاونت حاصل کرتا ہے تو عاصی ہے فاسق یا غیر فاسق۔

شیطانی مکر اپنے دوستوں کے ساتھ ان کے درجہ کے لحاظ سے ہوتا ہے:

جو شخص شریعت کا مکمل علم نہ رکھتا ہو اور بزعم خویش کرامات کے ضمن میں جنوں کو استعمال کرتا ہو، مثلاً خرافاتی سماع کے وقت جن اسے اڑا دیں، یا عرفات لے جائیں، جہاں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق شرعی حج نہ کرے، یا اسے ایک شہر سے دوسرے شہر لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں وغیرہ، تو ایسا شخص فریب خوردہ ہے، شیاطین کے جال میں ہے۔

ان میں بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو یہ نہیں جانتے کہ یہ جنوں کے کرتوت ہیں۔ انہوں نے سن رکھا ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کی کچھ کرامات ہوتی ہیں، جو خارق عادت ہوا کرتی ہیں ،مگر اس کے یہاں چونکہ حقائق ایمانی اور معرفت قرآنی کی وہ باتیں نہیں ہوتیں جس کے ذریعہ وہ فرق کر سکے کہ کیا رحمانی کرامتیں ہیں اور کیا شیطانی کرامتیں ہیں اور کیا شیطانی تلبیسات، اس لیے اپنے عقیدہ کے مطابق وہ شیطانی مکر و فریب کا شکار ہو جاتا ہے۔

چنانچہ عقیدہ کے مطابق مشرک ہو، کواکب اور اوثان پرست ہو تو اس کے دل میں شیطان یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ اس پرستش سے اسے نفع ہوگا، جس بادشاہ نبی یا شیخ صالح کی شکل پر اس نے بت بنایا ہے، اس کی پرستش کا مقصود ہوتا ہے کہ اسے وسیلہ بنایا جائے اور اس کی شفاعت حاصل کی جائے، وہ سمجھتا ہے کہ وہ نبی یا صالح کی پرستش کرتا ہے، مگر حقیقت میں وہ شیطان کی پوجا کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿٤٠﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُّؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾﴾ (سبا: ۴۰۔ ۴۱)

''اور ان سب کو اللہ تعالیٰ اس دن جمع کر کے فرشتوں سے فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ تمہاری عبادت کرتے تھے، وہ کہیں گے! تیری ذات پاک ہے، اور تو ہی ہمارا ولی ہے نہ کہ یہ، بلکہ یہ لوگ جنوں کی عبادت کرتے تھے، ان میں سے اکثر کا انہیں پر ایمان تھا۔''

شیطان معبودان باطلہ کی شکل میں:

یہی وجہ ہے کہ جو لوگ آفتاب و ماہتاب اور کوکب پرست ہوتے ہیں، جب ان چیزوں کے آگے سجدہ ریز ہونے کا ارادہ کرتے ہیں، تو سجدہ کے وقت شیطان ان چیزوں کے ساتھ مل جاتا ہے، تاکہ سجدہ اسی کے لیے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز اسی لیے شیطان اس شخص کی صورت اختیار کر لیتا ہے جس سے مشرکین حاجت طلب کرتے ہیں۔ چنانچہ اگر نصرانی ہے اور جرجس ❶ یا کسی سے مدد کا طالب ہوتا ہے، تو شیطان جرجس یا کسی اور دوسرے کے بھیس میں آجاتا ہے۔

اور اگر اس کا تعلق اسلام سے ہے اور کسی ایسے مسلم شیخ سے فریاد کرے جس سے حسن ظن رکھتا ہو تو شیطان اسی شیخ کے بھیس میں آجاتا ہے، اور اگر وہ ہندوستانی مشرک ہے تو شیطان اس شخص کی صورت اختیار کر لیتا ہے، جو اس مشرک کے نزدیک معظم ہوتا ہے۔

پھر مطلوب اگر شریعت سے واقف ہے تو تو شیطان اسے محسوس نہیں ہونے دیتا کہ وہ طالبین کے سامنے آیا ہے، اور اگر وہ شریعت سے بے خبر ہے تو شیطان طالب و مطلوب کے درمیان گفتگو کا ذریعہ بن جاتا ہے اور طالب یہ سمجھتا ہے کہ مطلوب دور سے اس کی آواز سنتا ہے حالانکہ درمیان میں شیطان واسطہ بنا ہوتا ہے۔

اس طرح کا ماجرا کشف وخطاب کے ذریعہ بعض شیوخ کے ساتھ پیش آچکا ہے، انہوں نے بتایا کہ جن مجھے پانی اور شیشہ جیسی چمکدار چیز دکھاتے ہیں اور جس خبر کو پہنچانا مطلوب ہوتا ہے اس کے لیے سامنے آتے ہیں، چنانچہ لوگوں کو اس کی خبر دیتے ہیں طالبین کا کلام مجھ تک پہنچاتے ہیں، میں اس کا جواب دیتا ہوں، جسے وہ طالبین تک پہنچا دیتے ہیں۔

بہت سارے شیوخ جنہیں یہ کرامات حاصل ہوتی ہیں، جب کوئی ناواقف جھٹلاتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسا تم لوگ مختلف تدبیروں سے کام لے کر کرتے ہو، جیسے کوئی سنگ طلق ❶ پوست نارنگ ❷ اور روغن غوک ❸، وغیرہ جسم پر مل کر آگ میں داخل ہو جاتا ہے اور اس پر اثر

❶ جرجس، نصرانیوں کے درمیان بڑا معروف نام ہے۔ ۲۰۸ھ میں پیدا ہوا۔ ۳۰۳ھ میں وفات ہوئی۔ فلسطین میں دفن کیا گیا۔ کنیسہ اس کے نام کو بڑی اہمت دیتا ہے، دیکھئے: دائرة المعارف الحديثة ص (٦١٢)

❷ **سنگ طلق:** ...... ایک شفاف، چمکدار پرت در پرت پتھر ہوتا ہے، توڑنے پر چوڑے چوڑے پرت نکل آتے ہیں، پیسنے سے سفوف بن جاتا ہے۔ جسم پر ذرور کرنے سے ٹھنڈک اور نرمی پیدا ہو جاتی ہے، اس کے باعث آگ میں داخل ہونے سے کوئی اثر نہیں ہوتا۔

❸ پوست نارنگ:...... سنگترے کا چھلکا۔ ❹ روغن غوک:...... مینڈک کی چربی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا، تو یہ شیوخ حیرت سے کہتے ہیں کہ بخدا ہمیں ایسی کسی تدبیر کا علم نہیں ہے۔ مگر واقف کار جو ہوتا ہے وہ بتاتا ہے کہ اس باب میں آپ سچے ہیں، مگر یہ سب شیطانی کرتب ہیں، چنانچہ حق واضح اور مختلف واضح ذرائع سے ان حالات کے شیطانی ہونے کا علم ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے توبہ کی توفیق پانے والے توبہ کر لیتے ہیں، کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ اس طرح کے حالات، مذموم بدعات وخرافات، اور اللہ اور رسول کی نافرمانی کر کے پیدا ہوئے ہیں، اللہ اور رسول کی محبوب شرعی عبادات کے ذریعہ نہیں اس لیے ان کا شیطانی ہونا سمجھ میں آجاتا ہے۔ اس وقت علم میں یہ بات آجاتی ہے کہ یہ حالات شیطانی کرامات ہیں، جو شیطان والوں کو حاصل ہوتی ہیں، نہ کہ رحمانی کرامات جن سے اللہ والے سرفراز ہوتے ہیں۔

صحت وصواب کیا ہے اللہ ہی جانتا ہے، وہی مرجع ومآب ہے۔

درود وسلام نازل ہوں سیّد الرسل محمد عربی اور انبیاء کرام پر، آپ ﷺ کے آل واصحاب پر، ان کے انصار واعوان پر، اور خلفاء پر، ایسا درود وسلام جس کے طفیل میں آپ ﷺ کی شفاعت نصیب ہو، آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی تحقیق میں درج ذیل مراجع ومصادر سے استفادہ کیا گیا ہے

۱۔ أحادیث القصاص ، شیخ الاسلام ابن تیمیة ، المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۹۲ هجری .

۲۔ الاحتجاج بالقدر ، شیخ الاسلام ابن تیمیة ، المکتب الاسلامی بیروت ۱۳۹۸ .

۳۔ احیاء علوم الدین ، أبو حامد الغزالی ، دارالمعرفة بیروت ۱٤۰۲ .

٤۔ اختیارات شیخ الاسلام ابن تیمیة ، ابن القیم الجوزیة ، مکتبة الرشد الریاض ۱٤۰۳ .

٥۔ الاختیارات الفقهیة من فتاویٰ شیخ الاسلام ابن تیمیة ، علاء الدین البعلی ، الموسسة السعیدیة الریاض .

٦۔ الاستبصار فی نسب الصحابة من الأنصار ، موفق الدین بن قدامة المقدسی ، دارالفکر ۱۳۹۲ .

۷۔ الاستیعاب فی معرفة الأصحاب ، ابن عبدالبر ، مکتبة نهضة مصر .

۸۔ أسدالغابة فی معرفة الصحابة ، ابن أثیر ، جمعیة المعارف ۱۳۸۰ .

۹۔ أسماء مولفات ابن تیمیة ، ابن قیم الجوزیة ، دارالکتاب الجدید ، بیروت .

۱۰۔ کتاب الأسماء والصفات ، البیهقی ، مطبعة السعادة مصر .

۱۱۔ الاصابة فی معرفة الصحابة ، ابن حجرالعسقلانی ، دار نهضة مصر .

۱۲۔ اصطلاحات الصوفیة ، السمرقندی .

۱۳۔ اطلس التاریخ الاسلامی ، ترجمة ابراهیم ذکی ، مکتبة النهضة المصریة .

۱٤۔ اعتقادات فرق المسلمین والمشرکین ، فخرالدین الرازی ، دارالکتب العلمیة بیروت .

۱٥۔ الاعلام ، خیرالدین الزرکلی ، دارالعلم للملایین ۱۹۸۰ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٦ـ الاعلام العلية فی مناقب ابن تيمية ، عمربن علی البزاز ، المكتب الاسلامی ١٣٩٦ .

١٧ـ اغاثه اللهفان من مصائد الشيطان ، ابن قيم الجوزية ، دارالمعرفة بيروت .

١٨ـ اقتضاء الصراط المستقيم ، ابـن تيمية تحقيق د/ ناصرالعقل ، شركة العبيكان للطباعة النشر .

١٩ـ كتاب الأولياء ، ابن ابی الدنيا ، جمعية النشروالتاليف بالأزهر الطبعة الأولٰی .

٢٠ـ البداية والنهاية فی التاريخ ، ابوالفداء اسماعيل ابن كثير ، مكتبة الفلاح الرياض .

٢١ـ البرهان فی علوم القرآن ، بدرالدين الزركشی ، عيسیٰ البابی الطبعة الثانية .

٢٢ـ بهجة المحافل وبغية الأماثل ، عماد الدين ابی بكر العامری ، ١٣٢٠ هجری .

٢٣ـ بيان تلبيس الجهمية ، ابن تيمية ، مطبعة الحكومة مكة المكرمة ١٣٩١ .

٢٤ـ بين يدی الساعة من القرآن الكريم والسنة المطهرة ، عبد الباقی سلامة ، مكتبة المعارف الرياض ١٤٠١ .

٢٥ـ تاريخ بغداد ، أبوبكرالبغدادی ، مطبعة السعادةبمصر ١٣٤٩ .

٢٦ـ التبصرة ، ابن الجوزی ، عيسیٰ البابی ، الطبعة الأولیٰ ١٣٩٠ .

٢٧ـ تحفة الأحوذی بشرح جامع الترمذی ، محمدعبدالرحمن المباركفوری .

٢٨ـ تذكرة الحفاظ ، الذهبی ، مجلس دائرة المعارف الهند الطبعة الثانية .

٢٩ـ تذكرة الموضوعات ، محمدبن طاهرالفتنی ، المكتبة القيمة الهند .

٣٠ـ التشوف الیٰ رجال التصوف ، ابـن الزيات ، مطبوعات افريقية الرباط ١٩٥٨م .

٣١ـ كتاب التعريفات ، علی بن محمد الجرجانی ، دارالكتب العلمية بيروت ١٤٠٣ .

٣٢ـ تفسيرسورة الاخلاص ، ابن تيمية ، دارالطباعة المحمدية بالأزهر .

٣٣ـ تفسيرالقرآن الكريم ، ابوالفداء اسماعيل بن كثير ، دارالقلم بيروت .

٣٤ـ تقريب التهذيب ، ابن حجرالعسقلانی ، دارالمعرفه بيروت ١٣٩٥ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٣٥- التكملة لوفيات ، عبدالعظيم المنذرى ، موسسة الرسالة بيروت ١٤٠١ .
٣٦- تلبيس ابليس ، ابن الجوزى ، دارالكتب العلمية بيروت ١٣٦٨ .
٣٧- تهذيب الأسماء واللغات ، محى الدين بن شرف النووى ، دارالطباعة المنيرية .
٣٨- تهذيب التهذيب ، ابن حجرالعسقلانى ، دائرة المعارف الهند الطبعة الأولىٰ ١٣٢٦ .
٣٩- تهذيب اللغة ، أبى منصورالأزهرى ، الدارالمصرية للتاليف والترجمة .
٤٠- جامع البيان عن تاويل آى القرآن ، أبوجعفرالطبرى تحقيق محمود شاكر ، دارالمعارف بمصر .
٤١- جامع الرسائل ، تحقيق د/ محمدرشادسالم ، الطبعة الأولىٰ ١٣٨٩ھ .
٤٢- جامع العلوم والحكم ، ابن رجب ، توزيع ادارة البحوث العلمية والافتاء .
٤٣- جامع كرامات الأولياء ، النبهانى ، دارالكتب بمصر ١٣٢٩ھ .
٤٤- الجامع لأحكام القرآن ، القرطبى ، دارالكتاب العربى القاهرة .
٤٥- الحسن البصرى ، ابن الجوزى ، الطبعة الأولىٰ مكتبة الخانجى بمصر .
٤٦- حسن المحاضرة ، جلال الدين السيوطى ، داراحياء الكتب العربية ١٣٨٧ .
٤٧- حقيقة مذهب الاتحاديين ، ابن تيمية ، ادارة الترجمة والتاليف پاكستان .
٤٨- حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ، أبونعيم الأصفهانى ، دارالكتاب العربى بيروت ١٤٠٠ .
٤٩- حياة الحيوان الكبرىٰ ، كمال الدين الدميرى ، شركة مكتبة ومطبعة مصطفىٰ البانى الحلبى الطبعة الرابعة ١٣٨٩ .
٥٠- خطبة الحاجه ، محمدناصرالدين الألبانى ، المكتب الاسلامى بيروت ١٣٩٧ .
٥١- دائرة المعارف ، بطرس البستانى ، مطبعة المعارف بيروت .
٥٢- دائرة المعارف الحديثة ، أحمدعطية الله ، مكتبة الأنجلو المصرية ١٩٥٣م .
٥٣- الدرالمنثورفى التفسيرالماثور ، جلال الدين السيوطى ، نشرمحمد امين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیروت .
٥٤- الدرر المنتشرة فی الأحادیث المشتهرة ، جلال الدین السیوطی ، جامعة الملك سعود الریاض .
٥٥- درء تعارض العقل والنقل ، ابن تیمیة ، جامعة الامام محمد بن سعود الریاض .
٥٦- دلائل النبوة ، أبونعیم الأصفهانی ، عالم الكتب بیروت .
٥٧- دلائل النبوة ، احمد بن الحسین البیهقی ، المكتبة السلفیة المدینة ١٣٨٩ هـ .
٥٨- دیوان ابن الفارض ، مصطفیٰ البانی ، ١٣٧٢ .
٥٩- ذم ما علیه مدعو التصوف ، موفق الدین بن قدامة المقدسی ، المكتب الاسلامی بیروت ١٤٠٣ .
٦٠- الرد الأقوم علیٰ مافی فصوص الحكم ، ابن تیمیة ، المطبعة السلفیة ١٩٤٩م .
٦١- الرد علی الجهمیة والزنادقة ، الامام أحمد ، دار اللواء الریاض ١٣٩٧ .
٦٢- كتاب الرد علی المطقیین ، ابن تیمیة ، ادارة ترجمان السنة باكستان ١٣٩٦ .
٦٣- الرسالة القشیریة ، أبو القاسم القشیری ، دار الكتب الحدیث القاهرة .
٦٤- روح المعانی ، الآلوسی ، ادارة الطباعة المنیریة .
٦٥- الروحیة الحدیثه دعوة هدامة ، محمد محمد حسین ، دار الارشاد بیروت ١٣٨٨ .
٦٦- الروض الآنف فی شرح السیرة النبویة ، ابن هشام ، دار الكتب الحدیثه مصر .
٦٧- ریاض الصالحین ، ابوزكریاالنووی ، دار المامون للتراث دمشق .
٦٨- الریاض النضرة فی مناقب العشره ، أبوجعفر الطبری ، مكتبة محمد نجیب ١٣٧٢ .
٦٩- زاد المسیر فی علم التفسیر ، ابن الجوزی ، المكتب الاسلامی الطبعة الأولیٰ .
٧٠- كتاب الزهد ، الامام احمد ، دارلكتب العلمیة بیروت ١٣٩٨ .
٧١- كتب الزهد الكبیر ، احمد بن حسین البیهقی ، دارلقلم الكویت ١٤٠٣ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٧٢- الزهدوالرقائق ، ابن المبارك ، مجلس احياء المعارف الهند ١٣٨٥ .
٧٣- سلسله الأحاديث الصحيحة ، محمدناصرالدين الألبانى ، المكتب الاسلامى .
٧٤- سلسلة الأحاديث الضعيفة ، محمدناصرالدين الألبانى ، المكتب الاسلامى ١٣٩٨ .
٧٥- سنن الترمذى ، ابوعيسىٰ الترمذى ، دارالفكربيروت ١٤٠٠ .
٧٦- سنن الدارقطنى ، دارلمعاش للطباعة القاهرة ١٣٨٦ .
٧٧- سنن الدارمى ، الدارمى ، داراحياء السنة النبوية .
٧٨- سنن أبى داود ، أبوداود ، نشرمحمدعلى السيد حمص ، ١٣٨٨ .
٧٩- سنن ابن ماجه ، محمد بن يزيد بن ماجه ، دار احياء التراث العربى ١٣٩٥ .
٨٠- سنن النسائى بشرح السيوطى ، احمد بن شعيب النسائى ، دارلكتاب العربى بيروت .
٨١- سيرأعلام النبلاء ، شمس الدين الذهبى ، دارالمعارف بمصر .
٨٢- السيرة النبوية ، ابن هشام ، دار احياء التراث العربى ١٣٩١ .
٨٣- شذرات الذهب فى أخبار من ذهب ، عبدالحى ابن العماد ، مكتبة القدس بمصر .
٨٤- شرح السنة ، الحسين بن مسعود البغوى ، المكتب الاسلامى الطبعة الأولىٰ ١٣٩٠ .
٨٥- شفاء العليل ، ابن قيم الجوزية ، دارالمعرفة بيروت ١٣٩٨ .
٨٦- صحيح البخارى ، محمدبن اسماعيل البخارى ، دارالقلم ودارالبخارى ١٤٠١ .
٨٧- صحيح ابن حبان ج/ ١ ، ابوحاتم محمدبن حبان البستى تحقيق الأرناؤط ، مؤسسه الرسالة بيروت . ايضًا تحقيق احمد شاكر .
٨٨- صحيح مسلم ، الامام مسلم ، داراحياء الكتب العربية ١٣٧٤ .
٨٩- صفوة الصفوة ، ابن الجوزى ، دارالوعى بحلب ١٣٩٣ .
٩٠- طبقات الأولياء ، ابن الملقن ، مكتبة الخانجي بالقاهرة ١٣٩٣ .
٩١- طبقات الحنابلة ، محمدبن أبى يعلىٰ ، مطبعة السّنة المحمدية القاهره .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩٢- الطبقات الكبرىٰ ، ابن سعد ، داربيروت ودارصادر .
٩٣- طبقات الصوفية ، ابوعبدالرحمن السلمى ، مكتبة الخانجى ١٣٨٩ .
٩٤- الطبقات الكبرىٰ للشعرانى ، مصطفىٰ البابى ، ١٣٧٣ .
٩٥- طريق الهجرتين وباب السعادتين ، ابن قيم الجوزية ، دارمكتبة الحياة بيروت ١٩٨٠م .
٩٦- العقود الدرية فى مناقب شيخ الاسلام ابن تيمية ، ابن عبد الهادى ، دارالكتاب العربى ،
٩٧- عوارف المعارف ، عمر بن محمد السهروردى ، المكتبة العلامية بمصر ١٣٥٨ .
٩٨- فتح البارى بشرح صحيح البخارى ، ابن حجرالعسقلانى ، مكتبة الكليات الأزهرية .
٩٩- الفتوحات المكية ، ابن عربى ، دارالكتب العربية بمصر .
١٠٠- الفرق بين الفرق ، عبدالقاهربن طاهر البغدادى ، دارالمعرفه بيروت .
١٠١- فصوص الحكم ، ابن عربى ، دارأحياء الكتب العربية ١٣٦٥ .
١٠٢- الفوائد المجموعة فى الأحاديث الموضوعة ، الشوكانى ، الطبعة الثانية ١٣٩٢ .
١٠٣- القاموس الفقهى ، سعدى ابوحبيب ، دارالفكردمشق ١٤٠٢ .
١٠٤- القاموس المحيط ، مجدالدين الفيروزآبادى ، دارالفكربيروت ١٤٠٣ .
١٠٥- قصص الأنبياء ، عبدالوهاب النجار ، داراحياء التراث العربى .
١٠٦- الكامل فى التاريخ ، ابن الأثير ، دارصادربيروت ١٣٨٥ .
١٠٧- كشف الخفاء ومزيل الالباس ، اسماعيل بن محمد العجلونى ، موسسة الرسالة بيروت .
١٠٨- كشف الظنون عن أسماء الكتب والفنون ، حاجى خليفة ، وكالة المعارف ١٣٦٢ .
١٠٩- كشف المحجوب ، على بن عثمان الهجويرى ، دارالنهضة العربية بيروت .
١١٠- الكواكب الدرية فى تراجم السادة الصوفية ، عبدالرؤف المناوى ، الطبعة الأولىٰ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١١١ ـ اللآلی المصنوعة فی الأحاديث الموضوعة ، السيوطی ، الطبعة الأولىٰ علىٰ نفقة المكتبة الحسينية .

١١٢ ـ لسان العرب ، ابن منظور ، دارصادرودار بيروت للطباعة والنشر .

١١٣ ـ لسان الميزان ، ابن حجر العسقلانی ، مجلس دائرة المعارف الهند ١٣٢٩ ـ

١١٤ ـ لطائف الأسرار ، ابن عربی ، دارلفكر العربی ١٣٨٠ .

١١٥ ـ المبسوط ، شمس الدين السرخسی ، مطبعة السعادة بمصر ١٣٢٤ .

١١٦ ـ المجروحين من المحدثين ، محمدبن حبان ، المطبعة العزيزية ١٣٩٠ .

١١٧ ـ مجمع بحار الأنوار فی غرائب التنزيل ولطائف الأخبار ، محمدطاهر الفتنی ، مجلس دائرة المعارف الهند ١٣٩٣ .

١١٨ ـ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، نوارالدين الهيثمی ، دارالكتاب بيروت .

١١٩ ـ مجموع فتاویٰ ابن تيمية ، عبدالرحمن بن قاسم ، الطبعة الأولىٰ .

١٢٠ ـ المستدرك على الصحيحين ، ابوعبدالله الحاكم ، مكتبة النهضة الرياض .

١٢١ ـ المسند ، الامام أحمد تحقيق احمد شاكر ، دارصادربيروت ، دار المعارف بمصر .

١٢٢ ـ الكتاب المصنف فی الأحاديث والآثار ، ابن أبی شيبة .

١٢٣ ـ مجمع البلدان ، ياقوت الحموی ، دارصادر ودار بيروت ١٣٧٦ .

١٢٤ ـ المعجم الصغير ، الطبرانی ، دارالكتب العلمية بيروت ١٤٠٣ .

١٢٥ ـ المعجم الكبير ، الطبرانی ، دارالعربية بغداد .

١٢٦ ـ معجم ماا ستعجم من أسماء البلاد والمواضع ، ابو عبيد البكری الأندلسی ، توزيع عباس الباز .

١٢٧ ـ المعجم المفهرس لألفاظ الحديث ، عدد من المستشرقين ، مكتبة بريل ليون ١٩٣٦م .

١٢٨ ـ المعجم المفهرس لألفاظ القرآن الكريم ، محمد عبدالباقی ، مؤسسه جمال للنشر بيروت .

١٢٩ ـ المعجم الوجيز ، مجمع اللغة العربية ، الطبعة الأولىٰ ١٤٠٠ .

١٣٠ ـ المعجم الوسيط ، اخراج د/ ابراهيم أنيس ، مطابع دارالمعارف بمصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۹۳ .
۱۳۱ ـ المغنی ، احمد بن محمد بن قدامة ، مکتبة الریاض الحدیثه .
۱۳۲ ـ مفتاح السعادة ، احمد بن مصطفیٰ ، دائرة المعارف الطبعة الأولیٰ .
۱۳۳ ـ مفتاح کنوز السنة ، محمد عبدالباقی ، مطبعة معارف لاهور ۱۳۹۷ .
۱۳۴ ـ الملل والنحل بهامش الفصل ، محمد بن عبدالکریم الشهرستانی ، دار المعرفة بیروت ۱۳۹۵ .
۱۳۵ ـ المنار المنیف فی الصحیح ولضعیف ، ابن قیم الجوزیة ، مکتبة المطبوعات الاسلامیة حلب ۱۴۰۲ .
۱۳۶ ـ منهاج السنة النبویة ، ابن تیمیة ، مکتبة الریاض الحدیثة .
۱۳۷ ـ المهذب فی فقه الامام الشافعی ، ابواسحاق الفیروزآبادی ، دار المعرفة بیروت ۱۳۹۷ .
۱۳۸ ـ الموضوعات ، ابن الجوزی ، الطبعة الأولیٰ ۱۳۸۶ .
۱۳۹ ـ المؤطا ، الامام مالك بن أنس ، دار احیاء الکتب العربیة .
۱۴۰ ـ میزان الاعتدال ، الذهبی ، دار احیاء الکتب العربیة ۱۳۸۲ .
۱۴۱ ـ کتاب النبوات ، ابن تیمیه ، طبعة ۱۳۴۶ .
۱۴۲ ـ النجوم الزاهرة فی ملوکیة مصر والقاهرة ، جمال الدین الأتابکی ، دار الکتب
۱۴۳ ـ نصب الرایة لأحادیث الهدایة ، جمال الدین الزیلعی ، المکتبة الاسلامیه
۱۴۴ ـ نیل الأوطار فی شرح منتقیٰ الأخبار ، الشوکانی .
۱۴۵ ـ وفیات الأعیان وأنباء أبناء الزمان ، ابن خلقان ، دار الثقافة ، بیروت .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضميمة

اہلِ تصوف کی کارستانیاں

مولانا صفی الرحمن مبارکپوری

ترجمہ

الشیخ عبدالرحمن عبدالخالق الکویتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مُفَرِّقًا بَیْنَ الْهُدٰی وَالضَّلَالِ ، وَبَیْنَ التَّوْحِیْدِ وَالشِّرْكِ ، وَبَیْنَ الْجَاهِلِیَّةِ وَالْإِسْلَامِ عَلَی النَّبِیِّ الْهَادِیَ الَّذِیْ اَتَمَّ رِسَالَةَ رَبِّهٖ غَایَةَ الْإِتْمَامِ، وَتَرَكَ أُمَّتَهٗ عَلَی الْمَحَجَّةِ الْوَاضِحَةِ الْبَیِّنَةِ الَّتِیْ لَا یَزِیْغُ عَنْهَا إِلَّا مَنْ صَرَفَ اللّٰهُ قَلْبَهٗ عَنِ الْإِیْمَانِ وَالْإِسْلَامِ .

تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے محمد ﷺ کو قیامت سے پہلے ہدایت وگمراہی، توحید وشرک اور جاہلیت واسلام کے درمیان تفریق کنندہ بنا کر مبعوث فرمایا اور درود وسلام ہوں نبی ہادی ﷺ پر جنھوں نے اپنے پروردگار کی رسالت کو نہایت درجہ مکمل کر دیا اور اپنی اُمت کو ایسی واضح اور روشن شاہراہ پر چھوڑا جس سے صرف وہی شخص بھٹک سکتا ہے جس کا دل اللہ نے ایمان واسلام سے پھیر دیا ہو۔ امابعد!

میں نے لمبے غور وفکر کے بعد محسوس کیا کہ صوفیانہ افکار اُمت مسلمہ کے لیے تمام خطروں سے زیادہ بڑا خطرہ ہیں۔ انہی افکار نے اس اُمت کی عزت کو ذلت اور رسوائی سے تبدیل کیا ہے اور اب بھی یہ افکار یہی کام انجام دے رہے ہیں۔ یہ افکار درحقیقت ایک ایسا کیڑا ہیں جو ہمارے لمبے پائیدار درخت کے گودے کو چھیدتا اور ڈھاتا جا رہا ہے، یہاں تک کہ اسے رفتارِ زمانہ کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے۔ اُمت کسی بھی خطرے سے پہلے جب تک اس کیڑے سے چھٹکارا حاصل نہیں کر لیتی اپنی مشکلات سے نجات نہیں پا سکتی۔ میں نے اس سلسلے میں بحمد للہ "الفکر الصوفی" کے نام سے ایک کتاب تصنیف کی ہے لیکن چونکہ یہ کتاب کافی ضخیم ہے، اور مشاغل میں مصروف قارئین کے لیے اس کے تمام گوشوں کا احاطہ کرنا مشکل ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے میں نے یہ مختصر سا رسالہ تالیف کر دیا تا کہ صوفیانہ افکار کے پردہ میں عالم اسلام کے لیے جو زبردست خطرات پوشیدہ ہیں ان کی تشریح کر دی جائے۔ ممکن ہے اس رسالہ سے اُمت اسلامیہ کے قائدین اور رہنماؤں کو اس پوشیدہ اور تباہ کن آفت پر تنبیہ حاصل ہو اور وہ اُمت اسلامیہ کے جسم سے اس کے استیصال پر کمربستہ ہو جائیں۔ پھر ان خطرات کو بیان کر لینے کے بعد میں نے اہل تصوف کے ساتھ بحث و گفتگو کا ایک مختصر سا نمونہ بھی پیش کیا ہے تا کہ طالب علموں کو ان کے ساتھ بحث و گفتگو کی تربیت حاصل ہو جائے اور وہ یہ سیکھ لیں کہ اہل تصوف پر کس طرح حجت قائم کی جا سکتی ہے یا انہیں کس طرح صراطِ مستقیم کی طرف لایا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ اس رسالہ سے اُمت اسلام اور طالبین علومِ شریعت کو نفع پہنچائے اور میں ابتدا میں بھی اور خاتمہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوں اور اس کے بندے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔

عبدالرحمٰن عبدالخالق

کویت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب:

صوفیانہ افکار کے اہم ترین خطرات

ا۔ مسلمانوں کو قرآن وحدیث سے پھیرنا:

اہل تصوف نے پہلے بھی اور موجودہ دور میں بھی مختلف ذرائع اور نہایت پیچیدہ طریقوں سے لوگوں کو قرآن وحدیث سے پھیرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض طریقے حسب ذیل ہیں:

یہ خیال کہ قرآن میں تدبر کرنے سے اللہ کی طرف سے توجہ ہٹ جاتی ہے ان حضرات نے اپنے خیال میں فنا فی اللہ کو صوفی کا آخری مقصد قرار دیا ہے اور یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن میں تدبر انسان کو اس مقصد سے پھیر دیتا ہے۔ اور یہ بھول جاتے ہیں کہ قران کا تدبر درحقیقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ذکر ہے۔ کیونکہ قرآن یا تو اللہ کے اسماء وصفات کے ذریعے اس کی مدح ہے۔ یا اللہ اپنے اولیاء اور اپنے دشمنوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس کا بیان ہے اور یہ سب اللہ کی مدح یا اس کی صفات کا علم، یا اس کے حکم اور شریعت میں تدبر ہے۔ اور اس تدبر سے اس کی حکمت معلوم ہوتی ہے اور اپنی مخلوق کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت کا پتہ لگتا ہے لیکن چونکہ اہل تصوف میں سے ہر شخص خود الہ بنناچاہتا ہے اور اپنے زعم میں صفاتِ الٰہی کے ساتھ متصف ہوتا ہے اس لیے اسے گوارا نہیں کہ لوگ قرآن میں تدبر کر کے اللہ کی صفات کی معرفت حاصل کریں۔ چنانچہ علامہ شعرانی اپنی کتاب "الکبریت الاحمر" میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی بعض غیبی نداؤں میں کہتا ہے:

"اے میرے بندو! رات میرے لیے ہے قرآن کے لیے نہیں کہ اس کی تلاوت کی جائے۔ تمہارے لیے دن میں عبادت کا لمبا کام ہے، لہٰذا رات کی کل کی کل میرے لیے بناؤ اور جب تم رات میں قرآن کی تلاوت کرو تو میں تم سے یہ طلب نہیں کرتا کہ تم اس کے معانی کے ساتھ ٹھہرو۔ کیوں کہ اس کے معنی تم کو مشاہدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پراگندہ کر دیں گے۔ ایک آیت تم کو میری جنت اور اس میں میرے اولیاء کے لیے تیار کی ہوئی نعمت کی طرف لے جائے گی، پھر جب تم میری جنت میں حور کے ساتھ نرم و نازک ریشمی گدوں اور تو شکوں پر آرام کر رہے ہو گے تو میں کہاں ہوں گا اور ایک دوسری آیت تم کو جہنم کی طرف لے جائے گی اور تم اس کے طرح طرح کے عذاب کا معائنہ کرو گے۔ تو جب تم اس میں مصروف ہو جاؤ گے تو میں کہاں ہوں گا۔ کوئی اور آیت تم کو آدم یا نوح یا ھود یا صالح یا موسیٰ یا عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام کے واقعہ کی طرف لے جائے گی اور ایسے ہی اور بھی۔ حالانکہ میں نے تم کو تدبر کرنے کا حکم صرف اس لیے دیا ہے کہ تم اپنے دل کے ساتھ میرے اوپر مجتمع ہو جاؤ۔ باقی رہا احکام مستنبط کرنا تو اس کے لیے دوسرا وقت ہے اور یہاں بڑا بلند تر مقام ہے۔'' ❶

واضح رہے کہ شعرانی کی یہ بات زبردست دہریت ہے۔ آخر اللہ نے وہ بات کہاں کہی جسے شعرانی نے گھڑ لیا ہے ...... اور بھلا اللہ تعالیٰ ایسی بات کہے گا کیسے جب کہ یہ اس کے بندے اور اس کے رسول محمد ﷺ پر نازل کیے گئے قرآن برحق کے خلاف ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كِتَٰبٌ أَنزَلْنَٰهُ إِلَيْكَ مُبَٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوٓا۟ ءَايَٰتِهِۦ﴾ (ص: ۲۹)

''یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ پر نازل کی تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں تدبر کریں۔''

اور ارشاد ہے:

﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ ٱلْقُرْءَانَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَآ.﴾ (محمد: ۲۹)

''وہ لوگ قرآن میں تدبر کیوں نہیں کرتے، کیا دلوں پر تالے پڑ گئے ہیں۔''

اور فرمایا:

---

❶ الکبریت الاحمر بر حاشیہ الیواقیت والجواھر، ص: ۱۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ﴾ (ق : ٤٨)

''آپ قرآن کے ذریعے اس شخص کو نصیحت کریں جو میری وعید سے ڈرتا ہے۔''

پھر نبی ﷺ کا دستور تھا کہ آپ رات میں تہجد کے اندر قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور جب کسی آیت سے گزرتے جس میں جنت کا ذکر ہوتا تو اس آیت کے پاس رک کر اللہ عزوجل سے دُعا فرماتے اور جب کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں عذاب کی وعید اور دھمکی ہوتی تو اس آیت کے پاس رک کر اللہ سبحانہ سے دُعا فرماتے اور جہنم سے پناہ مانگتے۔ یہ بات صحیح حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ مگر اہل تصوف کہتے ہیں کہ رات میں قرآن کی تلاوت کرنا اور تہجد پڑھنا ایک ایسا مشغلہ ہے جس میں پھنس کر آدمی اللہ سے پھر جاتا ہے۔ حالانکہ رات کا قیام وہ عظیم ترین فریضہ ہے جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ پر اس لیے مقرر فرمایا تھا کہ آپ اس کی بدولت قیامت کے روز عظیم ترین مقام پر فائز ہو سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (الاسراء: ٧٩)

''اور (اے پیغمبر ﷺ!) رات میں آپ قرآن کے ساتھ تہجد پڑھیں جو آپ کے لیے زائد ہے۔ قریب ہے آپ کا پروردگار آپ کو مقامِ محمود پر بھیجے۔''

غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے لیے مقامِ محمود کو رات میں قرآن کے ساتھ آپ کے تہجد پڑھنے کا ثمرہ قرار دیا ہے۔ اور یہ پہلا حکم تھا جو رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝﴾ (المزمل: ١ تا ٤)

''اے کمبل پوش! رات میں قیام کر (تہجد پڑھ) مگر تھوڑا، آدھا یا اس سے کم یا اس پر کچھ اضافہ کر، اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا: یہاں اہم بات یہ ہے کہ یہ جھوٹے (اہل تصوف) لوگوں کو اس بہانے قرآن مجید سے پھیرتے ہیں کہ یہ ایک مشغلہ ہے جس میں پھنس کر آدمی اللہ کی عبادت سے پھر جاتا ہے پس غور فرمائیے کہ اس سے بڑھ کر تلبیس اور فریب کاری کیا ہوگی؟

ب: اہل تصوف کا یہ خیال ہے کہ یہ مبتدعانہ اوراد و وظائف قرآن مجید سے افضل ہیں۔ چنانچہ احمد تیجانی وغیرہ کہتے ہیں کہ "نماز فاتح" (جو ان کی اپنی ایجاد و اختراع ہے) روئے زمین پر پڑھے جانے والے تمام اذکار سے چھ ہزار گنا زیادہ افضل ہے۔
اس کا نتیجہ یہ ہے کہ لوگ قرآن مجید کو چھوڑ کر مبتدعانہ اوراد و وظائف میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

ج: اہل تصوف یہ بھی کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے اور اس کی تفسیر کرتا ہے اسے عذاب ہوگا کیونکہ قرآن کے کچھ اسرار و رموز ہیں اور ظاہر و باطن ہیں۔ انہیں بڑے بڑے شیوخ کے سوا کوئی سمجھ نہیں سکتا اور جو شخص اس کی تفسیر یا تفہیم کی ذرا سی بھی کوشش کرے گا اسے اللہ عزوجل سزا دے گا۔

د: اہل تصوف قرآن و حدیث کو شریعت اور علم ظاہر کہتے ہیں۔ جب کہ دوسرے علوم لدنیہ ان کے خیال میں قرآن سے زیادہ مکمل اور بلند تر ہیں۔ چنانچہ ابو یزید بسطامی کہتے ہیں:

((خُضْنَا بَحْرًا وَقَفَ الْاَنْبِيَاءُ بِسَاحِلِهٖ .))

"ہم نے ایک ایسے سمندر میں غوطہ لگایا کہ جس کے ساحل ہی پر انبیاء کھڑے ہیں۔"

اور ابن سبعین کہتا ہے:

((لَقَدْ حَجَرَ ابْنُ آمِنَهٗ وَاسِعًا اِذْ قَالَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ .))

"آمنہ کے بیٹے نے یہ کہہ کر میرے بعد کوئی نبی نہیں ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا۔"

ظاہر ہے اس بددین کی یہ بات حد درجہ قابل نفرت اور باطل ہے اور اس نے نبی کریم ﷺ پر تہمت لگائی ہے۔ پس اللہ کی لعنت ہو اس بات کے کہنے والے پر اور اس کی تصدیق کرنے والے پر اور اس کی پیروی کرنے والے پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ کہ بددین اہل تصوف کے پاس اسلام کے خلاف مکاری اور ہیرا پھیری کے بڑے بڑے طریقے ہیں اور ان میں سے ایک بڑا طریقہ یہ ہے کہ وہ مذکورہ جھوٹ اور گھڑنت کے ذریعے سے لوگوں کو قرآن مجید سے پھیرتے ہیں۔

۲۔ نصوصِ قرآن وحدیث کے لیے باطنی تاویل کا دروازہ کھولنا:

صوفیانہ افکار کے عظیم ترین خطرات میں سے یہ بھی ہے کہ انہوں نے قرآن وسنت کے نصوص کے لیے باطنی تفسیر کا دروازہ کھول دیا۔ چنانچہ مشکل ہی سے کوئی ایسی آیت یا حدیث ملے گی جس کی بددین اہل تصوف نے خبیث باطنی تاویلات نہ کی ہوں۔ علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ''ابوعبدالرحمٰن سلمی نے تفسیر قرآن کے سلسلے میں ان (اہل تصوف) کا کلام جو زیادہ تر ناجائز ہذیان ہے، تقریباً دو جلدوں میں جمع کیا ہے اور اس کا نام ''حقائق البشر'' رکھا ہے۔ سورۂ فاتحہ کے سلسلے میں اس نے ان سے نقل کیا ہے کہ اس کا نام فاتحۃ الکتاب اس لیے رکھا ہے کہ یہ اوّل تین چیز ہے جس سے ہم نے تمہارے ساتھ اپنے خطاب کا دروازہ کھولا ہے۔ اگر تم نے اس کے ادب کو اختیار کیا تو ٹھیک، ورنہ اس کے مابعد کے لطائف سے تم کو محروم کر دیا جائے گا۔''

مصنف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ بُری بات ہے۔ کیونکہ مفسرین کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سورۂ فاتحہ اوّل اوّل نازل نہیں ہوئی تھی۔

اسی طرح سورۂ فاتحہ کے خاتمے پر جو آمین کہی جاتی ہے اس کی تفسیر کی ہے کہ ''ہم تیرا قصد کرتے ہیں۔''

مصنف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ بھی بُری تفسیر ہے۔ اس لیے کہ یہ اُمّ سے نہیں ہے، جس کے معنی قصد کرنے کے آتے ہیں کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آمین کی میم کو تشدید ہوتی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى﴾ کے سلسلے میں لکھا ہے کہ ابوعثمان نے کہا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو گناہوں میں غرق ہیں اور واسطی نے کہا کہ جو اپنے افعال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھنے میں غرق ہوں اور جنید نے کہا کہ جو اسباب دنیا کے اندر قید ہوں، اور "تم ان کا فدیہ دیتے ہو" کا معنی یہ بیان کیا ہے کہ انہیں دُنیا سے قطع تعلقی کی طرف لے جاتا ہو۔

میں کہتا ہوں کہ یہ آیت بطورِ انکار کے آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہود کے طرزِ عمل پر نکیر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ جب تم انہیں قید کرتے ہو تو فدیہ دیتے ہو اور جب ان سے جنگ کرتے ہو تو قتل کرتے ہو (حالانکہ یہ بات تم پر حرام کی گئی ہے) مگر انہوں (اہل تصوف) نے اس کی تفسیر، انکار کی بجائے مدح کے طور پر کی ہے۔

محمد بن علی نے ﴿يُحِبُّ التَّوَّابِينَ﴾ کا معنی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اپنی توبہ سے توبہ کرتے ہیں (یعنی توبہ توڑ دیتے ہیں)

اور نوری نے ﴿يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ﴾ "اللہ روزی تنگ کرتا اور کشادہ کرتا ہے۔" کی تفسیر یوں کی ہے کہ وہ اپنے ذریعے سے قبض کرتا ہے اور اپنے لیے پھیلاتا ہے۔ اور ﴿مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا﴾ کی تفسیر یہ کی ہے کہ حرم میں داخل ہونے والا اپنے نفس کے خیالات اور شیطان کے وسوسوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ نہایت گندی تفسیر ہے کیونکہ آیت کا لفظ خبر کا لفظ ہے لیکن معنی امر کا ہے اور مفہوم یہ ہے کہ جو حرم میں داخل ہو جائے اسے امن دے دو۔ لیکن ان حضرات نے اس کی تفسیر خبر سے کی ہے۔ پھر جو تفسیر کی ہے وہ صحیح بھی نہیں۔ کیونکہ کتنے ہی لوگ جو حرم میں داخل ہوتے ہیں لیکن نفس کے خیالات اور شیطانی وسوسوں سے محفوظ نہیں رہتے۔

﴿اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ الْاِثْمِ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ﴾ "یعنی اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کر لو گے تو ہم معمولی گناہوں کو بخش دیں گے ...... الخ" اس کی تفسیر میں ابوتراب نے کہا کہ کبائر سے مراد فاسد دعوے ہیں۔

﴿وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى﴾ "قرابت دار پڑوسی" کی تفسیر میں سہل نے کہا کہ اس سے مراد دل ہے اور ﴿اَلْجَارِ الْجُنُبِ﴾ "پہلو کا ساتھی" نفس ہے۔ ابن السبیل "راستہ چلنے والا مسافر" اعضاء و جوارح ہیں۔

﴿وَهَمَّ بِهَا﴾ "یوسف نے اس کا قصد کیا۔" اس کی تفسیر میں ابوبکر وراق نے کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں قصداً امراۃ العزیز کا تھا۔ یوسف علیہ السلام نے اس کا قصد نہیں کیا تھا میں کہتا ہوں یہ صریح قرآن کے خلاف ہے۔

﴿مَا هٰذَا بَشَرًا﴾ ''یہ بشر نہیں'' کی تفسیر محمد بن علی نے یوں کی ہے کہ یہ اس لائق نہیں کہ اس کو مباشرت کے لیے بلایا جائے۔

زنجانی نے کہا کہ ﴿رَعْدٌ﴾ ''کڑک'' فرشتوں کی بے ہوشیاں ہیں اور ﴿بَرْقٌ﴾ ''بجلی'' ان کے دلوں کی آہیں ہیں اور بارش ان کے آنسو ہیں۔

﴿وَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا﴾ کی تفسیر حسین نے یوں کی ہے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ جیسا مکر کرتا ہے اس سے زیادہ واضح مکر کوئی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ یہ وفا کی ہے کہ ان کے لیے اللہ کی جانب ہر حال میں راستہ ہے یا حادث کے لیے قدیم کے ساتھ اتصال ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس کے معنی پر غور کرے گا اسے معلوم ہو جائے گا کہ یہ بڑا کفر ہے، کیونکہ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کا مکر گویا ٹھٹھا اور کھلواڑ ہے، مگر یاد رہے کہ یہ حسین وہی ہے جو حلاج کے نام سے مشہور ہے اور وہ اسی لائق ہے۔

﴿لَعَمْرُكَ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ تو اپنے راز کو ہمارے مشاہدے کے ذریعے سے تعمیر کرتا ہے۔

> ''میں کہتا ہوں پوری کتاب اسی ڈھنگ کی ہے۔ میں نے سوچا یہاں اس کا کافی حصہ درج کر دوں، لیکن پھر یہ خیال آیا کہ اس طرح ایک ایسی بات کے لکھنے میں وقت ضائع ہو گا جو یا تو کفر ہے یا خطا یا ہذیان ہے۔ یہ تفسیر اسی ڈھنگ کی ہے جیسی ہم باطنیہ سے نقل کر چکے ہیں، لہٰذا جو شخص اس کتاب کے مشتملات کو جاننا چاہتا ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ یہی اس کا نمونہ ہے اور جو شخص مزید جاننا چاہتا ہو وہ اس کتاب کا مطالعہ کر لے۔'' [1]

[1] تلبیس ابلیس، ص: ۳۳۲، ۳۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جو کچھ امام ابن جوزی نے ذکر کیا ہے یہ اس گروہ کے اوائل سے منقول صوفیانہ تاویلات کا محض نمونہ ہے، ورنہ اگر ہم اہل تصوف کے ہاتھوں قرآن و حدیث کی لکھی ہوئی خبیث باطنی تاویلات کا تتبع شروع کر دیں تو دسیوں دفتر جمع ہو جائیں گے، جو سب کے سب اسی قسم کے ہذیان، افترا اور اللہ تعالیٰ پر بلا علم گھڑی ہوئی باتوں سے پُر ہوں گے۔ اوپر سے یہ زعم بھی ہوگا کہ یہی معنی قرآن کے حقیقی معانی ہیں۔

افسوس ہے کہ قرآن و حدیث کے اس باطنی منہج پر اس گروہ کے پیروکار آج تک کاربند ہیں، بلکہ ان صوفیانہ خرافات کی تصدیق میں مبتلا ہونے والوں کے لیے یہ خصوصی نہج اور اسلوب بن چکا ہے۔ تم مصطفیٰ محمود کی کتاب " القرآن محاولة لتفسير عصري" دیکھو یا وہ کتابیں دیکھو جنہیں نام نہاد جمہوری سوڈانی پارٹی کے لیڈر محمود محمد طٰہ سوڈانی نے تالیف کیا ہے تو تمہیں ان عجیب و غریب نمونوں کا علم ہوگا جو صوفیانہ افکار کے زیر اثر وجود میں آ کر مسلمانوں کے سامنے قرآن و حدیث کی باطنی تاویلات کے لباس میں ظاہر ہوئے ہیں۔

بعض نمونے پیش خدمت ہیں:

"المحاولة العصرية لتفسير القرآن" (قرآن کریم کی عصری تفسیر کی کوشش)

جسے ڈاکٹر مصطفیٰ محمود نے مصری رسالہ صباح الخیر کے صفحات پر قلم بند کیا۔ پھر اسے "القرآن محاولة لفهم عصري للقرآن" کے نام سے کتابی شکل میں جمع کیا۔ یہ تفسیر قرآن کی نئی صوفیانہ کاوش ہے اور یہ ڈاکٹر موصوف کے فکری استاذ محمود محمد طٰہ کے الفاظ میں صوفیانہ افکار کے دائرہ میں ایک وسیع کاوش ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر موصوف اس کی تعریف کرتے ہوئے اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"مجھے اسلامی مفکر محمود طٰہ کے "الصلاة" نامی رسالہ کی ایک نفیس تعبیر بہت ہی پسند آئی۔ موصوف نے لکھا ہے:

اللہ نے آدم کو کیچڑ یا گارے سے دھیرے دھیرے وجود میں نکالا۔ ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ﴾ "ہم نے انسان کو مٹی کے گارے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پیدا کیا۔'' یہ مٹی سے درجہ بدرجہ در قدم بقدم انسان کے پھوٹنے اور وجود میں آنے کی بات ہے۔ یعنی ایلبا سے اسفنج، اس سے نرم حیوانات اور ان سے چھلکے والے حیوانات، اور ان سے ہڈی والے حیوانات، اور ان سے مچھلیاں، مچھلیوں سے زمین پر گھسٹنے والے جانور، اور ان سے چڑیاں اور چڑیوں سے چھاتی والے جانور بنتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ اللہ کے فضل و ہدایت اور راہنمائی سے آدمیت کا اعلیٰ مرتبہ وجود میں آیا۔'' ❶

ڈاکٹر مصطفیٰ محمود کا یہ اسلامی مفکر درحقیقت سوڈان کا ایک زرعی انجینئر ہے جس نے تصوف کا مطالعہ کیا اور اس دعوے تک پہنچا کہ اس سے تمام شرعی احکام ساقط ہو گئے ہیں۔ (اور وہ مکلف نہیں رہ گیا) کیونکہ وہ یقین کے مرحلے تک پہنچ گیا ہے۔ اس کی کتاب تو وہی نماز کے متعلق ہے جس سے ڈاکٹر مصطفیٰ محمود نے مذکورہ عبارت نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ اس کی کچھ اور کتابیں بھی ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کی ایک کتاب ''تفسیر قرآن کی عصری کاوش'' کے ردّ میں بھی ہے۔

ڈاکٹر موصوف کو محمود محمد طٰہ کی کتاب الصلاۃ کی جو بات پسند آئی، اور جسے ہم ابھی نقل کر چکے ہیں وہ درحقیقت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے معاملے میں ڈارون کے نظریے کو گھسیڑ نے کی عجیب وغریب کوشش ہے۔ حالانکہ اب اس نظریہ پر کسی کو یقین نہیں رہ گیا ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ہر قسم کے اوٹ پٹانگ خیال کو لے کر اس سے اللہ عزوجل کے کلام کی تفسیر کرنے بیٹھ جاتے ہیں، اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں یہ بات کشف اور مجاہدہ کے ذریعے سے معلوم ہوئی ہے۔ حالانکہ وہ محض کافروں اور ملحدوں کے افکار و خیالات کی نقل ہوتی ہے جس پر وہ قرآن کریم کی آیات کا لیبل لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ تفسیر وتعبیر قرآن کی عصری کاوش صوفیانہ افکار کے دائرہ سے اُٹھی ہے تو اس کی دلیل قرآن کے متعلق ڈاکٹر مصطفیٰ محمود کی حسب ذیل عبارتیں ہیں:

❶ المحاولہ، ص: ۵۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف:......ڈاکٹر محمود مصطفیٰ نے ''اسماء اللہ'' کے عنوان سے پوری ایک فصل قلم بند کی ہے جس میں رب اور الٰہ کے معانی کی صحیح اور سالم معرفت وہی قرار دی ہے جسے اہل تصوف نے دریافت کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''اہل تصوف کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حد درجہ ظاہر ہونے کے بعد ہم سے پوشیدہ ہے۔'' (ص:۹۹)

اس کے بعد موصوف صوفیانہ فکر کی مدح سرائی میں یوں رواں دواں ہیں:

''صوفیا اللہ کا قرب محبت کی وجہ سے چاہتے ہیں جہنم کے خوف یا جنت کی طلب کی وجہ سے نہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم کائنات سے اس کے بنانے والے کی طرف مسلسل ہجرت میں ہیں۔'' (ص:۱۰۰)

پھر لکھتے ہیں:

''اہل تصوف کے مختلف اطوار و حالات ہوتے ہیں اور وہ بڑی دلچسپ رائے کے حامل ہوتے ہیں جو اپنی خاص گہرائی اور معنی رکھتی ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ معصیت کبھی کبھی طاعت سے افضل ہوتی ہے کیونکہ بعض معصیتیں اللہ کے خوف اور ذل و انکسار کی طرف لے جاتی ہیں جب کہ بعض طاقتیں تکبر اور فریب نفس میں مبتلا کر دیتی ہیں اور اس طرح فرماں بردار کے مقابلے میں نافرمان اللہ تعالیٰ کے کہیں زیادہ قریب اور باادب ہو جاتا ہے۔'' (ص:۱۰۱)

پھر لکھتے ہیں:

''صوفی اور جوگی اور راہب سب ایک ہی راہ کے راہی ہیں اور زندگی کے بارے میں سب کی ایک ہی منطق اور ایک ہی اسلوب ہے جس کا نام ہے ''زہد۔''
(ص:۱۰۱)

پھر فرماتے ہیں:

''جوگی اور راہب اور مسلمان صوفی سب ایک ہی اسلوب سے اللہ کا قرب اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی بارگاہ تک رسائی چاہتے ہیں یعنی تسبیحات کے ذریعے۔ چنانچہ اللہ کو یہ لوگ اس کے ناموں سے پکارتے ہیں۔ ﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ ''اور اللہ کے بہترین نام ہیں پس اس کو ان ہی ناموں سے پکارو۔''

''اور تسبیحات (جاپ) کے ذریعے ایک خاص قسم کا جوگ کیا جاتا ہے جسے منتر یا جوگ کہتے ہیں۔ یہ ہندی (سنسکرت) زبان کے لفظ منترام سے بنا ہے۔ جس کے معنی تسبیح یا جاپ کے ہیں اور سنسکرت کی ایک خاص تسبیح (جاپ) یہ ہے کہ جوگی خشوع کے ساتھ ہزاروں بار ''ہری رام'' کے الفاظ تلاوت کرتا ہے۔ یہ الفاظ ہمارے ہیں، ''رحمٰن و رحیم'' کے بالمقابل ہیں اور سنسکرت زبان میں اللہ کا نام ہے اور جوگی اپنی گردن میں ہزار دانے کی ایک لمبی تسبیح لٹکائے رہتا ہے۔''

اس کے بعد ڈاکٹر مصطفیٰ محمود تصوف کے ذریعے اور اہل تصوف کے فہم اسلام کی تعریف کرتے ہوئے مزید آگے بڑھتے ہیں، اور لکھتے ہیں:

''تصوف درحقیقت بلند مدارک کے ذریعے ادراک کا نام ہے، اور صوفی عارف ہوتا ہے۔'' (ص:۱۰۳)

پھر ڈاکٹر موصوف قرآنی آیات کو صوفیوں کی باطنی تفسیر کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے ان کے پیچھے پیچھے دوڑتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں:

''داؤد علیہ السلام کے بعض واقعات میں ہے کہ انہوں نے کہا: اے میرے پروردگار! میں تجھے کہاں پاؤں؟ اس نے کہا اپنے آپ کو چھوڑ، اور آ...... اپنے آپ سے غائب ہو جا، مجھے پا جائے گا۔''

اس سلسلے میں بعض اہل تصوف نے قرآن میں موسیٰ علیہ السلام سے اللہ کی گفتگو کی تفسیر یوں کی ہے کہ ''﴿فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ إِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى﴾ ''تم اپنے جوتے اُتار دو، تم وادی مقدس طوی میں ہو۔'' میں نعلین (دونوں جوتوں) سے مراد نفس اور جسم ہے، یا نفس اور لذاتِ جسم ہیں، لہٰذا اللہ سے ملاقات نہیں ہوسکتی جب تک کہ انسان اپنے دونوں جوتے یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفس اور جسم کو موت یا زہد کے ذریعے سے اُتار نہ دے۔" (ص:۱۰۴)

پھر ڈاکٹر صاحب مزید آگے بڑھتے ہیں اور فرماتے ہیں:

"صوفی سوال نہیں کرتا...... وہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ سے شفا نہیں مانگتا۔ بلکہ ادب سے کہتا ہے: میں اللہ کے ارادہ کے بالمقابل اپنے لیے کوئی ارادہ کیونکر بنا سکتا ہوں کہ اس سے ایسی بات کا سوال کروں جسے اس نے نہیں کیا۔" (ص:۱۰۵)

پھر اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ﴾ کی تفسیر یہ کی ہے کہ "میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں۔"

پھر اس صوفیانہ فصل کے خاتمہ پر لکھتے ہیں:

"یہی لوگ اہل اسرار، اصحاب قرب وشہود اور برحق اولیاء صالحین ہیں۔"

(ص:۱۰۹)

اب دیکھنا یہ ہے کہ اس صوفیائی منہج نے جو ڈاکٹر موصوف کا اپنا منتخب کردہ ہے، ان پر کیا اثر ڈالتا ہے اور اس فکر کا نتیجہ ڈاکٹر موصوف کے ہاں کیا ہے؟

ڈاکٹر مصطفیٰ محمود نے قرآن مجید کی تاویل وتفسیر کا بیڑہ اُٹھایا تو لوگوں کے سامنے کیا چیز لے کر نمودار ہوئے؟ اور رب العالمین سبحانہ وتعالیٰ کی کتاب کا وہ کیا عصری فہم ہے جو انہوں نے پیش کیا؟ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب موصوف کے فہم کی رسائی کے چند نمونے پیش خدمت ہیں:

الف:......ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنے حسب ارشاد اس درخت کو پہچاننے کی کوشش کی جس سے کھا کر آدم علیہ السلام نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب کا اجتہاد خود ان کے حسب ارشاد یہ ہے:

"جنسی اختلاط ہی وہ ممنوعہ درخت تھا جس سے زندگی نے زندگی کو کھا لیا اور وہ عدم کے گھڑے میں جا گری۔"

"اور شیطان جانتا تھا کہ درخت موت کے آغاز اور دائمی جنت سے نکالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے کا اعلان ہے۔ اس لیے اس کے پیغام رساں نے آدم سے یہ جھوٹ کہا کہ بعینہٖ یہی درخت ہمیشگی کا درخت ہے، اور اسے ورغلایا کہ وہ اپنی بیوی سے جسمانی اختلاط کرے۔'' (ص:٦٤)

پھر ڈاکٹر صاحب اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ وہ یہ بھی یقین کرتے ہیں کہ حوا علیہا السلام اسی جنسی اختلاط کے دوران میں حاملہ ہوگئیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''پھر ہم دیکھتے ہیں کہ درخت چکھ لینے کے بعد قرآن مجید ان دونوں کو یوں خطاب کرتا ہے کہ وہ جمع ہیں۔ چنانچہ کہتا ہے: ﴿اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ﴾ ''تم سب اُتر جاؤ، تم میں سے بعض، بعض کا دشمن ہوگا۔'' حالانکہ اس غلطی سے قبل انھی آیات میں خطاب مثنی (دو) کو ہوا کرتا تھا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس درخت سے کھانا تکاثر کا سبب بنا۔'' (ص:٦٢)

پھر اس ساری ہذیان کے بعد موصوف فرماتے ہیں:

''ان مسائل میں ہمارے لیے قطعی طور پر کچھ کہنا ممکن نہیں بلکہ یہ کہنا ضروری ہے کہ وہ درخت اب بھی ایک چیستاں ہے اور پیدائش کا معاملہ اب بھی ایک غیبی معاملہ ہے جس کے بارے میں ہم اجتہاد سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اللہ اپنی کتاب کو بہتر جانتا ہے اور صرف وہی ہے جو اس کی تاویل سے آگاہ ہے۔''

میں کہتا ہوں کہ جب معاملہ ایسا ہے تو پھر آپ نے یقین کے ساتھ کوئی بات کیسے کہی، اور ابھی ابھی وہ تفسیر کیسے کر دی جو آپ کو شیریں لگ رہی تھی اور اللہ پر اور اس کی کتاب پر جو کچھ چاہا بغیر علم و ہدایت کے کیسے کہہ دیا اور معانی قرآن کے سلسلے میں سارے دعوے کیسے ہانک دیے جو آپ کی خواہش اور رائے کے موافق تھے۔

پھر یہ کتنی عجیب بات ہے کہ ان سب کے باوجود ڈاکٹر مصطفیٰ محمود خود ہی قرآن کی باطنی تفسیر کرنے والے بہائیوں پر زور و شور سے حملہ آور ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک موقع پر لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور یہ بات حروف کے ظاہر اور کلمات و عبارات کے تقاضوں سے ہٹ کر قرآن کی باطنی تفسیر کرنے کی خطرناکی کو واضح کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ اس قسم کی تفسیریں کس طرح دین کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے پر منتج ہوسکتی ہیں۔ یہ بعینہٖ وہی عمل ہے جسے خوارج، اثنا عشری اور بابی فرقے قرآن مجید کو اپنے اغراض کے سانچے میں ڈھالنے اور ایک دوسرے کا توڑ کرنے کے لیے اختیار کرنے پر مجبور ہوتے تھے۔''

پھر ڈاکٹر صاحب موصوف مزید لکھتے ہیں:

''اور یہ بات ہمیں تفسیر کے سلسلے میں ایک خاص موقف تک لے جاتی ہے جس کا التزام ضروری ہے اور وہ ہے عبارت سے حرف بحرف جڑے رہنا اور الفاظ کے ظاہر معنی سے چپکے رہنا۔ یعنی ہم کسی باطنی تفسیر کی طرف خود قرآنی الفاظ کے الہام و اشارہ کے بغیر منتقل نہ ہوں، اور ظاہراً و باطناً بہر صورت تفسیر، الفاظ کے ظاہری مفہوم سے نہ تو ٹکراتی ہو اور نہ اس کی نفی کرتی ہو۔''

(المحاولہ، ص: ۱۲۲، ۱۲۳)

یہ عجیب بات ہے کہ ڈاکٹر موصوف صاحب نے باطنی تفسیر کی خطرناکی کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے اس سب کے باوجود خود اپنے لیے اس کا دروازہ کھول رکھا ہے تاکہ اپنی آرزو کے مطابق جو کچھ کہنا چاہیں کہہ سکیں۔ چنانچہ موصوف نے جنت اور جہنم کو حقیقی اور محسوس شے کے بجائے معنوی عذاب اور نعمت قرار دیا ہے اور فرمایا کہ مجھے شہد ناپسند ہے۔ اور جب سے میں نے سنا ہے کہ جنت میں شہد کی نہریں ہوں گی، میری طبیعت کو انقباض ہوگیا ہے۔ اسی طرح موصوف نے باشندگانِ چین کو یاجوج ماجوج قرار دیا ہے اور حدیث میں جس دجال کا ذکر ہے اس سے مراد موجودہ سائنس قرار دی ہے۔ کیونکہ یہ سائنس ایک آنکھ سے صرف دنیا کی طرف دیکھتی ہے، اس طرح عورتوں کے لیے تیراکی کے لباس کو اللہ کے خلق میں تفکر کا تقاضا اور ضرورت کا لباس قرار دیا ہے۔ یہ ان کی تاویلات کا مشتے نمونہ از خروارے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا ان کا استاد محمد محمود طہٰ سوڈانی، جس کی باتیں موصوف نے نقل کی ہیں تو یہ وہ شخص ہے جسے تاویلات نے اس مقام تک پہنچایا کہ اس نے اپنے اوپر سے شریعت ساقط کر لی۔ چنانچہ وہ نماز نہیں پڑھتا کیونکہ وہ اللہ کے مرتبے کو پہنچ گیا ہے اور اسے قرآن میں اشتراکیت مل گئی ہے کیونکہ اللہ فرماتا ہے: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ﴾ ''لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں؟ آپ کہہ دیں کہ زائد مال'' عفو کا مطلب اس شخص کے نزدیک یہ ہے کہ مال اکٹھا کرنا جائز نہیں، اور زائد کمائی ساری کی ساری خرچ کر دینی ضروری ہے۔

ان ساری خرافات اور لاف وگزاف کے باوجود اس قسم کے خیالات کو رواج حاصل ہوا۔ میں نے سوڈان کی نام نہاد جمہوری پارٹی کے بہت سے افراد سے بحث و گفتگو کی ہے اور قارئین کو تعجب ہوگا کہ اس قسم کے باطنی افکار کو یونیورسٹی کے اساتذہ۔ وکلاء، مدرسین اور طلبہ نے اختیار کر رکھا ہے اور ان خیالات کی مدافعت میں عجیب جاں سوزی سے کرتے ہیں۔ پس اس سے بڑھ کر خطرے کی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟

۳۔ اسلامی عقیدے کی بربادی:

صوفیانہ افکار سب سے پہلے جس چیز کو تباہ کرتے ہیں اور بدلتے ہیں، وہ صاف ستھرا اسلامی عقیدہ، عقیدہ کتاب و سنت ہے کیونکہ صوفیانہ افکار دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہر قسم کے جدید و قدیم فلسفوں، خرافات اور لاف وگزاف کا پورا پورا معجون مرکب ہے۔ دنیا کا کوئی بھی کفر، زندقہ اور الحاد ایسا نہیں جو صوفیانہ افکار میں داخل ہو کر صوفی عقیدے کا ایک جزو نہ بن گیا ہو۔ چنانچہ ایک طرف وحدۃ الوجود کا قول ہے کہ جو کچھ موجود ہے وہ اللہ ہی ہے۔ تو دوسری طرف مخلوق میں اللہ کی ذات یا صفات کے حلول کا قول ہے۔ کہیں معصوم ہونے کا دعویٰ ہے تو کہیں غیب سے تلقی اور حصول کی ترنگ ہے۔ کہیں محمد ﷺ کو سارے عالم کا قبہ اور عرش پر مستوی قرار دیا جا رہا ہے، تو کہیں کہا جاتا ہے کہ اولیاء کرام دنیا کا نظام چلاتے اور کائنات پر حکومت کرتے ہیں۔ غرض کہا جا سکتا ہے کہ روئے زمین پر کوئی بھی شرکیہ عقیدہ ایسا نہیں پایا جاتا جسے صوفیانہ افکار کی طرف منتقل نہ کر لیا گیا ہو، اور اس کو آیات و احادیث کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس نہ پہنا دیا گیا ہو۔ بلکہ کوئی بھی صوفی جو یہ جانتا ہو کہ تصوف کیا ہے میں اسے چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق یہ ثابت کر دے کہ ابلیس کافر اور جہنمی ہے اور فرعون کافر اور جہنمی تھا اور بنو اسرائیل کے جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی تھی انہوں نے غلطی کی تھی، اور آج کل جو گائے کی پوجا کرتے ہیں وہ کافر ہیں...... کوئی بھی صوفی جو جانتا ہو کہ تصوف کی حقیقت کیا ہے میں اسے چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اپنی ان باتوں کو ثابت کر دے۔

کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ یہ باتیں ثابت کیوں نہیں کی جا سکتیں جب کہ یہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور ہر مومن ان کی گواہی دیتا ہے اور جو اس میں شک کرے وہ خود ہی کافر ہے۔

جواب یہ ہے کہ اگر صوفی ان باتوں کو ثابت کر دے تو وہ عقیدہ تصوف ہی کو مطعون کر دے گا اور اپنے اکابر اور بزرگوں کو مشکوک ٹھہرا دے گا بلکہ اپنے بڑے بڑے رہنماؤں اور اساطین کو کافر قرار دے دے گا اور نتیجہ کے طور پر وہ خود تصوف کے دائرے سے باہر ہو جائے گا۔ کیونکہ صوفیوں کے شیخ اکبر بد دین ابن عربی کا دعویٰ ہے کہ فرعون موسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو جانتا تھا اور جن لوگوں نے بچھڑے کی پوجا کی تھی انہوں نے اللہ ہی کو پوجا تھا۔ کیونکہ بچھڑا بھی (اس کے خبیث عقیدے کی رُو سے) اللہ تعالیٰ ہی کا ایک روپ تھا (تعالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا) بلکہ اس شخص کے نزدیک بتوں کے پجاری بھی اللہ تعالیٰ ہی کی پوجا کرتے ہیں کیونکہ اس شخص کے نزدیک یہ سارے جدا جدا روپ بھی اللہ ہی کے روپ ہیں۔ وہ ہی سورج اور چاند ہے، وہی جن و انس ہے، وہی فرشتہ اور شیطان ہے، بلکہ وہی جنت اور جہنم ہے۔ وہی حیوان اور پیڑ پودا ہے اور وہی مٹی اور اینٹ پتھر ہے۔ لہٰذا زمین پر جو کچھ بھی پوجا جائے وہ اللہ کے سوا کچھ نہیں۔ ابلیس بھی ابن عربی کے نزدیک اللہ تعالیٰ ہی کا ایک جزو ہے۔ (تعالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا)

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس ملعون عقیدہ کو (جس سے بڑھ کر گندہ، بے ہودہ، بدبودار اور بدکردار عقیدہ نہ روئے زمین نے کبھی دیکھا ہوگا) صوفیا حضرات سر الاسرار (رازوں کا راز)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غایتوں کی غایت، ارادتوں کا منتہا، پہنچے ہوئے کاملین کا مقام اور عارفین کی اُمیدوں کی آخری منزل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بد دینوں، زندیقوں، برہموں، ہندوؤں اور یونان کے پرانے فلسفیوں کا عقیدہ ہے اور اس کے بعد تصوف میں جو برائی بھی داخل ہوئی وہ یقیناً اسی ملعون عقیدے کی تاریکی میں چھپ کر داخل ہوئی۔ یہ ایسی حقیقت ہے کہ آج روئے زمین پر تصوف کی حقیقت کو جاننے والا کوئی بھی صوفی اس کا انکار نہیں کرسکتا اور نہ اسے بُرا کہہ سکتا ہے بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتا ہے کہ ان لوگوں کا علم صرف اربابِ ذوق اور اہل معرفت ہی سمجھ سکتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات واضح عربی زبان میں صاف صاف لکھی ہوئی ہے۔ ان حضرات نے اسے ضخیم ضخیم کتابوں میں لکھا ہے اور نثر اور شعر اور قصیدوں اور امثال سے اس کی شرح کی ہے۔

البتہ بعض اہل تصوف اس سلسلے میں یہ معذرت کرتے ہیں کہ یہ بات وجود کے غلبے اور شطحیات کے طور پر کہی گئی ہے مگر معلوم ہے کہ شطح درحقیقت مدہوشی، پاگل پن اور جنون کو کہتے ہیں اور اہل تصوف کا دعویٰ ہے کہ ان کے یہ احوال کامل ترین احوال ہیں۔ اس لیے سوال یہ ہے کہ جنون اور پاگل پن کمال کیونکر ہوسکتا ہے؟ پھر جو بات دسیوں جلدوں میں لکھی اور مدون کی گئی ہے اور جسے اہل تصوف کی غایۃ الغایات اور اُمیدوں کی آخری منزل قرار دے کر لوگوں کو اس کی دعوت دی جارہی ہے وہ بات شطحیات (پاگل پن کی بات) کیسے ہوسکتی ہے؟

کبھی کبھی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ باتیں گھڑ کر ان کی طرف منسوب کردی گئی ہیں...... مگر یہ بھی حقیقت صوفیوں کے جھوٹ اور فریب کاری کا ایک حصہ ہے۔ میں ہر صوفی کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ کسی معین عبارت کو ذکر کر کے بتائے کہ یہ غلط طور پر ان کی طرف منسوب کی گئی ہے یا کسی خاص اور معین عقیدے کو ذکر کر کے بتائے کہ فلاں لکھنے والے کی طرف اسے غلط منسوب کیا گیا ہے۔ بھلا ایسا کیسے ہوسکتا ہے، جب کہ اس سلسلے میں پوری پوری کتاب لکھ ماری گئی ہے۔ آراستہ و پیراستہ عقیدے تصنیف کر ڈالے گئے ہیں اور موزوں و خوش آئن قصیدے کہہ ڈالے گئے ہیں۔ میں کسی بھی صوفی کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ بتائے کہ یہ قصیدہ غلط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر منسوب ہے۔ یا فلاں معین قول غلط طور پر منسوب ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کہے گا تو پھر سارے کا سارا تصوف جھوٹا اور غلط انتساب کا مجموعہ بن جائے گا۔ اور یہ بات برحق بھی کیونکہ تصوف کے یہ بڑے بڑے جفادری یعنی حلاج، بسطامی، جیلی، ابن سبعین، ابن عربی، نابلسی، فیجانی وغیرہ وغیرہ یہ سب کے سب درحقیقت اس اُمت میں غلط طور پر گھسائے گئے اور اس اُمت کی طرف غلط طور پر منسوب کیے گئے ہیں۔ انہوں نے اللہ اور رسول ﷺ پر جھوٹ گھڑا ہے۔ اللہ کے دین میں باطل بات کہی ہے۔ ان میں سے ہر ایک کا زعم ہے کہ وہ خود اللہ ہے جو کائنات میں تصرف کرتا ہے، اور ہر ایک کا دعویٰ ہے کہ اس کائنات کا ایک حصہ اس کو سونپا ہے۔ ان میں سے ہر کوئی سمجھتا ہے کہ وہ ولی کامل ہے جس کے پاس صبح و شام وحی آتی ہے۔ بلکہ وہ غیب سے واقف ہے اور لوح محفوظ کو پڑھتا ہے۔ اللہ نے اس کو خاتم الانبیاء بنایا ہے اور اسے دنیا کا قبلہ اور ساری مخلوق کے لیے معجزہ اور مینار قرار دیا ہے۔ نبی کے بعد براہِ راست اسی کا درجہ و مقام ہے۔ نبی ان کے نزدیک عرش رحمانی پر مستولی و مستوی ہے۔ یعنی عرش پر محمد ﷺ کی ذات کے سوا کچھ نہیں۔ محمد ﷺ ان کے نزدیک تمام ذات میں سب سے پہلا وجود ہیں۔ اور تمام تعینات میں سب سے پہلا تعین ہیں۔ وہی اللہ کے عرش پر مستوی ہیں۔ وہ سارے انبیاء کی طرف وحی بھیجتے ہیں اور سارے اولیاء کو الہام کرتے ہیں بلکہ انہوں نے خود اپنی طرف سے اپنے پاس وحی بھیجی یعنی انہوں نے وحی کو آسمان پر جبرائیل علیہ السلام کے حوالے کیے اور زمین پر ان سے وصول کی۔

مسلمانو! کبھی آپ لوگوں نے کوئی ایسا عقیدہ سنا ہے جو اس درجہ بے حیائی، گراوٹ، کفر اور بے دینی لیے ہوئے ہو؟...... یہ ہے صوفیوں کا عقیدہ، اور یہ ہے ان کی میراث، اور یہ ہے ان کا دین...... بحمد اللہ ہم نے یہ ساری باتیں تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب "الفکر الصوفی فی ضوء الکتاب والسنہ" کے دوسرے ایڈیشن میں بیان کر دی ہیں، اور ہر بات کے ثبوت میں ان زندیقوں کی کتابوں سے لمبی لمبی عبارتیں نقل کر دی ہیں۔ یہ زندیق آج بھی دنیا کے سامنے یوں ظاہر ہوتے ہیں گویا وہ اللہ کے ولی اور محبوب ہیں، دلوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنجیوں کے مالک ہیں اور ان کے پاس مسلمانوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لانے کے لیے تربیت کا بہترین اور افضل ترین طریقہ ہے۔ حالانکہ یہ ہے ان کا عقیدہ اور یہ ہے ان کا طریقہ، جو مسلمانوں کا دین بگاڑنے اور لوگوں کو رب العالمین کے پیغام سے ہٹانے اور بہکانے کا کام کرتا ہے۔

۴۔ فسق و فجور اور اباحیت کی دعوت:

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تصوف کی بنیاد پہلے پہل تقویٰ پر تھی وہ غلطی پر ہیں۔ ان کے متعلق ابن جوزی رحمہ اللہ کی زبانی حسب ذیل حکایت سنیے: وہ ابو القاسم بن علی بن محسن تنوخی عن ابیہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ مجھے اہل علم کی ایک جماعت نے بتایا کہ شیراز میں ایک شخص تھا جو ابن خفیف بغدادی کے نام سے معروف تھا اور وہاں صوفیوں کا شیخ (پیر) تھا۔ صوفیا اس کے پاس جمع ہوتے اور وہ دل میں گزرنے والے خیالات اور وسوسوں کے متعلق باتیں کیا کرتا۔ اس کے حلقہ میں ہزاروں آدمی جمع ہوتے۔ وہ بڑا خوشحال، چالاک اور ماہر تھا۔ اس نے کمزور لوگوں کو اس مذہب میں پھنسا رکھا تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے شاگردوں میں سے ایک آدمی مر گیا اور اپنی صوفی بیوی کو چھوڑ گیا۔ اس کے پاس بڑی تعداد میں صوفی عورتیں جمع ہوئیں۔ اس ماتم میں ان کے سوا اور کوئی عورت شامل نہ تھی۔ جب لوگ اس آدمی کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو ابن خفیف اور اس کے خواص شاگرد جو خاصی بڑی تعداد میں اس کے گھر آئے اور عورت کو صوفیوں کی باتوں کے ذریعے سے تسلی دینے لگے۔ یہاں تک کہ اس نے کہا کہ مجھے تسلی ہو گئی۔ تب ابن خفیف نے اس عورت سے کہا: یہاں غیر بھی ہیں؟ اس نے کہا: نہیں غیر نہیں ہیں۔ اس نے کہا: پھر نفس پر غم و الم کی آفتوں کو لازم کرنے اور اسے رنج و غم کے عذاب میں مبتلا رکھنے سے کیا فائدہ؟ آخر ہم کس بنا پر امتزاج (آپس میں خلط ملط ہونے) کو چھوڑ دیں، کیونکہ اس سے انوار ایک دوسرے سے ملیں گے، روحیں صاف ہوں گی، آمدورفت ہوگی اور برکتیں نازل ہوں گی۔ اس کے جواب میں عورتوں نے کہا: اگر آپ چاہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مردوں اور عورتوں کی جماعتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے سے رات بھر بھڑیں اور خلط ملط رہیں اور جب صبح ہوئی تو نکل بھاگیں۔

اس واقعہ کے راوی محسن کہتے ہیں: ابن خفیف نے جو یہ کہا کہ کیا یہاں غیر ہیں؟ تو اس کا مطلب یہ تھا کیا یہاں کوئی ایسا بھی ہے جو ہمارے مذہب کے موافق نہیں۔ اور عورت کے جواب کا مطلب یہ تھا کہ ہمارا کوئی مخالف موجود نہیں۔ ابن خفیف نے جو یہ کہا تھا کہ ہم امتزاج کو کیوں چھوڑ دیں، تو اس کا مطلب یہ تھا کہ وطی میں اختلاط ہونا چاہیے۔ (یعنی ایک ایک مرد کئی کئی عورتوں سے، اور ایک ایک عورت کئی کئی مردوں سے وطی کریں اور کرائیں) اور جو یہ کہا کہ اس سے انوار ایک دوسرے سے ملیں گے تو ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ہر جسم میں ایک خدائی نور ہے (پس بدکاری کے نتیجہ میں مرد اور عورت کے اندر موجود خدائی نور ایک دوسرے سے مل جائے گا۔ العیاذ باللہ) اور یہ جو کہا کہ آمد و رفت ہوگی، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے جس کا شوہر مر گیا، یا سفر میں چلا گیا، اس کی جگہ دوسرا شخص آ جائے گا۔

محسن کہتے ہیں کہ یہ میرے نزدیک ایک عظیم واقعہ ہے۔ اگر مجھے اس کی اطلاع ایک ایسی جماعت نے نہ دی ہوتی جو جھوٹ سے دُور ونفور ہے تو میرے نزدیک اتنا عظیم واقعہ ہے ، اور دارالاسلام میں ایسی بات کا پیش آنا اس قدر مستبعد ہے کہ میں اسے بیان ہی نہ کرتا۔

وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ اور اس جیسی باتیں پھیل کر عضد الدولہ تک جا پہنچیں۔ جب اس نے ان کے ایک گروہ کو گرفتار کر کے کوڑوں سے پٹائی کی ، اور ان کے مجمع کو پراگندہ کیا، تب وہ اس سے باز آئے۔ (تلبیس ابلیس، ص:۳۷۴)

غرض تمہیں یقین کرنا چاہیے کہ یہ گروہ اپنے ہر دور میں محض بددینوں، جھوٹے مدعیوں اور زندیقوں کا مجموعہ رہا ہے جو بظاہر تو شریعت کے پاک وصاف ظاہر کی پابندی کرتا تھا۔ مگر نگاہوں سے پس پردہ کفر وفسق اور زندقہ چھپائے رکھتا تھا۔ اسی لیے ابن عقیل حتمی طور پر کہتے تھے جیسا کہ ابن جوزی نے ان سے نقل کیا ہے کہ یہ لوگ زندیق، ملحد اور دین کے جھوٹے دعوے دار ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں:

''ان فارغ اور اثبات سے خالی لوگوں کی طرف کان لگانے سے خدا کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچو۔ یہ نرے بد دین لوگ ہیں جو ایک طرف مزدوروں کا لباس یعنی گدڑی اور اون پہنتے ہیں اور دوسری طرف بدکردار بد دینوں والے اعمال کرتے ہیں، یعنی کھاتے اور پیتے ہیں، ناچتے اور تھرکتے ہیں، عورتوں اور لونڈوں سے گانے سنتے ہیں اور شریعت کے احکام چھوڑتے ہیں۔ زندیقوں کو بھی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ شریعت کے احکام چھوڑ دیں، یہاں تک کہ اہل تصوف کا ظہور ہوا تو وہ بدکاروں کی روش ساتھ لائے۔"

یاد رہے کہ ابن عقیل رحمہ اللہ نے یہ بلیغ عبارت اپنے زمانہ کے صوفیوں کے احوال درج کرنے کے بعد لکھی ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"میں کئی وجوہات سے صوفیوں کی مذمت کرتا ہوں جن کے فعل کی مذمت کو شریعت نے ضروری قرار دیا ہے۔ ایک وجہ یہ ہے کہ انہوں نے بے کاری کے اڈے یا احدی خانے قائم کر رکھے ہیں۔ اس سے مراد ان کی خانقاہیں ہیں۔ جہاں وہ مساجد کی جماعتوں سے کٹ کر پڑے رہتے ہیں۔ یہ خانقاہیں نہ تو مسجد میں نہ مکانات نہ دُکانیں۔ وہ ان خانقاہوں میں اعمالِ معاش سے کٹ کر محض بے کار پڑے رہتے ہیں اور کھانے پینے اور ناچنے گانے کے لیے جانوروں کی طرح اپنے بدن کو موٹا کرتے ہیں۔ اپنی چمک دمک دکھانے اور نگاہوں کو خیرہ کرنے کے لیے گدڑی اور پیوند پر اعتماد کرتے ہیں۔ عوام اور عورتوں پر اثر انداز ہونے والے مختلف رنگ کے شعبدے دکھلاتے ہیں۔ جیسے ریشم کے مختلف رنگوں کے شعبدے دکھلاتے ہیں۔ جیسے ریشم کے مختلف رنگوں سے سقلاطون کی چمک دکھلائی جاتی ہے۔ یہ مختلف صورتیں بنا کر اور لباس پہن کر عورتوں اور بے داڑھی مونچھ کے نوخیز لڑکوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں اور جس گھر میں داخل ہوتے ہیں اگر وہاں عورتیں ہوں تو یہ ان عورتوں کا دل ان کے شوہروں سے بگاڑ کر ہی نکلتے ہیں۔ پھر یہ لوگ ظالموں، فاجروں اور لٹیروں مثلاً نمبرداروں، فوجیوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناجائز ٹیکس لینے والوں سے کھانے اور غلے اور روپے پیسے قبول کرتے ہیں۔ بے داڑھی مونچھ کے نوخیز لڑکوں کو سماع کی مجلسوں میں اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور شمع کی روشنی میں مجموعہ کے اندر انہیں کھینچتے ہیں۔ اجنبی عورتوں سے ملتے جلتے ہیں اور اس کے لیے یہ دلیل دیتے ہیں کہ انہیں خرقہ پہنانا ہوتا ہے۔ حلال بلکہ ضروری سمجھتے ہیں کہ مستی میں جس شخص کے کپڑے گر جائیں اس کے کپڑوں کو آپس میں بانٹ لیں۔ یہ لوگ اس مستی کو وجد کہتے ہیں، اور دعوت کو وقت کہتے ہیں، اور لوگوں کو کپڑے بانٹنے کا حکم کہتے ہیں اور جس گھر میں ان کی دعوت کی گئی ہو وہاں سے اسی وقت نکلتے ہیں جب کہ ایک دوسری دعوت کو لازم کر لیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ دعوت واجب ہو گئی۔ حالانکہ ان باتوں کا عقیدہ رکھنا کفر اور انہیں کرنا فسق ہے۔

ان کا یہ عقیدہ ہے کہ سارنگی بجا کر گانا گانا عبادت ہے۔ ہم نے ان سے سنا ہے کہ حدی خوانی اور محمل کی آمد کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ یہ بھی عبادت ہے۔ حالانکہ یہ بھی کفر ہے کیونکہ جو شخص مکروہ اور حرام کام کو عبادت سمجھے وہ اپنے اس عقیدے کی وجہ سے کافر ہو گیا۔ جب کہ باقی لوگوں کے لیے وہ کام صرف حرام یا مکروہ ہی رہا۔

اور اہل تصور اپنے آپ کو شیخ (پیر) کے حوالے کرتے ہیں۔ پس اگر ان کے شیخ کے درجہ و مقام کی بات آتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ شیخ پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ پھر اس شیخ کی رسّی کھلنے اور شطحیات نامی کفر و ضلالت والے اقوال کے دھاگے میں منسلک ہونے اور فسق و فجور کے معلوم و معروف کاموں میں ملوث ہونے کا حال نہ پوچھو۔ اگر وہ شیخ کسی خوبرو لونڈے کا بوسہ لیتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ رحمت ہے۔ اگر کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں اکٹھا ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ وہ اس کی بیٹی ہے، اور اس نے خرقہ پہن رکھا ہے اور اگر کوئی اور کپڑا اس کے مالک کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضامندی کے بغیر دوسروں پر تقسیم کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ خرقہ کا فیصلہ ہے۔"

ابن عقیل کہتے ہیں کہ حالانکہ مسلمانوں کا کوئی شیخ ایسا نہیں جس کو اس کے حال پر چھوڑا جا سکے اور اس کے احوال تسلیم کیے جا سکیں۔ کیونکہ یہاں کوئی شیخ ایسا نہیں جو دائرۂ تکلیف میں نہ ہو۔ پھر پاگلوں اور بچوں کے ہاتھ مارا جاتا ہے اور یہی سلوک چوپایوں کے ساتھ بھی ہوتا ہے کہ خطاب کے بدلے مار پڑتی ہے۔(پس صوفیوں کے مشائخ کو ان کے حال پر کیونکر چھوڑا جا سکتا ہے) ہاں اگر کوئی شیخ ایسا ہوتا جسے اس کے حال پر چھوڑا جا سکتا تو وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوتے ۔مگر ان کا بھی ارشاد ہے کہ "اگر میں ٹیڑھا ہو جاؤں تو مجھے سیدھا کر دو۔" یہ نہیں فرمایا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔ پھر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ کس طرح آپ پر بھی صحابہ نے اعتراض کیا کیونکہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھو کہ انہوں نے آپ سے کہا کہ ہم نماز قصر کیوں کریں؟ جب کہ حالت امن میں ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرے صحابی نے کہا کہ آپ ہمیں وصال سے (یعنی بغیر پے درپے روزہ رکھنے سے) کیوں منع کرتے ہیں۔ جب کہ آپ خود وصال کرتے ہیں؟ اور ایک صحابی نے کہا کہ آپ ہمیں حج کے احرام کو عمرہ میں تبدیل کرنے کا حکم دے رہے ہیں، اور خود ایسا نہیں کر رہے ہیں؟

پھر اور آگے بڑھو، دیکھو اللہ پر اعتراض ہوتا ہے۔ یعنی تخلیق آدم کے موقع پر اس سے فرشتے کہتے ہیں ﴿اَتَجْعَلُ فِیْهَا..... الخ﴾ "اے اللہ! کیا زمین میں ایسی مخلوق کو بنائے گا جو فساد مچائے گی...... الخ" اسی طرح اللہ تعالیٰ سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا ﴿اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا﴾ "کیا تو ہمارے بیوقوفوں کی کرنی پر ہمیں ہلاک کرے گا۔"

واضح رہے کہ صوفیوں نے یہ بات (کہ شیخ پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا) اپنے اگلوں کو خوش کرنے اور تابعداروں اور مریدوں پر اس کے سلوک کا سکہ بٹھانے کے لیے ایجاد کی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَاَطَاعُوْهُ﴾ "فرعون نے اپنی قوم کو حقیر جانا تو انہوں نے اس کی بات مان لی۔" اور غالباً یہ بات انہی لوگوں نے ایجاد کی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ بندہ جب اپنے آپ کو پہچان لے تو جو بھی کرے اسے کوئی ضرر نہیں پہنچتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ غایت درجہ بد دینی اور گمراہی ہے کیونکہ فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ عارف جس حال تک پہنچتا جاتا ہے اس پر تکلیف کا دائرہ اسی قدر تنگ ہو جاتا ہے، جیسے انبیاء کے حالات ہیں کہ انہیں صغائر کے سلسلہ میں بھی تنگی کے اندر رکھا جاتا ہے۔ پس ان فارغ اور اثبات سے خالی لوگوں کی طرف کان لگانے سے خدا کے لیے بچو، خدا کے لیے بچو، یہ لوگ محض زندیق ہیں جنہوں نے ایک طرف مزدوروں کا لباس یعنی گدڑی اور اون پہن رکھا ہے اور دوسری طرف بے حیا اور بد کردار ملحدوں کا عمل اپنا رکھا ہے۔ یعنی کھاتے پیتے ہیں ناچتے تھرکتے ہیں، عورتوں اور لونڈوں سے گانے سنتے ہیں اور شریعت کے احکام چھوڑتے ہیں۔ زندیقوں نے بھی شریعت کو چھوڑنے کی جرأت نہیں کی تھی، یہاں تک کہ اہل تصوف آئے تو بدکاروں کی روش بھی ساتھ لائے۔''

صوفیا اور گانے کی حلت:

پھر ابن عقیل رحمہ اللہ ان کے زندقہ اور کفر کا حال بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے اپنے خیال میں شریعت اور حقیقت کے درمیان تفریق کی۔ اور نشہ آور حشیش (گانجا اور بھنگ وغیرہ) کو حلال ٹھہرایا، بلکہ یہی وہ گروہ ہے جس نے پہلے پہل اس (گانجے) کا انکشاف کیا اور مسلمانوں کے درمیان اس کو رواج دیا۔ اسی طرح انہوں نے گانے اور مرد و عورت کے درمیان اس کو رواج دیا۔ اسی طرح انہوں نے گانے اور مرد و عورت کے اختلاط کو حلال ٹھہرایا اور یہ کہہ کر کفر و زندقہ کے اظہار کو بھی حلال ٹھہرایا کہ یہ احوال شطحیات ہیں اور ضروری ہے کہ ان پر نکیر نہ کی جائے کیونکہ یہ مجذوب لوگ ہیں، یا (ان کے خیال میں) بارگاہِ پروردگار کے مشاہدہ میں مشغول لوگ ہیں۔

ابن عقیل کہتے ہیں کہ سب سے پہلے تو انہوں نے نام گھڑے اور حقیقت و شریعت کا بکھیڑا کھڑا کیا حالانکہ یہ بُری بات ہے کیونکہ شریعت کو حق تعالیٰ نے مخلوق کی ضروریات کے لیے وضع کیا ہے تو اب اس کے بعد حقیقت نفس کے اندر شیطان کے القاء کیے ہوئے وسوسوں کے سوا اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ جو شخص بھی شریعت سے الگ ہو کر کسی حقیقت کا متلاشی ہو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے وقوف اور فریب خوردہ ہے۔

پھر ان صوفیا کے سامنے کوئی حدیث روایت کرتا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ مسکین لوگ ہیں، اپنی حدیث مردے سے روایت کرتے ہیں، جو کسی اور مردے سے روایت کرتا ہے جب کہ ہم نے اپنا علم اس زندہ و پائندہ ہستی سے لیا ہے جسے کبھی موت نہیں آئے گی۔ لہٰذا اگر کوئی شخص حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ کہتا ہے (یعنی میرے باپ نے میرے دادا سے حدیث روایت کی) تو میں حَدَّثَنِیْ قَلْبِیْ عَنْ رَبِّیْ کہتا ہوں۔ (یعنی میرے دل نے میرے پروردگار سے روایت کیا ہے) غرض ان خرافات کے ذریعے سے خود بھی برباد ہوئے اور کم عقلوں کے دلوں کو بھی برباد کیا۔ اور عبرت کی بات یہ ہے کہ اسی کے لیے ان پر مال خرچ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ فقہاء تو مثل اطباء کے ہیں اور دوا کی قیمت پر خرچ کرنا مشکل ہوتا ہے مگر ان لوگوں پر خرچ کرنا ایسا سہل ہے جیسا ناچنے اور گانے والیوں پر خرچ کرنا۔

فقہاء سے ان کا بغض ایک بڑا زندقہ (بد دینی) ہے۔ کیونکہ فقہاء اپنے فتاویٰ کے ذریعے سے ان کی گمراہی اور فسق سے روکتے ہیں اور ان پر حق گراں گزرتا ہے جیسے زکوٰۃ گراں گزرتی ہے لیکن گانے والی عورتوں پر مال نچھاور کرنا اور شعراء کو ان کی مدحیہ قصیدوں پر عطیہ دینا کس قدر آسان معلوم ہوتا ہے یہی حال اہل الحدیث سے ان کے بغض کا ہے۔

پھر انہوں نے عقل کو زائل کرنے کے لیے شراب کے بدلے ایک دوسری چیز اختیار کی جس کا نام حشیش اور معجوم رکھا ہے۔ یعنی گانجا، افیون اور بھنگ اور حرام گانے بجانے کا نام سماع اور وجد رکھا ہے۔ حالانکہ جو وجد عقل کو زائل کر دے اس کا تعرض حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ شریعت کو اس طائفہ کے شر سے محفوظ رکھے جو لباس کی نفاست، زندگی کی بہار اور شیریں الفاظ کی فریب کاری کا جامع ہے۔ جس کے پیچھے احکامِ الٰہی کو ختم کرنے اور شریعت کو چھوڑنے کے سوا کچھ نہیں۔ اسی لیے یہ دلوں پر ہلکے ہو گئے ہیں اور ان کے باطل پر ہونے کی اس سے زیادہ واضح دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ دنیا پرست ان سے ایسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی محبت کھیل کود والوں سے اور ناچنے گانے والیوں سے کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد ابن عقیل کہتے ہیں:

اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ یہ لوگ تو صاف ستھرے، اچھے طور طریقے والے اور با اخلاق لوگ ہیں، تو میں ان سے کہوں گا کہ اگر یہ لوگ کوئی ایسا طریقہ نہ اپنائیں جس سے اپنے جیسے لوگوں کا دل کھینچ سکیں تو ان کی عیش و عشرت ہمیشہ رہ ہی نہ سکے گی اور ان کا جو حال تم ذکر کر رہے ہو تو وہ تو عیسائیوں کی رہبانیت ہے اور اگر تم دعوتوں کے اندر طفیلی بننے والوں اور بغداد کے زنخوں کی صفائی ستھرائی دیکھو اور ناچنے والوں کی نرم اخلاقی کا مشاہدہ کرو، تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ ان کا طریقہ ظرافت اور فریب کاری کا طریقہ ہے۔ آخر ان لوگوں کو طور طریقے یا زبان ہی سے تو دھوکا دیا جا سکتا ہے، اگر ان لوگوں کے پاس علم کی گہرائی بھی نہ ہو اور کوئی طور طریقہ بھی نہ ہو تو آخر یہ کس طرح مالداروں کا دل کھینچیں گے۔ تمہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ احکامِ الٰہی کی تعمیل مشکل کام ہے اور بدکاروں کے لیے اس سے زیادہ کوئی بات آسان نہیں کہ معاشرے سے الگ تھلگ رہیں۔ اور اس سے زیادہ کوئی مشکل بات نہیں کہ شریعت کے اوامر و نواہی کی روشنی میں صادر ہونے والی رکاوٹ کی پابندی کریں۔ درحقیقت شریعت کے لیے متکلمین لوگوں کے عقائد کو عقلی شبہات کا وہم لا کر فاسد کرتے ہیں اور وہ لوگ (اہل تصوف) لوگوں کے اعمال خراب کرتے، دین کے قوانین کو ڈھاتے، بیکاری کو پسند کرتے اور گانے وغیرہ سننے سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ حالانکہ سلف ایسے نہیں تھے۔ بلکہ عقائد کے باب میں بندہ تسلیم و رضا تھے اور دوسرے ابواب میں حقیقت پسند و جفاکش۔

وہ کہتے ہیں:

اپنے بھائیوں کو میری نصیحت یہ ہے کہ ان کے دلوں کے افکار میں متکلمین کی بات نہیں پڑنی چاہیے اور ان کا کان صوفیوں کی خرافات کی طرف نہیں لگنا چاہیے بلکہ معاش کے کام میں مشغول ہونا صوفیوں کی بیکاری سے بہتر ہے اور ظواہر پر ٹھہرے رہنا نام نہاد دین پسندوں کی وقت پسندی سے افضل ہے میں نے دونوں گروہوں کے طریقے آزما لیے ہیں، ان لوگوں کا منتہا کمال شک ہے اور ان لوگوں کا منتہا کمال شطح ہے۔" (تلبیس ابلیس، ص: ۳۷۵، ۳۷۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ بُرا اور رسوا کن حال جس کو ابن عقیل نے بیان کیا ہے اور ابن جوزی نے نقل کیا ہے یہ برابر قائم رہا بلکہ اس کے بعد جو صدیاں آئیں وہ مزید جہل و تاریکی کی صدیاں تھیں کیونکہ ان صدیوں میں اہل تصوف نے اسلامی سرزمین میں خوب خوب بگاڑ اور خرابی مچائی اور اسے دین اور اسلام کے نام پر فسق و فجور سے بھر دیا۔ اور صرف عقل اور عقیدے ہی کو بگاڑنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اخلاق و آداب کو بھی تباہ و برباد کیا۔

چنانچہ یہ عبدالوہاب شعرانی ہے جس نے اپنی کتاب ''الطبقات الکبریٰ'' میں صوفیوں کی ساری بدکاریوں، خرافات اور دہریت کو جمع کیا ہے اور سارے پاگلوں، مجذوبوں، لونڈے بازوں اور ہم جنسی کے خوگروں، بلکہ سرراہ کھلم کھلا جانوروں کے ساتھ بدفعلی کرنے والوں کو اولیاء اللہ قرار دیا ہے۔ اور انہیں عارفین اور اہل کرامت کی لڑی میں پرو دیا ہے اور ان کی طرف فضائل اور مقامات سلوک کی نسبت کی ہے اور اسے ذرا شرم نہ آئی کہ وہ ان کی ابتداء ابوبکر صدیق پھر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے کرتا ہے۔ پھر اسی لڑی میں ایسے شخص کو بھی پروتا ہے جو دن دھاڑے کھلم کھلا لوگوں کے رُو برو گدھی کے ساتھ بدفعلی کرتا تھا۔ اور ایسے شخص کو بھی پروتا ہے جو زندگی بھر غسل نہیں کرتا تھا، یا زندگی بھر کپڑے سے ننگا رہتا تھا۔ اور ننگا ہی رہتے ہوئے جمعہ کا خطبہ دیتا تھا اور ہر ایسا پاگل، جھوٹا، کذاب جس سے زیادہ خسیس طبیعت ٹیڑھے مسلک، بُرے اخلاق اور گندے عمل کا آدمی انسانیت نے کبھی نہ دیکھا ہوگا، ان سب کو یہ شخص خلفائے راشدین، صحابہ کرام اور اہل بیت نبوی اطہار جیسے اشرف و اکرم انسانوں کے ساتھ ایک ہی دھاگے میں پروتا ہے اور اس طرح یہ شخص طہارت کو نجاست کے ساتھ، شرک کو توحید کے ساتھ، ہدایت کو گمراہی کے ساتھ اور ایمان کو زندقہ کے ساتھ مخلوط کرتا ہے۔ لوگوں پر ان کا دین ملتبس کرتا ہے اور ان کے عقیدے کی شکل و صورت مسخ کرتا ہے۔ آؤ! اور اس گناہ گار شخص نے اپنے نامزد کیے ہوئے اولیاء عارفین کے جو حالات لکھے ہیں ان میں سے تھوڑا سے پڑھ لو۔ یہ شخص سیّد علی وحیش نامی ایک شخص کے حالات میں لکھتا ہے:

''وہ (علی وحیش) جب کسی شہر کے شیخ وغیرہ کو دیکھتا تو ان کو ان کی گدھی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُتار دیتا۔ اور کہتا کہ اس کا سر پکڑے رہو، تاکہ میں اس کے ساتھ بدفعلی کروں۔
اب اگر وہ شیخ انکار کر دیتے تو زمین میں کیل کی طرح گڑ جاتے اور ایک قدم بھی نہ چل سکتے۔ اور اگر بات مان لیتے تو بڑی شرمندگی اُٹھانی پڑتی (کہ سرعام بدفعلی کرتا، اور یہ سر پکڑے رہتے) اور لوگ یہ سارا منظر دیکھتے ہوئے وہاں سے گزرتے رہتے۔" [1]

دیکھو کہ کس طرح اس کا سیّد علی وحیش لوگوں کے روبرو ایسی حرکت کرتا تھا کہ اس کے بعد بھی کوئی سوجھ بوجھ رکھنے والا آدمی یہ سوچ سکتا ہے کہ یہ ناپاک تصوف مسلمانوں کے دین کا حصہ ہے اور یہ بھی وہی چیز ہے کہ جس کے ساتھ پروردگارِ عالم کے پیغمبر ہادی و امین محمد ﷺ مبعوث فرمائے گئے تھے اور کیا علی وحیش اور اس قماش کے لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی لائن میں رکھنے والا، اور ان سب کو ایک ہی راستے کا راہرو قرار دینے والا زندیق و افاک کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے جس نے دین اسلام کو ڈھانے اور مسلمانوں کے عقائد کو برباد کرنے کا بیڑہ اُٹھا رکھا ہو۔

شعرانی نے اس مقصد کے لیے کہ عقلیں اپنی نیند سے بیدار نہ ہوں، لوگوں کو یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ اولیاء اللہ کے لیے ان کی خاص شریعت ہوتی ہے جس کے مطابق وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ چاہے اس کا ایک حصہ گدھیوں کے ساتھ بدفعلی ہی کیوں نہ ہو۔ اسی لیے جب بھی کوئی شخص کوشش کرتا ہے کہ جاگے اور غور کرکے ہدایت اور گمراہی اور پاکی و ناپاکی کے فرق کو سمجھے تو یہ لوگ اس پر تلبیس و تزویر کا پھندہ ڈال دیتے ہیں۔ چنانچہ اسی شعرانی کو لے لیجیے۔ اس نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا ہے جس نے سیّد بدوی کے عرس میں ہونے والے فسق و فجور پر نکیر کی تھی۔ جہاں آج بھی شہر طنطا (مصر) کے اندر لاکھوں انسان جمع ہوتے ہیں اور مردوں اور عورتوں کے درمیان بہت ہی بڑا اختلاط ہوتا ہے۔ بلکہ مسجدوں اور راستوں میں حرام کاریاں ہوتی ہیں۔ رنڈی خانے کھولے

[1] الطبقات الکبریٰ، ج: ۲، ص: ۱۳۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں اور صوفی مرد اور صوفی عورتیں بیچ مسجد میں ایک ساتھ ناچتے ہیں۔ ہر حرام کو حلال کیا جاتا ہے۔ اسی کے متعلق شعرانی نے اپنی کتاب ''الطبقات الکبریٰ'' میں بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے اس فسق و فجور پر نکیر کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ایمان چھین لیا۔ اور کس طرح چھین لیا، شعرانی لکھتا ہے کہ'' پھر اس شخص کا ایک بال بھی ایسا باقی نہ بچا جس میں دین اسلام کی طرف جھکاؤ ہو۔'' آخر اس نے سیّدی احمد رضی اللہ عنہ سے فریاد کی۔ انہوں نے فرمایا شرط یہ ہے کہ تم دوبارہ ایسی بات نہ کہنا۔ اس نے کہا جی ہاں۔ تب انہوں نے اس کے ایمان کا لباس اسے واپس کیا۔ پھر اس سے پوچھا تم کو ہماری کیا چیز بُری معلوم ہوتی ہے؟ اس نے کہا: مردوں اور عورتوں کا میل جول۔ جواب میں سیّدی احمد رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بات تو طواف میں بھی ہوتی ہے، لیکن اس کی یہ حرمت (احترام) کے خلاف نہیں۔ پھر فرمایا میرے رب کی عزت کی قسم! میرے عرس میں جو کوئی بھی گناہ کرتا ہے وہ ضرور توبہ کرتا ہے اور اچھی توبہ کرتا ہے۔ اور جب میں جنگل کے جانوروں اور سمندروں کی مچھلیوں کی دیکھ بھال کرتا ہوں، ان میں سے بعض کو بعض سے محفوظ رکھتا ہوں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے عرس میں آنے والے کی حفاظت سے مجھے عاجز اور بے بس رکھے گا۔''[1]

شعرانی نے اپنی کتاب میں ان سب زندقے اور کفر اور جہالت اور گمراہی کو جو روایت کر رکھا ہے تو یہ کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس شخص نے خود اپنے متعلق یہ جھوٹ اڑایا ہے کہ سیّد بدوی جو اس سے چار سو برس پہلے انتقال کر چکا ہے اس سے سلام کرنے کے لیے قبر سے اپنا ہاتھ باہر نکالتا تھا اور یہ کہ اس مرے ہوئے سیّد بدوی نے اپنی مسجد کے زاویوں میں سے ایک زاویے کو شعرانی کے لیے شب عروسی کے کمرے کے طور پر تیار کیا تاکہ شعرانی اس کمرے میں اپنی بیوی کے ساتھ یکجا ہو، اور جب شعرانی سیّد بدوی کے عرس میں پہنچنے میں دیر کرتا تو سیّد بدوی اپنی قبر سے نکل کر قبر کے اوپر رکھا ہوا پردہ ہٹاتا تھا اور کہتا تھا: عبدالوہاب نے دیر کر دی آیا نہیں۔ آیئے خود شعرانی کی عبارت پڑھیے، وہ لکھتا ہے:

[1] الطبقات الکبریٰ، ج: ۱، ص: ۱۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"احمد بدوی کے عرس میں ہر سال میرے حاضر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ میرے شیخ عارف باللہ محمد شناوی رضی اللہ عنہ جو ان کے گھر اعیان میں سے ایک ہیں انہوں نے قبر کے اندر سیّدی احمد رضی اللہ عنہ کی طرف رُخ کر کے مجھ سے عہد لیا اور اپنے ہاتھ سے مجھے ان کے حوالے کیا۔ چنانچہ ان کا ہاتھ شریف قبر سے نکلا اور میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اور شناوی نے کہا: حضور! آپ کی توجہ ان پر ہونی چاہیے اور آپ انہیں زیر نظر رکھیں۔

اس کے ساتھ ہی میں نے قبر سے سیّدی احمد کا یہ فرمان سنا کہ "ہاں"۔"

پھر شعرانی مزید آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے:

"جب میں نے اپنی بیوی فاطمہ ام عبدالرحمٰن کو جو کنواری تھی رخصت کرایا تو پانچ مہینے تک رُکا رہا اور اس کے قریب نہیں گیا۔ اس کے بعد سیّدی احمد تشریف لائے، اور مجھے ساتھ لیا اور بیوی ساتھ میں تھی۔ اور قبر کا جو گوشہ داخل ہوتے ہی بائیں واقع ہے اس کے اوپر بستر بچھایا، اور میرے لیے حلوہ پکایا اور زندوں اور مردوں کو اس کی دعوت دی اور فرمایا کہ یہاں اس کی بکارت زائل کرو۔ چنانچہ اس رات وہ کام ہوا۔"

پھر لکھا ہے:

"میں ۹۴۸ھ میں عرس کے اندر وقت مقررہ پر حاضر نہ ہوسکا اور وہاں بعض اولیاء موجود تھے تو انہوں نے مجھے بتایا کہ سیّدی احمد رضی اللہ عنہ اس روز قبر کا پردہ ہٹاتے تھے اور کہتے تھے کہ عبدالوہاب نے دیر کر دی، آیا نہیں۔"[1]

غرض! یہ ہیں بُرے نمونے جن کے متعلق چاہا جاتا ہے کہ مسلمانوں کے بچے انہیں کے نقش قدم پر چلیں اور یہ ہے تصوف کا حقیقی چہرہ اور یہ ہیں اس کے رموز اور رجال کی صورتیں۔ اگر ہم ان صورتوں کو گننا شروع کر دیں تو اس مختصر رسالہ میں میانہ روی سے باہر نکل جائیں

[1] تلبیس ابلیس، ج۱، ص: ۱۶۱، ۱۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔البتہ بحمد اللہ، اللہ کی توفیق سے اس کو اپنی کتاب "الفکر الصوفی فی ضوء الکتاب والسنة" میں پورے بسط سے لکھ دیا ہے، لہٰذا اس کے لیے اسی کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے اور اسی پر بھروسا ہے اور اسی سے یہ بات مطلوب ہے کہ وہ اسلامی معاشرہ کو اس خبیث سرطان سے پاک کردے جس نے مسلمانوں کے عقیدے، عمل اور سماج کو فاسد کر رکھا ہے۔

اور آخر میں اللہ عزیز وحمید کے راستے کے داعی و طاہر پر دُرود وسلام ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا باب:

اہل تصوف سے کس طرح بحث کی جائے؟

پچھلے باب میں ہم صوفیانہ افکار کی خطرناکیوں کا ذکر کر چکے ہیں۔ اب جو شخص بھی ان باتوں سے واقف ہو جائے اس پر ضروری ہے کہ اسلامی سماج سے اس خبیث درخت کی جڑ اُکھاڑنے کی کوشش کرے۔ لیکن یہ کام نہیں ہو سکتا جب تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف دعوتِ برحق نہ دی جائے۔ ہدایت و پاکیزگی کے پردے میں ہر قسم کے کفر و زندقہ کو چھپانے والے اس قابل نفرت تصوف کو سر عام رسوا نہ کیا جائے۔ اس لیے ضروری ہے کہ جس شخص کو حق معلوم ہو جائے وہ اسے پھیلانے اور عام کرنے کی کوشش کرے اور اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ جس شخص کو اس شر کا علم ہو جائے وہ اس کے درخت کو جڑ سے اُکھاڑنے کی کوشش کرے۔

چونکہ بیشتر طالب علم تصوف کی حقیقت کو نہیں جانتے اور اس کی کفریات، اکاذیب، اباطیل اور لاف و گزاف سے واقفیت نہیں رکھتے اس لیے صوفیوں سے بحث کرتے ہوئے بہترین جواب نہیں دے پاتے اور نہ انہیں حق پر قانع کر پاتے ہیں۔ کیونکہ صوفی جب ایسے آدمی کو دیکھتا ہے جو کتاب و سنت اور دلیل کی عظمت کا قائل ہو تو جھٹ کہتا ہے کہ جنید نے جو شیخ الطائفہ تھے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ کتاب و سنت کا پابند ہے۔ جو کتاب و سنت کو نہ سمجھے وہ اس گروہ کے طریقے کو بھی نہیں سمجھ سکتا۔ فلاں نے یہ کہا ہے اور فلاں نے وہ کہا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے دل میں اس گروہ کا کوئی نکتہ جاگزیں ہوتا تو میں اسے بیان نہیں کرتا جب تک میں اس کے لیے کتاب و سنت سے دو شاہد نہ پا جاؤں۔

یہ باتیں سن کر صوفیوں کی راہیں نہ جاننے والا طالب علم سمجھتا ہے کہ یہ لوگ دین کے ماہر ہیں اور ورع و اخلاص کے ایسے مقام پر فائز ہیں کہ کوئی بات اس وقت تک نہیں بولتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک کہ وہ کتاب وسنت کے موافق نہ ہو۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ لوگ اپنے اقوال وافعال میں کتاب وسنت کے پیروکار ہیں۔ اس لیے بے چارہ نادم اور عموماً لا جواب ہو جاتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی یہ پوچھ بیٹھتا ہے کہ پھر یہ لوگ اپنے عرسوں اور محفلوں میں ناچتے کیوں ہیں؟ اور یہ مجذوب کیا ہیں جو اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتے ہیں اور چیختے چلاتے ہیں۔ مگر اس کے جواب میں وہ کٹ حجت صوفی کہتا ہے کہ...... نہیں، یہ تو غفلت کے مارے ہوئے عوام ہیں۔ حقیقی صوفی نہیں ہیں۔ صوفیت تو کچھ اور ہی ہے۔ حالانکہ یہ بات فطری طور پر جھوٹ ہوتی ہے، لیکن اس قسم کا جواب طالب علم پر چل جاتا ہے اور وہ چپ ہو رہتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ تصوف اس کے جسم میں اپنا کام کرتا رہتا ہے اور پتہ بھی نہیں چلتا۔

چونکہ بہت سے طالب علموں کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ تصوف کی کتابیں دیکھ سکیں، اور ان میں جو کچھ ہے اس کی حقیقت معلوم کر سکیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب بعض کتابیں دیکھتے ہیں تو حق پوشیدہ رہ جاتا ہے اور باطل سے ممیّز نہیں ہو پاتا۔ کیونکہ اس میں ایسی تلبیس اور ملاوٹ ہوتی ہے کہ پڑھنے والا ایک مریض کے قول کے پہلو بہ پہلو ایک صحیح قول دیکھتا ہے اور چھپے ہوئے لفظوں میں کفر والے ایک قول سے گزرتا ہے تو ایک چوتھا قول ایسا دیکھتا ہے جس سے حکمت پھوٹتی محسوس ہوتی ہے اس لیے وہ گڑ بڑا جاتا ہے اور حقیقت نہیں دیکھ پاتا۔ یہ نہیں سمجھ پاتا کہ وہ کون سے راستے سے گزر رہا ہے۔

اس لیے ہم تصوف کے بنیادی اور کلی قضیوں کو بتلانے اور اساطین تصوف کے ساتھ مباحثہ کا ڈھنگ سکھانے کے لیے یہ مختصر سا رسالہ لکھ رہے ہیں۔ اس کی روشنی میں بحث کرنے والا اگر ایک مبتدی طالب علم بھی ہوا تو وہ بھی ان کو مغلوب اور خاموش کر لے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں صراطِ مستقیم کی ہدایت بھی مل جائے۔

بحث ومباحثہ کے لیے قواعد:

سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ تصوف گندگیوں کا ایک سمندر ہے کیونکہ اہل تصوف نے ہندوستان، ایران اور یونان کے فلسفوں میں پائے جانے والے ہر طرح کے کفر وزندقہ کو، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرامطہ اور باطنی فرقوں کے تمام مکروفن کو، خرافیوں کی ساری خرافات کو، دجالوں کے سارے دجل کو اور شیطانوں کی ساری ''وحی'' کو اکٹھا کرلیا ہے۔ ان سب کو تصوف کے دائرے اور اس کے علوم واصول اور کشف کے سانچے میں ڈھال لیا ہے۔ مخلوق کی طرف خدائی کی نسبت سے لے کر ہر موجود کو عین خدا قرار دینے تک تمہاری عقل روئے زمین پر جس کفریہ عقیدہ کا تصور کرسکتی ہے وہ تمہیں تصوف میں ضرور مل جائے گا۔ (تَعَالَی اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا.)

اسلامی بھائیو! اس مقصد کے لیے آپ کے ذہن میں تصوف کا واضح نقشہ آ جائے، ہم آپ کے سامنے صوفیوں کے عقائد کا، اور دین تصوف اور دین اسلام کے بنیادی فرق کا ایک بہت ہی مختصر سا خلاصہ پیش کرتے ہیں:

۱۔ اسلام اور تصوف کے درمیان بنیادی فرق

اسلام کا منہج اور راستہ تصوف کے راستے اور منہج سے ایک انتہائی بنیادی چیز میں علیحدہ ہے اور وہ ہے ''تلقی'' یعنی عقائد اور احکام کے سلسلے میں دینی معرفت کے ماخذ۔ اسلام عقائد کے ماخذ کو صرف نبیوں اور پیغمبروں کی وحی میں محصور قرار دیتا ہے اور اس مقصد کے لیے ہمارے پاس صرف کتاب وسنت ہے۔

اس کے برخلاف دین تصوف میں عقائد کا ماخذ وہ خیالی وحی ہے جو اولیاء کے پاس آتی ہے، یا وہ مزعومہ کشف ہے جو انہیں حاصل ہوتا ہے، یا خواب ہیں یا پچھلے وقتوں کے مرے ہوئے لوگوں اور خضر علیہ السلام سے ملاقات وغیرہ ہے۔ بلکہ لوح محفوظ میں دیکھنا اور جنوں سے جنہیں یہ لوگ روحانی کہتے ہیں کچھ حاصل کرنا بھی اس فہرست میں شامل ہے۔

اسی طرح اہل اسلام کے نزدیک شرعی احکام کے مآخذ کتاب وسنت اور اجماع وقیاس ہیں، لیکن صوفیوں کی شریعت خوابوں، خضر اور جنوں اور مُردوں اور پیروں وغیرہ پر قائم ہے۔ یہ سارے لوگ ہی شارع ہیں، اسی لیے تصوف کے طریقے اور شریعتیں مختلف اور متعدد ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ وہ کہتے ہیں کہ مخلوق کی سانس کی تعداد کے مطابق راستے ہیں اور سب کے سب اللہ کی طرف جاتے ہیں۔ اس لیے ہر شیخ کا اپنا ایک طریقہ اور تربیت کا اپنا ایک اُصول ہے۔ اس کا اپنا مخصوص ذکر و اذکار ہے، مخصوص شعائر ہیں اور مخصوص عبادتیں ہیں، اسی لیے تصوف کے ہزاروں بلکہ لاکھوں، بلکہ بے شمار دین اور عقیدے اور شریعتیں ہیں، اور سب کو تصوف کا نام شامل ہے۔

یہ ہے اسلام اور تصوف کا بنیادی فرق۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جس کے عقائد متعین ہیں۔ عبادات متعین ہیں اور احکام متعین ہیں۔ اس کے برخلاف تصوف ایک ایسا دین ہے جس میں نہ عقائد کی تعیین ہے نہ شرائع اور احکام کی۔ یہ اسلام اور تصوف کے درمیان عظیم ترین فرق ہے۔

۲۔ صوفی عقیدے کے تفصیلی خدوخال

ا:...... اللہ کے بارے میں:

اللہ کے بارے میں اہل تصوف کے مختلف عقیدے ہیں۔ ایک عقیدہ حلول کا ہے یعنی اللہ اپنی کسی مخلوق میں اُتر آتا ہے، یہ حلاج کا عقیدہ تھا۔ ایک عقیدہ وحدۃ الوجود کا ہے، یعنی خالق مخلوق جدا نہیں۔ یہ عقیدہ تیسری صدی سے لے کر موجودہ زمانے تک رائج رہا، اور اخیر میں اسی پر تمام اہل تصوف کا اتفاق ہو گیا ہے، اس عقیدے کی چوٹی کے حضرات میں ابن عربی، ابن سبعین، تلمسانی، عبدالکریم جیلی، عبدالغنی نابلسی ہیں اور جدید طرق تصوف کے عام افراد بھی اسی پر کاربند ہیں۔

ب:...... رسول اللہ ﷺ کے بارے میں:

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں بھی صوفیوں کے مختلف عقیدے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے مرتبہ و مقام کو نہیں پہنچ سکے تھے اور آپ اہل تصوف کے علوم سے ناواقف تھے۔ جیسا کہ بایزید بسطامی نے کہا ہے کہ ((خُضْنَا بَحْرًا وَقَفَ الْاَنْبِيَاءُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسَاحِلِهٖ)) ''ہم ایک ایسے سمندر کی تہ میں پہنچ گئے انبیاء جس کے ساحل پر کھڑے ہیں۔''
اس کے برخلاف بعض دوسرے صوفیوں کا عقیدہ ہے کہ محمد ﷺ اس کائنات کا قبہ ہیں، اور آپ ہی وہ اللہ ہیں جو عرش پر مستوی ہے اور آسمان و زمین اور عرش و کرسی اور ساری کائنات آپ کے نور سے پیدا کی گئی ہے۔ آپ پہلا موجود ہیں، اور آپ ہی اللہ کے عرش پر مستوی ہیں۔ یہ ابن عربی اور اس کے بعد آنے والے صوفیوں کا عقیدہ ہے۔

ج:......اولیاء کے بارے میں:

اولیاء کے بارے میں بھی صوفیوں کے مختلف عقیدے ہیں۔ بعض صوفیاء ولی کو نبی سے افضل کہتے ہیں اور عام صوفیاء ولی کو تمام صفات میں اللہ تعالیٰ کے برابر مانتے ہیں۔ چنانچہ ان کے خیال میں ولی ہی پیدا کرتا ہے، روزی دیتا ہے، زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ کائنات میں تصرف کرتا ہے۔ صوفیا کے نزدیک ولایت کے بٹوارے بھی ہیں چنانچہ ایک غوث ہوتا ہے جو کائنات کی ہر چیز پر حکم چلاتا ہے، چار قطب ہوتے ہیں جو غوث کے حکم کے مطابق کائنات کے چاروں کونے تھامے ہوئے ہیں۔ سات ابدال ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک غوث کے حسب الحکم سات براعظموں میں سے ایک براعظم پر حکومت کرتا ہے۔ کچھ نجباء ہوتے ہیں جو صرف شہر پر حکومت کرتے ہیں۔ ہر نجیب ایک شہر کا حاکم ہوتا ہے۔ اس طرح اولیاء کا یہ بین الاقوامی نظام مخلوق پر حکومت کرتا ہے۔ پھر ان کا ایک ایوان ہے جس میں وہ ہر رات غارِ حراء کے اندر جمع ہوتے ہیں اور تقدیر پر نظر ڈالتے ہیں۔ مختصر یہ کہ اولیاء کی دنیا مکمل خرافات کی دنیا ہے۔

یہ طبعی طور پر اسلامی ولایت کے خلاف ہے جس کی بنیاد دین داری، تقویٰ، عمل صالح، اللہ کی پوری بندگی اور اسی کا فقیر و محتاج بننے پر ہے۔ یہاں ولی خود اپنے کسی معاملے کا مالک نہیں ہوتا، چہ جائیکہ وہ دوسروں کے معاملات کا مالک ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ سے فرماتا ہے:

﴿قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا﴾

''تم کہہ دو کہ میں نہ تمہارے کسی نقصان کا مالک ہوں اور نہ ہدایت کا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د: جنت اور جہنم کے بارے میں:

جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو تمام صوفیا کا عقیدہ ہے کہ جنت کو طلب کرنا بہت بڑا نقص اور عیب ہے۔ ولی کے لیے جائز نہیں کہ وہ جنت کے لیے کوشاں ہو، اور اسے طلب کرے جو جنت طلب کرتا ہے وہ ناقص ہے۔ ان کے یہاں طلب اور رغبت صرف اس کی ہے کہ وہ اللہ میں فنا ہو جائیں، غیب سے واقف ہو جائیں اور کائنات میں تصرف کریں۔ یہی صوفیوں کی خیالی جنت ہے۔

جہاں تک جہنم کا تعلق ہے تو صوفیوں کا عقیدہ ہے کہ اس سے بھاگنا صوفی کامل کے شایانِ شان نہیں، کیونکہ اس سے ڈرنا آزادوں کی نہیں غلاموں کی طبیعت ہے اور بعض صوفیوں نے غرور وفخر میں آ کر یہاں تک کہہ ڈالا کہ اگر وہ جہنم پر تھوک دے تو جہنم بجھ جائے گی۔ جیسا کہ ابو یزید بسطامی نے کہا ہے۔ پھر صوفیاء وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھتے ہیں، ان کا عقیدہ ہے کہ جو لوگ جہنم میں داخل ہوں گے ان کے لیے جہنم ایسی شیریں اور ایسی نعمت بھری ہوگی کہ جنت کی نعمت سے کسی طرح کم نہ ہوگی، بلکہ کچھ زیادہ ہی ہوگی۔ یہ ابن عربی کا مذہب اور عقیدہ ہے۔

ح: ابلیس اور فرعون:

جہاں تک ابلیس کا معاملہ ہے تو عام صوفیوں کا عقیدہ ہے کہ وہ کامل ترین بندہ تھا اور توحید میں ساری مخلوق سے افضل تھا۔ کیونکہ اس اس نے ان کے بقول اللہ کے سوا کسی اور کو سجدہ نہیں کیا۔ اس لیے اللہ نے اس کے سارے گناہ بخش دیئے اور جنت میں داخل کر دیا۔ اسی طرح فرعون بھی ان کے نزدیک افضل ترین موحد تھا کیونکہ ﴿أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ﴾ ''میں تمہارا سب سے اعلیٰ پروردگار ہوں۔'' اس نے حقیقت پہچان لی تھی، کیونکہ جو کچھ موجود ہے وہ الٰہ ہی ہے پھر وہ ان کے خیال میں ایمان لے آیا اور جنت میں داخل ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صوفی شریعت

عبادت:

صوفیوں کا عقیدہ ہے کہ نماز، روزہ، حج ، زکوۃ یہ سب عوام کی عبادتیں ہیں۔ صوفی حضرات اپنے آپ کو خواص یا خاص الخاص کہتے ہیں۔ اسی لیے ان کی ساری عبادتیں بھی خاص قسم کی ہیں۔

پھر ان کے ہر گروہ نے اپنی ایک مخصوص شریعت بنائی ہے، مثلاً مخصوص ہیئت کے ساتھ مخصوص ذکر، خلوت، مخصوص کھانے اور مخصوص لباس اور محفلیں۔

پھر اسلامی عبادات کا مقصد نفس کا تزکیہ اور معاشرے کی پاکیزگی ہے۔ مگر تصوف میں عبادات کا مقصد یہ ہے کہ دل کو اللہ کے ساتھ باندھ دیا جائے تا کہ اللہ سے براہِ راست فیض حاصل ہو، اور اس میں فنا ہو جائیں اور رسول سے غیب کے راستے مدد حاصل ہو۔ اللہ کے ساتھ متصف ہو جائیں۔ یہاں تک کہ صوفی کسی چیز کو کہے کُن "ہو جا" تو وہ ہو جائے۔ نیز وہ مخلوق کے اسرار پر مطلع ہو اور سارے ملکوت کو دیکھے۔

تصوف میں اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ صوفیوں کی شریعت، محمدی اور اسلامی شریعت کے کھلم کھلا خلاف ہو۔ چنانچہ حشیش یعنی گانجا اور شراب پینا اور عرسوں اور ذکر کے حلقوں میں مردوں، عورتوں کا خلط ملط ہونا کوئی اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ ہر ولی کی اپنی شریعت ہے جسے وہ براہِ راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتا ہے۔ اس لیے اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کے موافق ہے یا نہیں، کیونکہ ہر ایک کی اپنی شریعت ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت عوام کے لیے ہے اور پیر اور صوفی کی شریعت خواص کے لیے ہے۔

حلال وحرام:

یہی حال حلال وحرام کا بھی ہے۔ چنانچہ صوفیوں میں جو لوگ وحدۃ الوجود کے قائل ہیں ان کے نزدیک کوئی حرام نہیں۔ کیونکہ ہر موجود ایک ہی ہے۔ اسی لیے ان کے اندر ایسے ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے جو زندیق یا لوطی تھے یا گدھیوں کے ساتھ کھلم کھلا دن دھاڑے بدفعلی کرتے تھے۔ پھر ان ہی میں وہ بھی تھے جو یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ نے اس سے سارے احکام ساقط کر دیے ہیں اور ان کے لیے وہ چیز حلال کر دی ہے جو دوسروں پر حرام تھی۔

حکومت وسلطنت اور سیاست:

جہاں تک حکومت وسلطنت اور سیاست کا تعلق ہے تو صوفیوں کا طریقہ یہ رہا ہے کہ برائی کا مقابلہ کرنا اور بادشاہوں کو مغلوب کرنے کی کوشش کرنا جائز نہیں کیونکہ ان کے خیال میں اللہ نے جس حال کو چاہا بندوں کو اسی حال میں قائم کیا۔

تربیت:

غالباً صوفی شریعت میں جو چیز سب سے خطرناک ہے وہ ہے ان کا طریقہ تربیت۔ کیونکہ وہ لوگوں کی عقل پر پوری طرح مسلط ہو جا۔ اور اسے بے کار بنا ڈالتے ہیں۔ اور اس کے لیے وہ قدم بہ قدم کام کرنے کا طریقہ اپناتے ہیں۔ چنانچہ پہلے وہ آدمی کو مانوس کرتے ہیں، پھر اس کے دل و دماغ پر تصوف اور صوفیوں کی عظمت اور ہولنا کی کا سکہ جماتے ہیں۔ اس کے بعد آدمی کو تلبیس اور فریب میں ڈالتے ہیں۔ پھر اس پر علوم تصوف میں سے تھوڑا تھوڑا چھڑکتے جاتے ہیں۔ اس کے بعد اسے صوفی طریق کے ساتھ باندھ دیتے ہیں اور نکلنے کے سارے راستے بند کر دیتے ہیں۔

۳۔ صوفی سے بحث کا نقطہ آغاز

بہت سے غیرت مند مسلمان بھائی جنہیں دین سے محبت ہے اور تصوف اور اس کی لغویات سے نفرت ہے وہ صوفیوں سے غلط طور پر بحث شروع کر دیتے ہیں کیونکہ وہ فروعی اور ادھر اُدھر کی باتوں پر بحث کرنے لگتے ہیں۔ جیسے ذکر و اذکار میں ان کی بدعتیں، صوفی نام رکھنا، عرس منانا، محفل میلاد قائم کرنا، تسبیحیں لٹکانا، گدڑی پہننا یا اسی طرح کے دوسرے الگ تھلگ مظاہر اور روپ جن میں وہ ظاہر ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن واضح رہے کہ ان باتوں سے بحث کا آغاز کرنا پورے طور پر غلط ہے اور باوجودیکہ یہ ساری باتیں بدعت اور خلافِ شریعت ہیں، اور انہیں دین میں گھڑ کر داخل کیا گیا ہے، لیکن تصوف کی جو باتیں پس پردہ ہیں وہ ان سے کہیں زیادہ کڑوی اور خطرناک ہیں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ باتیں فروع کی حیثیت رکھتی ہیں، لہٰذا اُصول کو چھوڑ کر ان باتوں سے بحث کا آغاز کرنا درست نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ یہ بھی جرائم ہیں اور خلافِ شریعت ہیں، لیکن تصوف کے اندر جو ہولناک باتیں، جو گھڑنت، جو بدترین کفریات اور جو گندے مقاصد پائے جاتے ہیں ان کے مقابلے میں مذکورہ بالا باتیں بہت معمولی اور ہیچ ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ جو شخص صوفی سے بحث کرے وہ فروعی اور شکلی باتوں کے بجائے اُصولی اور بنیادی باتوں سے ابتدا کرے۔

غالبًا اسلام اور تصوف کا اصل جوہری اختلاف پڑھ لینے کے بعد آپ کو سمجھ میں آ گیا ہو گا کہ بحث کی ابتدا کہاں سے کرنی چاہیے۔ یعنی سب سے پہلا سوال ماخذ دین کے متعلق ہونا چاہیے کہ دین کہاں سے لیا جائے اور عقیدہ وعبادت کس چیز سے ثابت کی جائے، یعنی دین اور عقیدہ وعبادت کے حاصل کرنے کا ماخذ کیا ہو؟ اسلام اس ماخذ کو صرف کتاب وسنت میں محصور کرتا ہے کسی بھی عقیدے کا اثبات قرآن کی نص یا رسول کے ارشاد کے بغیر جائز نہیں اور کسی بھی شریعت کا اثبات کتاب وسنت یا انہی کے موافق اجتہاد کے بغیر جائز نہیں اور اجتہاد صحیح بھی ہوتا ہے اور غلط بھی۔ کتاب اللہ اور سنت رسول کے علاوہ کوئی معصوم نہیں۔

مگر مشائخ تصوف کا خیال ہے کہ وہ دین کو بغیر کسی واسطہ کے براہِ راست اللہ تعالیٰ سے حاصل کرتے ہیں اور براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے حاصل کرتے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ہمیشہ ان کی مجلسوں اور ان کے ذکر کے مقامات میں تشریف لاتے ہیں۔ اسی طرح وہ اپنا دین فرشتوں سے حاصل کرتے ہیں اور جنوں سے حاصل کرتے ہیں۔ جنہیں روحانی کہتے ہیں اور کشف حاصل کرتے ہیں جس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ ولی کے دل پر غیب کی باتیں کھل جاتی ہیں اور وہ زمین وآسمان کی ساری چیزوں کو اور گزشتہ اور آئندہ کے سارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات کو دیکھتا ہے۔ پس ولی کے علم سے (ان کے بقول) آسمانوں اور زمین کا ایک ذرّہ بھی باہر نہیں۔

اس لیے صوفی سے پہلا سوال یہ کرنا چاہیے کہ آپ لوگ دین کا ثبوت کہاں سے لاتے ہیں؟ یعنی اپنا عقیدہ کہاں سے حاصل کرتے ہیں؟ اگر وہ کہے کہ کتاب وسنت سے حاصل کرتے ہیں تو اس سے کہو کہ کتاب وسنت کی گواہی تو یہ ہے کہ ابلیس کافر ہے اور وہ اور اس کے پیرو کار جہنمی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ قَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَ وَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ وَ مَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ اِنِّيْ كَفَرْتُ بِمَاۤ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ٥﴾ (ابراهيم: ٢٢)

''اور جب معاملات کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تم سے برحق وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے وعدہ کیا تو وعدہ خلافی کی اور مجھے تم پر کوئی اختیار تو تھا لیکن البتہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میری بات مان لی لہٰذا مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد کر سکتا ہے اور نہ تم میری فریاد کر سکتے ہو۔ تم نے پہلے مجھے شریک ٹھہرایا میں اس کے ساتھ کفر کرتا ہوں۔ یقیناً ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے۔''

تمام مفسرین سلف کا اجماع ہے کہ یہاں شیطان سے مراد ابلیس ہے اور ''تم میری فریاد نہیں کر سکتے'' کا مطلب تم مجھے چھڑا اور بچا نہیں سکتے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ جہنم میں ہے۔

تو اب اے صوفیو! سوال یہ ہے کہ کیا ابلیس کے بارے میں آپ لوگوں کا بھی یہی عقیدہ ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اس کے جواب میں صوفی یہ کہے کہ ہاں! ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ابلیس اور اس کے ماننے والے جہنمی ہیں تو یاد رکھو کہ وہ تم سے جھوٹ بول رہا ہے اور اگر یہ جواب دے کہ ہم ابلیس کو جہنمی نہیں مانتے ، بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ اس نے جو کچھ کیا تھا اس سے توبہ کر لی اور مومن و موحد ہو گیا، جیسا کہ ان کے استاد حلاج کا کہنا ہے۔ تو اس سے کہو کہ اب تم کافر ہو گئے کیونکہ تم نے کتاب اللہ، احادیث رسول اور اجماع اُمت کی مخالفت کی۔ اس لیے کہ ان سب ذریعوں سے ثابت ہے کہ ابلیس کافر اور جہنمی ہے۔

صوفی سے یہ بھی کہو کہ تمہارے شیخ اکبر ابن عربی کا فیصلہ ہے کہ ابلیس جنتی ہے اور فرعون جنتی ہے (جیسا کہ ''فصوص الحکم'' میں لکھا ہے) اور تمہارے استاد اعظم حلاج کا کہنا ہے کہ ابلیس اس کا پیشوا اور فرعون اس کا پیر ہے (جیسا کہ ''طواسین'' ص: ۵۲ میں لکھا ہے) اب بتاؤ کہ اس بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ جواب میں اگر وہ ان باتوں کو ماننے سے انکار کر دے تو سمجھ لو کہ وہ کٹ حجت اور حقیقت کا منکر ہے یا جاہل اور ناواقف ہے اور اگر وہ بھی کافر ہوا اور ابلیس اور فرعون کا بھائی ٹھہرا۔ لہٰذا جہنم میں ان سب کا ساتھ اس کے لیے کافی ہے۔

اگر وہ تلبیس سے کام لے اور کہے کہ ان کی بات شطحیات میں سے ہے۔ انہوں نے اسے حال اور سکر کے غلبے کے وقت کہا تھا تو اس سے کہو تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہ بات تو لکھی ہوئی کتابوں میں موجود ہے اور ابن عربی نے اپنی کتاب ''فصوص'' کو یوں شروع کیا ہے:

((اِنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ مُبَشِّرَةٍ فِیْ مَحْرُوْسَةِ دِمَشْقَ وَ اَعْطَانِیْ هٰذَا الْكِتَابَ وَقَالَ لِیَ اخْرُجْ بِهٖ عَلَی النَّاسِ .))

''میں نے محروسہ دمشق کے اندر رسول اللہ ﷺ کو ایک خواب میں دیکھا اور آپ نے مجھے یہ کتاب دی اور فرمایا: اسے لوگوں کے سامنے برپا کرو۔''

اسی کتاب میں ابن عربی نے بیان کیا ہے کہ ابلیس اور فرعون اللہ کی معرفت رکھتے تھے اور نجات پائیں گے۔ فرعون کو موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ اللہ کا علم حاصل تھا اور جس نے کسی بھی چیز کی پوجا کی اس نے اللہ ہی کی پوجا کی۔ اسی طرح حلاج نے بھی اپنی ساری کفریات کو کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر لکھ رکھ ہے۔ یہ شطح یا حال کا غلبہ نہیں تھا جیسا کہ لوگ کہا کرتے ہیں۔

اس کے جواب میں اگر صوفی یہ کہے کہ ان لوگوں نے ایسی زبان میں بات کی ہے جسے ہم نہیں جانتے تو اس کو کہو کہ ان لوگوں نے اپنی بات عربی زبان میں لکھی ہے اور ان کے شاگردوں نے ان کی شرح کی ہے اور مذکورہ باتوں کو دوٹوک لفظوں میں بیان کیا ہے۔

اگر اس کے جواب میں صوفی یہ کہے کہ ایسی زبان ہے جو اہل تصوف کے ساتھ خاص ہے اور اسے دوسرے لوگ نہیں جانتے تو اس سے یہ کہو کہ ان کی یہ زبان عربی ہی زبان تو ہے جس کو انہوں نے لوگوں کے درمیان عام کیا ہے اور اپنے ساتھ خاص نہیں کیا ہے اور اسی بنیاد پر علمائے اسلام نے حلاج کو اس کی باتوں کے سبب کافر قرار دیا اور اسے ۳۰۹ھ میں بغداد کے پل پر پھانسی دی گئی۔ اسی طرح علمائے اسلام نے ابن عربی کے بھی کافر زندیق ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

اگر صوفی کہے کہ علمائے شریعت کے فیصلے کو تسلیم نہیں کرتا کیونکہ وہ علماء ظاہر ہیں حقیقت نہیں جانتے۔ تو اس سے کہو کہ یہ ''ظاہر'' تو کتاب وسنت ہے اور جو ''حقیقت'' اس ''ظاہر'' کے خلاف ہو وہ باطل ہے۔ پھر اس سے یہ بھی پوچھو کہ صوفیانہ حقیقت کیا ہے جس کا تم لوگ دعویٰ کرتے ہو؟ اگر وہ کہے کہ یہ ایک راز ہے جس کو ہم نہیں بتلاتے تو اس سے کہو کہ جی نہیں تم لوگوں نے اس راز کو آشکارا کر دیا ہے اور پھیلا دیا ہے۔ اور وہ راز یہ ہے کہ تمہارے خیال میں ہر موجود اللہ ہے، جنت وجہنم ایک ہی چیز ہے، ابلیس اور محمد ایک ہی ہیں۔ اللہ ہی مخلوق ہے اور مخلوق ہی اللہ ہے۔ جیسا کہ تمہارے امام شیخ اکبر نے کہا ہے:

اَلْعَبْدُ رَبٌّ وَالرَّبُّ عَبْدٌ — يَا لَيْتَ) شَعْرِيْ مَنِ الْمُكَلَّفُ
اِنْ قُلْتَ عَبْدٌ فَذَاكَ رَبٌّ — وَاِنْ قِيْلَ رَبٌّ اَنّٰى يُكَلَّفُ

''بندہ رب ہے اور رب بندہ ہے۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ پھر مکلف کون ہے؟ اگر کہا جائے کہ بندہ ...... تو وہی رب ہے۔ اگر کہا جائے کہ رب ...... تو پھر مکلف کیسے ہوسکتا ہے؟''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اگر صوفی اس کا اقرار کر لے، اس کے باوجود ان زندیقوں کی پیروی کرے تو انہیں جیسا کا فرد وہ بھی ہوا۔ اور کہے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا بات ہے۔ مجھے اس کا علم نہیں۔ البتہ میں اس کے کہنے والوں کی ایمان اور پاکی اور ولایت کا یقین رکھتا ہوں تو اس سے کہو کہ یہ واضح عربی کلام ہے۔ اس میں کوئی خفا نہیں اور یہ ایک معروف عقیدے یعنی وحدۃ الوجود کا پتہ دیتا ہے اور یہ ہندوؤں اور زندیقوں کا عقیدہ ہے جسے تم لوگوں نے اسلام کی طرف منتقل کر لیا ہے۔ اور اسے قرآنی آیات اور نبوی احادیث کا جامہ پہنا دیا ہے۔

اس کے بعد اگر صوفی یہ کہے کہ اولیاء کی شان میں گستاخی نہ کرو ورنہ وہ تم کو برباد کر دیں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی میرے ولی سے دشمنی کرے میں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔ تو اس کے جواب میں تم کہو کہ یہ لوگ اولیاء نہیں ہیں بلکہ زندیق و بددین ہیں جنہوں نے اوپر سے اسلام کا پردہ ڈال رکھا ہے اور میں تمہارے ساتھ اور تمہارے خداؤں کے ساتھ کفر کر رہا ہوں۔

﴿فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ۝ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم مَّا مِن دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝﴾ (هود: ٥٥، ٥٦)

”لہٰذا تم سب مل کر میرے خلاف داؤ چلاؤ پھر مجھے مہلت نہ دو۔ میں نے اللہ پر بھروسا کر رکھا ہے جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ روئے زمین پر جو بھی چلنے والا ہے اللہ نے اس کی چوٹی پکڑ رکھی ہے۔ بے شک میرا پروردگار صراطِ مستقیم پر ہے۔“

پھر اگر صوفی یہ کہے کہ ضروری ہے کہ ہم صوفیوں کے حق میں ان کے حالات کو تسلیم کر لیں کیونکہ انہوں نے حقائق کو دیکھا ہے اور دین کے باطن کو پہچانا ہے۔ تو اس سے کہو کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ اگر کوئی شخص اپنی بات کے ذریعے سے کتاب و سنت کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے درمیان کفر و زندقہ پھیلائے تو اس پر چپ رہنا جائز نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَٰبِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّٰعِنُونَ ○ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ○﴾ (البقرہ: ۱۵۹، ۱۵۸)

''یقیناً جو لوگ ہماری نازل کی ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں اس کے بعد کہ ہم اسے لوگوں کے لیے کتاب میں بیان کر چکے ہیں تو ایسے لوگوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور اصلاح کریں اور بیان کریں تو میں ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں۔''

اس لیے تمہارے باطل اور لغویات اور زندقہ پر چپ رہنا جائز نہیں۔ کیونکہ تم لوگوں نے عالم اسلام کو پچھلے دور میں بھی اور موجودہ دور میں بھی خراب کر رکھا ہے۔ آج تک تم لوگوں کا یہی وطیرہ چلا آ رہا ہے کہ لوگوں کو اللہ کی عبادت سے نکال کر مشائخ کی عبادت میں طرف لے جاتے ہو۔ توحید سے نکال کر شرک اور قبر پرستی کی طرف لے جاتے ہو۔ سنت سے نکال کر بدعت کی طرف لے جاتے ہو اور کتاب و سنت کے علم سے نکال کر اللہ، فرشتے، رسول اور جنوں کو دیکھنے کا دعویٰ کرنے والوں سے بدعات و خرافات اور جھوٹ فریب حاصل کرنے کی طرف لے جاتے ہو۔ تم زندگی بھر باطنی فرقوں کے مددگار اور سامراج کے خادم رہے۔ اس لیے قطعاً جائز نہیں کہ تم لوگوں نے جو گمراہی اور شرک پھیلا رکھا ہے اور لوگوں کو قرآن کریم اور حدیث سے بہکا کر اپنے بدعتیانہ اذکار اور مشرکوں جیسی سیٹی اور تالی والی عبادت کی طرف لے جاتے ہو اس پر خاموشی اختیار کی جائے۔

اس مرحلہ پر صوفی لازماً خاموش ہو جائے گا۔ وہ سمجھ جائے گا کہ اس کا پالا ایک ایسے شخص سے پڑا ہے جس کو اس کے باطل کا پورا پورا علم ہے اس کے بعد یا تو اللہ تعالیٰ اس کو صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی ہدایت دے گا یا وہ اپنے عقیدے اور معاملہ کو چھپائے رکھے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی دن رسوا کر دے، یا کفر و زندقے اور بدعت و مخالفت حق پر اس کی موت آ جائے۔

ہم نے یہ ساری باتیں ان کی کتابوں اور اقوال سے تفصیل کے ساتھ بیان کر دی ہیں آپ ہماری کتاب "الفکر الصوفی فی ضوء الکتاب والسنة" کا مطالعہ کریں گے تو اللہ کی حمد و توفیق سے آپ کو یہ سب تفصیل کے ساتھ مل جائے گا۔

اوّل و آخر ساری حمد اللہ کے لیے ہے اور ساری عزت کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے لیے ہے، اور ان کی پیروی کرنے والے اور صراطِ مستقیم پر چلنے والے مومنین کے لیے ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

AULIYA HAQ-O-BATIL

By: Imam Ibn-e-Taimiya

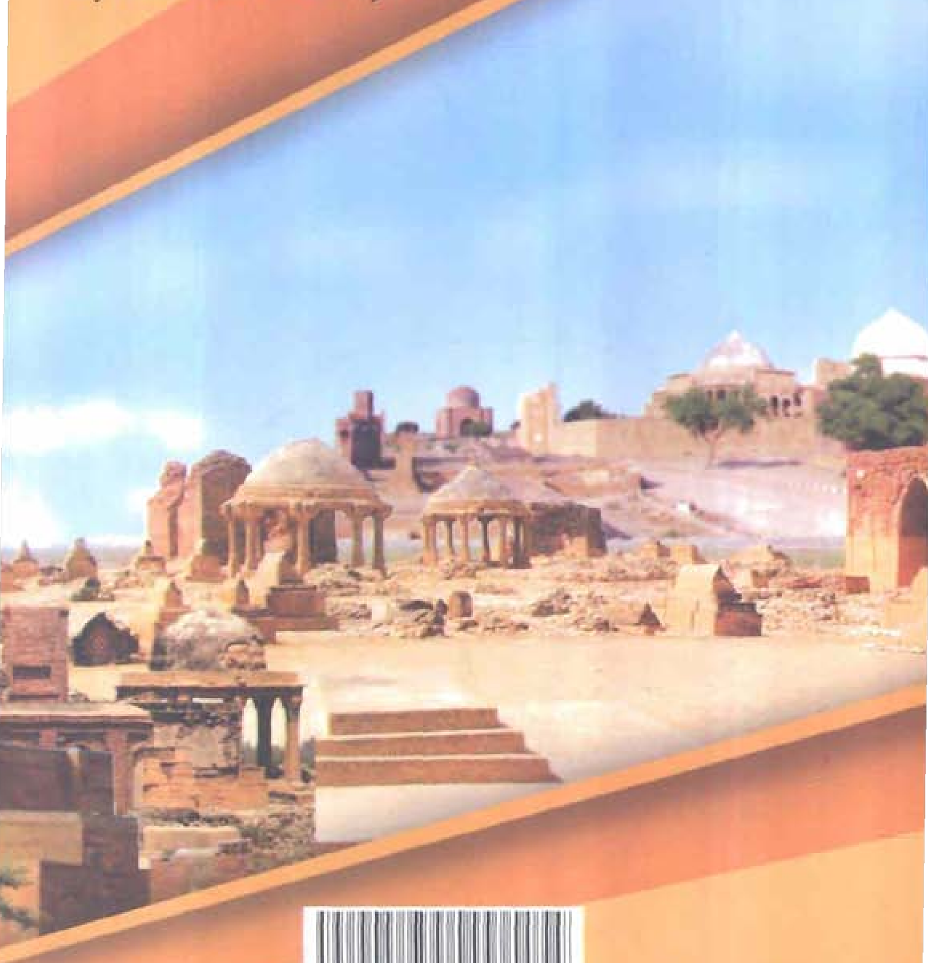

ISBN 978-969-9845-01-7

الفرقان ٹرسٹ خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ، گل والا فون: 066-2611270

مکتبۃ الکتاب: حق سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0321-4210145

www.alfurqantrust.com